سہروردی

سلسلہ تنویر تصوف

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سلسلہ نمبر 11

زیر نگرانی

زین العارفین حضرت خواجہ ابو نصیر محمد نذیر غوری سہروردی قدس سرہٗ

سہرورد

ہر 4 ماہ بعد شائع ہوتا ہے

مدیر مسئول و سردبیر: سید اویس علی سہروردی

یکے از مطبوعات: سہروردیہ فاؤنڈیشن 2- افتخار سٹریٹ' شاکر روڈ' نیو مین آباد لاہور' پاکستان

قیمت فی شمارہ: 75 روپیہ' 5 ڈالر سالانہ: 300 روپیہ' 20 ڈالر

سہرورد میں تصوف کے مسائل و مضامین کے علاوہ فلسفہ اور کتابیات پر مقالات شائع کیے جاتے ہیں' علاوہ ازیں

- انہی عنوانات سے متعلق غیر متعارف رسائل کے مکمل متون
- شخصی کتاب خانوں کی فہرستیں یا کسی ایک کتاب کا تحقیقی مطالعہ
- مقالاجات ٹائپ شدہ یا خوشخط صفحہ کے ایک طرف لکھے ہوئے ہوں
- علمی کتابوں پر تبصرے کیلئے مدیر سہرورد کو دو نسخے ارسال کیے جائیں

سہرورد

سلسۂ تنویر تصوف

قیمت: 60 روپے
6 ڈالر
سالانہ چندہ: 300 روپے

فہرست

سہروردی (نمبر گیارہ)

سہروردیہ فاؤنڈیشن، ۳۵ رائل پارک، لاہور ۵۴۰۰۰

☆۔ مہر و ماہ : شعبان ۱۴۱۶ھ، جنوری ۱۹۹۶ء

☆۔ حروف چینی : احمد علی، گرافک ورلڈ

☆۔ صفحہ بندی : راشد قریشی سہروردی

☆۔ ترتیب : فرحان مدنی

☆۔ جز بندی : حسنین یوسفی

☆۔ سعی و اہتمام : سید محمد انیس

☆۔ محل نشر : **اورینٹل پبلیکیشنز**

۳۵ ۔ رائل پارک، لاہور ۵۴۰۰۰ فون: ۶۳۶۳۰۰۹

یک نکته که ما بوی ز اسرار نداریم

داریم ولی سینهٔ عطّار نداریم

هردم نفسی تازه زنیم و نخروشیم

ما شهرهٔ رفتن بسرِ دار نداریم

جنیدِ قبائیم نه حلّاج نوائیم

رنگی که چمن را فگند اظهار نداریم

در کاسهٔ ما نیست ولی یک درم عشق

در سینه بجز داغِ غمِ یار نداریم

[illegible]

یکم اگست ۹۵ء

رسالہ قطبیہ

رسالہ قطبیہ کے مصنف حضرت جمال الدین ابوبکر سہروردی ہیں انہوں نے یہ رسالہ اپنے بھائی اور شیخ حضرت عبدالجلیل چوھڑ شاہ بندگی سہروردی کے حالات میں لکھا ہے اس کے مطالعہ سے پتہ چلتا ہے کہ دریائے راوی آپ کے دور میں لاہور ریلوے اسٹیشن والی جگہ سے بہتا تھا۔

چند دوسری معلومات کچھ یوں ہیں۔

مصنف کا پورا نام: جمال الدین ابوبکر ولد شیخ ابو الفتح حارثی الہاشمی القریشی الھنکاری ہے (ص۲)

نسب حضرت عبدالجلیل: شیخ عبدالجلیل بن شیخ ابو الفتح بن شیخ عبدالعزیز بن شیخ شہاب الدین بن شیخ نور الدین بن شیخ حاکم بن سلطان بہاء الدین بن سلطان قطب الدین بن سلطان رشید الدین بن سلطان ابو علی بن شیخ موسی بن شیخ ابو طاہر بن ابو الحسن علی بن شیخ محمد بن شیخ یوسف بن شیخ محمد بن شیخ عمر بن شیخ عبدالوہاب بن ابو سفیان بن حارث بن عبدالمطلب (ص ۳)

☆ آپ اپنے والد کے مرید و خلیفہ تھے اور ابتدائی تعلیم بھی آپ سے ہی حاصل کی۔ (ص۴)

☆ خرسان و عراق حصول علم کے لئے گئے۔ (ص ۵)

☆ بحکم سید عالم ﷺ آپ نے لاہور کے قصبہ کوٹ کروڑ میں سکونت اختیار کی۔ (ص ٦ ۔ ۵)

☆ حضرت شاہ رکن عالم سہروردی رحمت اللہ علیہ سے فیض حاصل کیا (اویسی) (۵)

☆ حضرت فریدالدین گنج شکر رحمت اللہ علیہ سے فیض حاصل کیا۔ (اویسی) (ص ٦)

☆ شیخ کاکو چشتی کے عہد میں آپ لاہور آئے۔ (ص ۱۰)

☆ بہلول لودھی کی بیٹی سے شادی ہوئی۔ (ص ۱۳)

☆ کوہ کانگڑہ بھی گئے۔

☆ قطب العالم اپنے لئے روزی خود مہیا کرتے آٹا خود ہی پیستے (۳۸)
☆ سردار بھوا بھٹی راجپوت مرید ہوا اور اپنی بیٹی آپ کے بیٹے بہاء الدین سے بیاہ دی۔ (ص ۴۲)
☆ کوہ سانگلا میں اپ معتکف رہے۔ (ص ۴۶)
☆ صاحب تذکرہ قطبیہ کی شادی سلطان بابک کی بیٹی سے ہوئی۔ (ص ۴۰)

رسالہ قطبیہ کی اشاعتیں:

رسالہ کی پہلی اشاعت حضرت غلام دستگیر نامی سہروردی رحمت اللہ علیہ کی کوششوں سے ۱۹۵۲ء میں ہوئی۔ موجودہ اشاعت اسی کا عکس ہے۔ ہم اس عکس کو حاصل کرنے کے سلسلے میں مشہور محقق و استاد جناب محمد اقبال مجددی مدظلہ کے بہت مشکور ہیں کہ انہوں نے اس کا عکس فراہم کیا۔

اصل کتاب میں خانقاہ جلیلیہ اور جامع مسجد کی تصاویر کے علاوہ کچھ دوسری تصاویر بھی ہیں وہ اس اشاعت میں شامل کرنے سے ہم قاصر ہیں کیونکہ ان کے پاز-ٹیو بنانے کے لئے کتاب کی جلد بندی کھولنا پڑتی اور یہ حرکت ایسی نایاب کتب کے ساتھ کسی طور موزوں نہ تھی۔

حضرت غلام دستگیر نامی حکیم مئی ۱۸۸۳ء / ۱۳۰۰ھ کو موضع رتہ پیراں ضلع شیخوپورہ میں پیر حامد شاہ کے گھر پیدا ہوئے۔ آپ نے ۱۹۰۳ء میں اسلامیہ ہائی سکول شیرانوالہ گیٹ (لاہور) سے میٹرک کا امتحان پاس کیا۔ ۱۹۰۵ء میں سرکاری ملازم ہو گئے لیکن حصول تعلیم میں برابر کوشاں رہے۔ آپ ایک عرصہ تک سنٹرل ٹریننگ کالج میں خزانچی وغیرہ رہے اور وہیں سے ۱۹۳۸ء میں ریٹائرڈ ہوئے۔ قبلہ نامی

☆ لودھیوں کے زمانہ میں افغان امراء کی عمارات خانقاہ سے متصل تھیں۔ (ص ۳۲)
☆ دولت خاں لودھی کی باولی یہاں سے نیم فرسنگ تھی (ص ۱۳۶)
☆ دریائے راوی کی گزرگاہ خانقاہ سے متصل تھی۔ (۹۲)
☆ حضرت شیخ موسیٰ اہنگر آپ کے خلیفہ تھے۔ (ص ۲۴)
☆ شیر شاہ سوری آپ کی دعا سے تخت نشین ہوا۔ (ص ۳۳)

☆ غازی خاں لودھی افغان سردار آپ سے ملا (۳۳ ـ ۳۲)
☆ سلطان سکندر لودھی آپ سے ملا۔ (ص ۱۱)
☆ خلیفہ جلال گوجر ولد ہانڈو گوجر مسلمان ہوا۔ اور اس کی تمام برادری بھی مسلمان ہوئی۔ (ص ۸)
☆ مصنف ابوبکر شیخ عبدالجلیل المعروف بہ شیخ چوہڑ شاہ کی بیعت ہوئے (ص ۳)
☆ شیخ احمد سندھی تائب و مرید ہوئے (ص ۱۴ ـ ۱۳)
☆ دوسرے خلفاء شیخ لدہا کمبو' شیخ مولا بخارو' شیخ جلال گوجر۔ (ص ۱۴)
☆ شیخ یونس کسیرہ: آپ دیپال پور کے تھے۔ خواب میں سید عالم ﷺ نے آپ کو قطب العالم کے سپرد کیا۔ لاہور میں آئے بیعت ہوئے۔ خلافت پائی۔ قصبہ شہاب الدین منج مضافات لاہور کو روانہ کیا۔ وہیں وفات پائی اور مزار ہے۔ (ص ۱۷ ـ ۱۶)
☆ شیخ مٹھہ سیاہ پوش: طواف کعبہ کے بعد بغداد آئے۔ شیخ الشیوخ رحمت اللہ علیہ کے مزار پر معتکف ہوئے۔ انہوں شیخ چوہڑ کی طرف روانہ کیا۔ لاہور آئے بیعت ہوئے۔ خرقہ پایا۔ مزار راوی کے کنارے ہے۔ (ص ۱۷)
☆ خلیفہ شیخ موسیٰ اہنگر نے ابتدا میں شہر اللہ بن شیخ یوسف سجادہ نشین بہاء الدین ذکریا سے فیض پایا پھر ملتان سے لاہور آئے (ص ۲۵)حضرت نے دو بیگہ زمین خانقاہ کے قریب دی۔ وہیں مدفون ہیں۔ (ص ۲۶ ـ ۲۵)
☆ ہندو راہب اور خاندان سلہری مسلمان ہوئے (ص ۱۱۷)
☆ جامع مسجد بنوائی (ص ۳۷)☆ علما وقت کو کعبہ بے حجاب دکھایا۔ (ص ۳۸)

صاحب کو حضرت عبدالجلیل قطب عالم چوھڑ شاہ بندگی کے داماد سلطان بہلول لودھی کی اولاد سے ہونے کا فخر حاصل ہے۔ آپ کے ماموں پیر محمد اشرف عالم شاہ رحمت اللہ علیہ اپنے بعد آپ کو خانقاہ و اوقاف کا متولی مقرر کرنے کی وصیت کر گئے تھے۔ چنانچہ آپ نے درگاہ جلیلہ کا انتظام بڑی خوش اسلوبی سے انجام دیا اور اس کے علاوہ اپنے بزرگوں کی قلمی تالیفات مثلاً" تذکرہ قطبیہ' تذکرہ حمیدیہ' اذکار قلندری' قصائد قلندری' دیوان قلندر شاہ اور نامہ مراد وغیرہ شائع کروا کے مفت تقسیم کیں۔ اس کے علاوہ تاریخ جلیلہ جس میں اپنے بزرگوں کے حالات لکھے دو مرتبہ شائع کروائی۔ آپ نے تقریباً" سو کے قریب کتابیں اور رسائل تصنیف کیئے۔

مخدوم اہل سنت حضرت حکیم محمد موسیٰ امرتسری دام برکاتہ نے راقم السطور سے فرمایا کہ رسالہ قطبیہ ۱۹۵۲ء میں شائع ہوا اور اسی سال ان سے میری پہلی ملاقات ہوئی۔ کتاب جب شائع ہو گئی تو آپ وہاں سے آٹھ دس نسخے لے آئے اور انہیں دوستوں میں تقسیم کر دیا۔ کچھ مدت بعد جب بقیہ کتابیں اٹھوانے پریس پہنچے تو معلوم ہوا کہ باقی تمام کتابیں کسی وجہ سے ضائع ہو چکی ہیں۔ چنانچہ وہی آٹھ دس کتابیں کچھ لوگوں کے پاس ہیں۔

حضرت قبلہ حکیم صاحب مدظلہ نے فرمایا کہ ناہی صاحب کا کتاب خانہ بہت عمدہ تھا مگر آپ کی اولاد کی بے توجگی کی وجہ سے ضائع ہو گیا۔ کتاب خانہ کی چھت گری مگر کسی نے نیچے سے کتابیں نہ نکالیں جبکہ بارشوں نے رہی سہی کسر بھی نکال دی اور کتابیں مٹی کے ساتھ مل کر مٹی ہو گئیں افسوس کہ ایک قیمتی کتاب خانہ ضائع ہو گیا۔

رسالہ قطبیہ کے اردو ترجمے کے لئے برادرم مولانا غلام حسن سہروردی سے رجوع کیا ہے امید ہے سہرورد کی کسی اگلی اشاعت میں شائع کر دیا جائے گا۔

میں رسالہ قطبیہ کی عکسی اشاعت کے سلسلے میں جناب محمد اقبال مجددی مدظلہ کا ایک بار پھر مشکور ہوں۔

سید اویس علی سہروردی

تذکرۂ قطبیہ

یعنی

اذکارِ قطب العالم حضرت عبد الجلیل چوہڑ شاہ بندگی لاہوری عظمہ اللہ تعالےٰ

(متوفی سنہ ۹۱۰ھ)

دامادِ سلطان بہلول لودھی۔

تصنیفِ حضرت جمال الدین ابو بکر اکبرآبادی

شائع کردہ نامی متولی

۱۳۷۱ھ/۱۹۵۲ء

دیباچہ
تذکرۂ قطبیہ

محمد شجاع الدین
پروفیسر دیال سنگھ کالج لاہور

برِصغیر ہند و پاکستان میں مسلمانوں کے دورِ عروج کی تاریخ کے مختلف ماخذوں میں اولیائے کرام کی سوانح عمریاں اور انکے ملفوظات کے مجموعے نمایاں حیثیت رکھتے ہیں۔ ان کتابوں سے اس دور کی مذہبی اور تمدنی زندگی کے متعلق بیش بہا معلومات حاصل ہوتی ہیں۔ اور بعض اوقات ان کی مدد سے ایسے تاریخی عقدے حل ہوتے ہیں۔ جنکی وضاحت میں دوسرے ماخذ ناکام رہتے ہیں۔

مگر افسوس ہے کہ اس نوع کی اکثر کتب یا تو سجادہ نشینوں کے ہاں ان کی لاپروائی، اور جہالت کے سبب کنجِ خمول میں پڑی دیمک کی نذر ہو رہی ہیں اور علمائے تاریخ کی دسترس سے باہر ہیں اور یا خود اربابِ تحقیق

انہیں درخورِ اعتنا نہیں سمجھتے۔

کچھ عرصہ ہوا مجھے مخدوم غلام دستگیر صاحب نامی (اولادِ متولی وقفِ درگاہ حضرت قطبِ عالم شیخ عبد الجلیل المتوفی سنہ ۹۱۰ھ ۱۵۰۴ء) کے کتب خانہ میں تذکرۂ قطبیہ کا ایک مخطوطہ دیکھنے کا اتفاق ہوا اور اس سے مجھے لودھیوں کے دور کے تمدن اور تاریخ کے متعلق بہت سی دلچسپ معلومات حاصل ہوئیں۔

نامی صاحب کے علمی مذاق سے ایک زمانہ آشنا ہے اور ان کی ادبی سرگرمیاں محتاجِ تعارف نہیں ہیں۔ انہوں نے بہت سی کتابیں شائع کی ہیں۔ جن میں سے اکثر ان کے اپنے نامدار اسلاف کی تالیفات و تصنیفات ہیں۔ ان کے خاندان سے ہمارے کئی پشتوں سے محبانہ اور مخلصانہ روابط و مراسم چلے آتے ہیں۔ لیکن اس خاندانی روایت کے علاوہ ان کے علمی ذوق کے پیشِ نظر بھی مجھے اُن سے مل کر بیحد مسرت ہوتی ہے۔

مَیں نے نامی صاحب سے کہا۔ کہ تذکرۂ قطبیہ کو بھی وہ اپنی بعض دیگر خاندانی کتب کی طرح حلّۂ طبع سے آراستہ و پیراستہ کر کے منظرِ عام پر لائیں۔ انہوں نے جواب دیا کہ اس کتاب میں چونکہ حضرت قطبِ عالم رحمۃ اللہ تعالےٰ کی کرامات ہی کا ذکر ہے۔ اس لیے شاید موجودہ زمانے کے لوگ اسے پسند نہ کریں اور کتاب بجائے مقبول ہونے کے اعتراضات کا ہدف بنے۔

میں نے اپنی رائے پر اصرار کیا۔ کہ اگرچہ اس میں محض کرامات ہی کا تذکرہ ہے۔ لیکن ان کے ضمن میں بہت سی تاریخی معلومات بھی اس سے اخذ ہوتی ہیں۔ لہذا اس کتاب کا طبع ہونا ازبس ضروری ہے۔ میرے اس اشتیاق اور پیہم گذارشات پر مخدوم صاحب نے اوقاف کی آمدنی سے اس کتاب کو شائع کرنے کا فیصلہ کیا اور اب یہ کتاب آپ کے ہاتھ میں ہے

للہ الحمد ہر آں چیز کہ خاطر می خواست
آخر آمد ز پسِ پردۂ تقدیر پدید

اوقاف کی آمدنی کا اس سے بہتر مصرف اور کیا ہو سکتا ہے کہ یہ بزرگانِ خاندان کے رشحاتِ قلم کی اشاعت پر صرف ہو۔ اس کارِخیر کے لئے اللہ تعالٰے ناتی صاحب کو اور ان کے مرحوم و مغفور ماموں حضرت محمدؐ اشرف عالم شاہ علیہ الرحمہ کو (جنھوں نے بزرگانِ خاندانِ جلیلہ کا نام زندہ رکھنے کے لیئے دو لاکھ کی جائداد لاہور میں وقف کی) جزائے خیر دے۔

معجزات و کرامات

میں انبیائے عظام کے معجزوں اور اولیائے کرام کی کرامتوں کو برحق سمجھتا ہوں۔ لیکن یہ یاد رہے کہ محض معجزات و کرامات ہی کسی شخص کی نبوت و ولایت کی دلیل نہیں ہیں۔ خرقِ عادت اور استدراج ایک کافر و مشرک سے بھی ممکن ہے۔ اس لئے کسی شخص کے واصل

بالحق ہونے کا انحصار اس امر پر ہے کہ اتباعِ احکام شریعت میں اسکا کیا مقام ہے اور استحکامِ دینِ متین کے لئے اس نے کیا کام کیا ہے۔

بمصطفےٰ برساں خویش را کہ دیں ہمہ اوست
اگر بہ او نرسیدی تمام بولہبی ست (اقبال)

حضرت عبدالجلیل رحمۃ اللہ علیہ ایک مقتدر بزرگ تھے۔ ہم ان کا احترام ان کی حق پرستی کے سبب کرتے ہیں۔ ان کی عمر تبلیغ اسلام اور اصلاحِ مسلمین میں گذری۔ پنجاب کے متعدد راجپوت قبیلے انکی مساعی سے حلقہ بگوشِ اسلام ہوئے۔

لہذا اُن کو ایک واجب الاحترام ولی اللہ قرار دینے کے لئے محض ان کی کرامات ہی کا تذکرہ ضروری نہیں۔ ہاں اللہ تعالیٰ اپنے اولیاء کو ایسی روحانی طاقت ضرور عطا کرتا ہے کہ ان کے بعض افعال ہماری کوتاہ بین نگاہوں کو خرقِ عادت معلوم ہوتے ہیں۔

مؤلفِ کتاب۔

تذکرۂ قطبیہ کے مؤلف شیخ جمال الدین ابوبکر بن ابوالفتح رحمۃ اللہ علیہ ہیں۔ جو قطبِ عالم شیخ عبدالجلیل رح کے مرید۔ خلیفہ اور چھوٹے بھائی تھے۔ شیخ طریقت نے اپنی وفات سے کچھ عرصہ قبل اپنے بعض خلیفوں کو مختلف شہروں کی طرف روانہ کیا۔ چنانچہ شیخ ابوبکر رح کو حصار فیروزہ بھیجا گیا۔ معلوم ہوتا ہے کہ بعد میں آپ کچھ عرصہ کے لیے لاہور واپس

آ گئے تھے۔ چنانچہ کتاب زیرِ بحث تذکرۂ قطبیہ (صفحہ ۹۳) سے
معلوم ہوتا ہے کہ بابر کے عہد میں (۱۵۲۶ء تا ۱۵۳۰ء) خانقاہِ
جلیلہ میں آپ طالبانِ حق کو علوم ظاہری و باطنی سے بہرہ ور کرنے میں
مشغول تھے۔ اور اسی زمانہ میں سید علی غازی رح آپ سے فیض یاب
ہوئے اور اس کے بعد میں آپ آگرہ چلے گئے اور وہیں غالباً شہنشاہ
سوری کے زمانے میں فوت ہوئے اور آگرے کی ایک نواحی بستی جوگی پورہ
میں دفن ہوئے۔ نامی صاحب نے آگرہ جاکر دریافت کیا۔ تو جو موقع
انہیں دکھایا گیا۔ اس سے معلوم ہوا کہ کئی برس پہلے انگریزی دور ہی
میں آپ کے مقبرہ پر ایک ہندو قابض ہوگیا تھا۔ جس نے تعویذ
قبر کو اکھاڑ کر الگ پھینک دیا۔ اور ملحقہ مسجد اور مقبرہ کی عمارت کو سکونتی
مکان میں تبدیل کر لیا تھا۔ آپ دوسری دفعہ آگرہ گئے۔ تو پتہ چلا کہ
وہ ہندو تباہ و برباد ہو چکا ہے۔ مگر مولوی سعید احمد صاحب مارہروی
مولف بوستانِ اخیار نے لکھا ہے کہ آپ کا مزار فتح پور سیکری کی پختہ
سڑک سے جنوب کو مابین میل ۳ و ۴ واقع ہے (مفصل بیان ضمیمہ تاریخ
جلیلہ صہ ۲ میں منقول ہے)

۱۰۲۲ھ

۱۱ محمد غوثی نے اپنی کتاب اذکار ابرار (تالیف ۱۰۱۴ھ عہد جہانگیر)
میں شیخ ابوبکر رح .... کا ذکر کیا ہے۔ اصل فارسی کتاب تو غیر مطبوعہ
ہے۔ لیکن اس کا اردو ترجمہ مفید عام پریس آگرہ میں چھپ چکا ہے۔
جس کا صفحہ ۲۲۶ شیخ موصوف کے ذکر سے مالامال ہے۔ علاوہ ازیں

اس کی نقل ناتی صاحب تاریخ جلیلہ کے صفحہ ۱۸۰ و ۱۸۱ میں درج کر چکے ہیں
شیخ جمال الدین ابو بکر رحمہ نے حسب بیان ملا غوثی اور مولوی سعید احمد
صاحب وصایائے امام محمد اور اصول بزدوی کی ایک نکتہ آرا اور حل المشکلات
شرح لکھی ہے۔ اصل کتاب بزدوی مطبوعہ مصر ۱۳۰۷ھ کے سرورق پہ لکھا
ہے۔ "عبد العزیز بن احمد بن محمد بخاری شارح کتاب کشف الاسرار اصول
فخر الاسلام ابو الحسن علی بن محمد بن حسین بزدوی۔ یہ عربی کتاب کتب خانہ مرکزی
حزب الاحناف لاہور میں موجود ہے)

حضرت قطب عالم شیخ جمال الدین ابو بکر رح اور اس خانوادۂ عالیہ کے
دیگر بزرگوں کے حالات ناتی صاحب کی ضخیم تالیف تاریخ جلیلہ (مطبوعہ
لاہور ۱۹۳۷ء) میں ملیں گے۔

لودھی امرا کی عمارات۔

تذکرۂ قطبیہ سے بہت سی تاریخی معلومات اخذ ہوتی ہیں۔ اس سے
معلوم ہوتا ہے کہ لودھیوں کے زمانہ میں خانقاہ جلیلہ کے متصل افغان
امرا کی عمارات تھیں۔ غازی خاں لودھی کا تالاب اس کے قریب تھا۔
(تذکرۂ قطبیہ ص ۳۲) دولت خاں لودھی کی باولی یہاں سے نیم فرسنگ
کے فاصلے پر تھی (صفحہ ۱۳۶) ان میں سے دولت خاں کی باولی اور
اس کے متصل ایک پرانی عید گاہ کا ذکر داراشکوہ نے بھی کیا ہے معلوم
ہوتا ہے کہ یہ عید گاہ بھی لودھیوں کے دور میں زیر استعمال تھی۔ اور

شاہ جہان کے زمانے میں محلہ مغل پورہ کے قریب بازار تربپولیہ میں جہانگیر[1] کی بنوائی ہوئی عید گاہ کی موجودگی میں پرانی عید گاہ کہلاتی تھی۔

تذکرۂ قطبیہ ہی سے معلوم ہوتا ہے کہ افغان امرا کی عمارات کو بابر کے حملۂ لاہور کے دوران میں نقصان پہنچا اور بعدازاں اس نواح میں اس نے عام لوگوں کو بسا دیا۔

راوی کی ایک قدیم گذرگاہ

تذکرۂ قطبیہ سے دریائے راوی کے ایک قدیم راستے کا پتہ چلتا ہے۔ یہ تو ظاہر ہے کہ پنجاب کے دریا راستہ بدلتے رہتے ہیں اور دورِ مغلیہ میں دریائے راوی وہاں نہ بہتا تھا۔ جہاں آج کل بہتا ہے۔ بلکہ اس کی گذرگاہ قلعۂ شاہی اور شاہی مسجد کے متصل تھی۔ شیراں والے دروازے کا نام اس وقت خضری دروازہ تھا۔ اور اس کے قریب دریا کو عبور کرنے کا عوامی گھاٹ تھا۔ اورنگزیب کے زمانہ میں دریا نے یہ راستہ ترک کرنا اور کنارۂ دریا کی متصلہ عمارتوں کو نقصان پہنچانا شروع کیا۔ اس لئے شہنشاہ نے بندِ عالمگیر[2] تعمیر کرایا۔ یہ بند قلعہ

---

[1] تحقیقات چشتی صفحہ ۶۳۹ و ۶۴۰۔

[2] خلاصۃ التواریخ سجان رائے بٹالوی ص۶۵۔ عبرت نامہ مفتی علی الدین روٹوگراف پنجاب یونیورسٹی لائبریری ورق ب ۳۴۔

شاہی سے لے کر شالامار باغ تک شہر کے شمال میں واقع تھا۔ بند کی تعمیر کے بعد دریا نے آہستہ آہستہ اپنی وہ گذرگاہ چھوڑنی شروع کی۔ اور اپنے موجودہ راستہ متصلہ شاہدرہ کو اختیار کر لیا۔

رنجیت سنگھ کے زمانہ میں لاہور کے متصل دریا تین حصوں میں تقسیم ہو کر تین مختلف راستوں سے گزرتا ہوا آگے بڑھ کر پھر ایک ہو جاتا تھا۔ چنانچہ مشہور فرنگی سیاح مسٹر ولیم مورکرافٹ نے اسے شہر سے شاہدرہ جاتے ہوئے تین جگہ عبور کیا۔ واضح رہے کہ دریائے راوی لاہور کے دو سمت یعنی شمال اور مغرب میں بہتا ہے۔ دور مغلیہ میں یہ شاہی مسجد کے قریب بل کھا کر شہر کی مغربی جانب گھوم جاتا تھا۔

تذکرۂ قطبیہ سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت قطب عالم رح کی زندگی میں دریائے راوی کی گذرگاہ ان کی خانقاہ کے متصل تھی۔ حضرت مولا بایزید خلف قاضی رفیع الدین سکنہ ماچھلہ کے مزار کے ذکر میں (صفحہ ۹۲) پر مرقوم ہے کہ یہ مزار خطۂ کوٹ کروڑ (یعنی علاقۂ خانقاہِ جلیلہ) اور مزار شاہ کاکو (یعنی مسجد شہید گنج لنڈا بازار) کے درمیان "دریائے راوی کے کنارے" واقع ہے۔ حالانکہ آج اس نواح میں دریا کی گذرگاہ کا پتہ پوچھنے والے پر دیوانگی کا احتمال

ا۔

کیا جائے گا۔

معلوم ہوتا ہے کہ حضرت قطب عالم رحمۃ اللہ علیہ ہی کی زندگی میں دریا نے یہ راستہ ترک کرنا شروع کر دیا۔ چنانچہ آپ کے حجرہ اور موضع پنج ڈھیرہ[1] سے دریا کے دور ہٹ جانے کو صاحب تذکرہ نے آپ کی کرامت پر محمول کیا ہے (ص ۶۱)

یہ راستہ چھوڑ کر دریا نے شاہی قلعہ کے متصل بہنا شروع کیا ہو گا لیکن معلوم ہوتا ہے کہ دورِ مغلیہ میں درگاہِ جلیلہ کے متصلہ راستے پر ایک نالہ بہتا رہا۔ جو غالباً بند عالمگیری کی تعمیر کے بعد معدوم ہو گیا ہو گا۔

گذشتہ اور موجودہ[2] صدی کے تمام مورخینِ لاہور اس سے بے خبر معلوم ہوتے ہیں۔

---

[1] پنج ڈھیرہ۔ لاہور کے مشہور گورستان میانی کا پرانا نام ہے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت قطب عالم کے زمانے میں یہاں آبادی تھی۔ پانچ قدیمی ٹیلوں پر آباد ہونے کی وجہ سے یہ موضع پنج ڈھیرہ کہلاتا تھا۔ نیز دیکھو تحقیقات چشتی ص ۱۲۳ و ما بعد۔ [2] یعنی مفتی علی الدین۔ مفتی تاج الدین نور احمد چشتی۔ تھارنٹن صاحب۔ مفتی غلام سرور۔ رائے بہادر کنہیا لال۔ سید محمد لطیف۔ منشی محمد الدین فوق اور ڈاکٹر محمد باقر وغیرہ۔

اکبر نے اپنے ایک ترک درباری بایزید خاں بیات کو ۹۹۹ھ ۱۵۹۱ء میں تین بیگہ زمین حویلی[1] کی تعمیر کے لئے "در محلۂ شیخ کاکو متصل بمقبرۂ حضرت پیر فتوح شیخ موسیٰ آہن گر[2]" مرحمت کی اور آٹھ نو ہزار روپیہ تعمیر عمارات کے لئے عطا کیا۔ بایزید نے یہاں حویلی باغ اور حمام وغیرہ عمارتیں بنوائیں۔ وہ لکھتا ہے۔ "دراں محل نالہ بود کہ توفیق یافتہ بسرِ چشمہ نیز پل بستہ" خواجہ محمد قاسم مشہدی متوفی کا تصنیف کردہ ذیل کا قطعہ تاریخ "در سنگ کندہ" "در دیوارِ جانب قبلہ پل" لگایا گیا۔

در زمانِ شہنشہِ عادل	خسروِ تاج بخش اکبر شاہ
آفتابے کہ بر فلک ہر شب	ماہ از بہرِ او زند خرگاہ۔
خدمتِ بایزید سلطاں ساخت	ایں پل از خود نیاز لطفِ الہ
شد زبانی پلِ رضا چو حفیظ	سالِ تاریخش از حفیظ بخواہ

پل بعد ازاں پل بایزید کہلاتا تھا۔ اس کے متعلق ۹۹۸ھ مجھے آخری تاریخی

---

[1] اکبر کے ایما پر بایزید نے ایک کتاب تالیف کی۔ جو "تذکرۂ ہمایوں و اکبر" کے عنوان سے بنگال رائل ایشیاٹک سوسائٹی نے ۱۹۴۱ء میں بمقام کلکتہ شائع کی۔ دیکھئے اسکے صفحات ۳۷۴ و ۳۷۵

[2] شیخ موسیٰ آہنگر حضرت قطب عالم کے مرید اور خلیفہ تھے۔ دیکھو تذکرہ قطبیہ (صفحہ ۲۴) ان کا خوبصورت مقبرہ خانقاہِ جلیلہ کے متصل ہے۔

حوالہ ۲۳؁ کا ہے (اس کے لئے راقم الحروف کا مقالہ "یادداشت عرسہائے بزرگانِ لاہور" ضمیمہ اورینٹل کالج میگزین بابت فروری ۱۹۴۷؁ میں دیکھئے)

موضع ہانڈو گوجر

مضافات لاہور میں شالامار باغ سے کچھ فاصلے پر موضع ہانڈو گوجر نام گوجروں کا ایک گاؤں ہے۔ یہاں کے گوجر صدیوں سے لاہور کے شیر فروشوں کو دودھ مہیا کرتے رہے ہیں۔ معلوم ہوتا ہے کہ ہانڈو گوجر جس کے نام پر یہ قدیم تاریخی گاؤں آباد ہے غیر مسلم تھا۔ اس کا لڑکا جلال گوجر بروایتِ تذکرۂ قطبیہ (ص ۹) حضرت قطب عالم رح کے اثر سے مسلمان ہوا۔ اور اس نے روحانی کمال حاصل کیا۔

شیخ جلال کے اثر سے ان کی تمام برادری حلقہ بگوش اسلام ہو گئی ان کا مزار اب تک موضع ہانڈو گوجر کے متصل واقع ہے۔

دورِ مغلیہ میں موضع ہانڈو گوجر کے متصل ایک شاہی شکار گاہ تھی۔

الغرض اس کتاب سے اور بھی بہت سی معلومات حاصل ہوئیں۔ جنہیں بخوفِ طوالت اب بیان نہیں کیا جا سکتا۔

زمانۂ تالیف کتاب۔

کتاب تذکرۂ قطبیہ میں آخری حوالہ (ص ۳۳) شیرشاہ کے تختِ سلطنت پر حضرت قطب عالم کی دعا سے متمکن ہونے کے متعلق ہے بیان کیا جاتا ہے کہ سریر آرائے سلطنت ہونے کے بعد وہ آپ کے مزار پر آیا۔ اس سے معلوم ہوا کہ یہ کتاب شیرشاہ سوری کے زمانۂ حکومت میں (۱۵۴۰ء تا ۱۵۴۵ء میں) لکھی گئی۔ بخوفِ طوالت اُن الفاظ پر میں اپنا یہ تبصرہ ختم کرتا ہوں۔

جمعرات ۱۳ ذی الحجہ ۱۳۷۱ھ
مطابق ۴ ستمبر ۱۹۵۲ء

محمد شجاع الدین
استاذِ علم تاریخ
دیال سنگھ کالج لاہور۔

نوٹ از نامیؔ۔

میں پروفیسر صاحب کے دیباچہ پر اور کیا اضافہ کروں "میری تاریخ جلیلہ" پوری معلومات کی حامل ہے اور اس کتاب (تذکرۂ قطبیہ) میں بھی فارسی دان اصحاب کے لئے کافی ذخیرہ موجود ہے۔ ہاں اتنا بتا دینا ضروری سمجھتا ہوں۔ کہ حضرت عبدالجلیل قطب العالم عظمہ اللہ تعالےٰ

سنہ ۸۵۵ھ ۱۴۵۲ء کے قریب مومبارک سے لاہور تشریف لائے اور تیس سال بعد وفات پاکر اپنی مشہور خانقاہ میں دفن ہوئے۔ جس کی غور و پرداخت سنہ ۱۳۱۹ھ ۱۹۰۱ء سے میرے ذمے ہے۔ میں نے جو خاص مزار اور اس کے گرد و پیش کی عمارات اور مسجد وغیرہ کی تعمیر اور آبادی کی کوشش کی ہے۔ اور بزرگوں کے حالات سے لوگوں کو آگاہ کیا ہے۔ وہ میری شائع کردہ کتب (تاریخ جلیلہ۔ تبرک عرس۔ گلدستۂ حمد و ثنا۔ تبرک کلام گلزارِ حاکمی۔ نامۂ مراد۔ دیوانِ قلندر شاہ اور تذکرۂ قطبیہ وغیرہ) کے مطالعہ سے واضح ہوگا۔ ثنائے خود بخود گفتن نہ زیبد مرد عاقل را۔

خانقاہِ قطب العالم رح تقریباً پونے پانچسو برس سے قائم ہے۔ اس کے گرد جو مقامات تھے۔ وہ بدلتے رہے۔ اب اس کے شمال کی ایک طرف ریلوے پولیس لائنز ہیں۔ اور کھلا میدان مملوکہ محکمہ تعمیرات عامہ مغرب کی طرف عقبِ مسجد جلیلہ وقف زمین کا ایک قطعہ جس پر کچے مکانات کرایہ پر ہیں۔ اور وہی کھلا میدان۔ جنوب اور مشرق کی طرف حضرت اشرف کی وقف کردہ زمین جس کے کچے اور پکے مکانوں میں کرایہ دار رہتے ہیں۔ پختہ مکانوں کی تہ زمینی کا اور کچے مکانوں کا کرایہ قیام و بحالی خانقاہِ جلیلہ و بقائے نام بزرگانِ خاندان پر خرچ کیا جاتا ہے۔ وقف اراضی تقسیم ملک سے پہلے لاہور امپرومنٹ ٹرسٹ نے کرایہ پر لی تھی۔ مگر قبضہ نہیں لیا۔ اب کرایہ بھی بڑھ گیا ہے اور ہاؤس ٹیکس بھی۔ اس لئے شرائط تبدیل کرنی پڑیں گی۔ نامی ۹/۵۲-۱۲ء = ۱۲/۷۱-۲۱ھ

حضرت قطب العالم رح کے بڑے بیٹے حضرت ابوالفتح کی اولاد لاہور۔ رتہ پیراں۔ کوٹلی پیراں۔ قلعہ مسینا اور بھٹے وڈ (جس میں آٹھ مربعے اراضی بتولیت نامی وقف ہے) تحصیل شاہدرہ میں اور چھوٹے فرزند بہاؤالدین رح کی قریب بانوالہ۔ پیرکوٹ۔ بھگوتی۔ گنجی پیراں۔ پنڈی پیراں۔ بنی پور پیراں۔ تحصیل ننکانہ میں اور چک نمبر ۵ تحصیل چیچا وطنی ضلع منٹگمری میں مالک اور آباد ہے۔ علاوہ اِن دیہات کے اولادِ قطب العالم رح موضع جلال پور تحصیل شکرگڑھ۔ موضع رتیاں وملکپور و باغ ڈھلیسر تحصیل شاہدرہ اور موضع اڈیل اور سوررڑ تحصیل ننکانہ۔ ضلع شیخوپورہ کی بھی مالک ہے اور عام طور پر اِن مواضعات کی نمبرداریاں بھی اولادِ حضرت رح سے ہی متعلق ہیں۔ سب اہل سنت والجماعت ہیں۔ افسوس ہے کہ حضرت قطب العالم رح کے بھائیوں کی اولاد کا سلسلہ منقطع ہوگیا ہے۔

حضرت قطب العالم رح۔ حضرت سلطان حمیدالدین حاکم رح کے خلفِ اکبر شیخ نورالدین رح کے پوتے (شیخ عبدالعزیز بن شیخ شہاب الدین رح) کے پوتے ہیں۔ والد بزرگوار کا نام شیخ ابوالفتح رح ہے سلطان حاکم رح کے دوسرے فرزند شیخ تاج الدین رح کی اولاد قصبہ مومبارک وغیرہ ریاست بہاولپور اور موضع پنڈی شیخ موسے رحمتہ اللہ علیہ ضلع لائل پور میں بڑی صاحب حیثیت ہے اور ضلع جھنگ کے کئی دیہات میں شیخ نورالدین رح کی اولاد بطور مالک آباد ہے۔ اولادِ سلطان حاکم رح کے مریدوں کا حلقہ پنجاب اور سندھ میں بڑا وسیع ہے۔

تذکرۂ قطبیہ

یعنی

اذکارِ قطب العالم حضرت عبد الجلیل چوہڑ شاہ بندگی لاہوری عظمہ اللہ تعالیٰ

(متوفی سنہ ۱۵۰۴ء)

سالِ تالیف حدود سنہ ۹۲۷ھ / ۱۵۲۰ء تا ۹۵۲ھ / ۱۵۲۵ء

تصنیف حضرت جمال الدین ابابکر آگروی

شائع کردہ:- نامی متولی

سنہ ۱۹۵۲ء

رب یسّر — وتمم بالخیر

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

دیباچہ

حمد و سپاس آں قادرے را کہ کارخانۂ موجودات بیک امر کن فیکون
ساخت و بنیاد برآب نہاد و آخر الامر بر باد خواہد داد۔ بیت

جہاں برآب نہاد است زندگی بر باد
غلام ہمت آنم کہ دل بریں نہ نہاد

و درود محمود بر خاتم النبیین والمرسلین و علیٰ آلہ و اصحابہ اجمعین الطیبین وسلّم
تسلیماً کثیراً کثیراً۔

اما بعد۔ می گوید داعی کافۂ اہل اسلام جمال الدین ابوبکر بن شیخ
ابوالفتح حارثی الہاشمی القریشی الہنکاری کہ چوں ایں فقیر را خلافتِ ظاہری و باطنی
بہ خدمتِ برادرِ خود حضرت سلطان العاشقین قطب العالمین شیخ عبد الجلیل
معروف شیخ چوہڑ حارثی القریشی الہنکاری آلِ رسول اللہ الہاشمی بود۔ مدتے
در خدمتِ آں یگانۂ روزگار بسر مے بردم و دقائقِ حقائق از و فہم کردم و
از کرامات و تصرفاتِ او شمہ بروئے قلم آوردم تا نقاب کشائے قلوبِ
طالباں باشد و نیز چنانچہ شیخ الاولیاء شیخ فرید الملت والدین والشرع
می نویسد کہ زہے طالع آں مرید کہ خواص اخلاص آثار پیرِ خود برقم بہ ثبت نماید۔

بداں کہ آں مشائخ معتبر (معتبر مشائخ با شیخ معتبر؟) خلفے عجیب و روشے غریب داشت و ہیچ ساعتے در لیل و نہار بے دوست قیام نے نمود۔ ہر جا کہ بود با او بود۔ فرد

در و دیوار چو آئینہ شدہ از کثرت شوق
ہر کجا مے نگرم روئے ترا می بینم

شجرۂ نسب

ونسبِ آں خلاصۂ اولیا بہ ابوسفیان بن حارث بن عبد المطلب بن ہاشم بن عبد المناف بہ ہژدہ پُشت می رسد بریں طریق۔
بندگی قطب العالم شیخ عبد الجلیل رح مشہور شیخ چوہڑ بن شیخ ابوالفتح بن شیخ عبد العزیز رح بن شیخ شہاب الدین رح بن شیخ نور الدین رح بن سلطان التارکین تاج الاولیاء حمید الملت والشرع والدین شیخ حاکم ابوالغیث رح بن سلطان بہاؤ الدین رح بن سلطان قطب الدین رح بن سلطان رشید الدین رح بن سلطان ابوعلی رح بن شیخ موسے رح بن شیخ ابوطاہر رح بن سلطان الموحدین محبوب حضرت باری شیخ ابوالحسن علی قریشی الہاشمی الہنکاری بن شیخ محمد رح ہنکاری بن شیخ یوسف ہنکاری بن شیخ محمد رح

ملہ آپ کے نسب کے متعلق صاحب وفیات الاعیان (ابن خلکان) کی تحقیق میں تاریخ جلیلہ کے صفحہ ۳۵ میں لکھ چکا ہوں اس کا اعادہ تحصیلِ حاصل ہے۔

بن شیخ عمر رح بن شیخ عبدالوہاب رح بن امیرالمومنین ابوسفیان بن حارث
بن عبدالمطلب رضی اللہ تعالےٰ عنہ۔

حصولِ خرقۂ خلافت

باید فہمید کہ حضرت شیخ الاسلام بندگی قطب العالم عبدالجلیل مشہور
شیخ چوہڑ عظمہ اللہ تعالےٰ در ابتداءِ حال بہ تحصیل علم و ریاضت نفس
پیش پدرِ خود سلطان العارفین المحققین شیخ ابوالفتح رح مشغول بودند و
از ایشاں ثمر نخلِ مراد چیدند و آنچہ دیدنی بود دیدند۔ بعدہٗ حضرت بندگی
شیخ ابوالفتح رح وقت رحلت خرقۂ خلافت کہ اوشاں راز قطب الاقطاب
سلطان التارکین حمیدالملت والدین مخدوم شیخ حاکم ابوالغیث و اوشاں
راز قطب العالم رکن الملت والشرع والدین شیخ ابوالفتح فیض اللہ بود
بایشاں عنایت فرمودند۔

حصولِ فیوضِ مشائخ خراسان و عراقین

حضرت بندگی قطب العالم عظمہ اللہ تعالےٰ خرقۂ سجادگی پوشیدہ بجائے
پدرِ خود در قصبہ ٹھٹو سکونت گرفتند و بسیار کساں راہدایت و رہنمائی می نمودند
آخر الامر بعد از مدتے ولولۂ شوق بر دلِ ایشاں غالب گشت۔ بجانب شہرہائے

خراسان و عراقین توجہ نمودند۔ بلمے زیارتِ انبیاء و اولیاء نمودند و بدولتِ گوناگون از خدمتِ مشائخ مشرف شدہ باز آمدہ در قصبۂ مَو ساکن شدند۔

ارشادِ نبوی برائے تمکّن در لاہور

و آمدنِ حضرت ایشاں از قصبۂ مَو بجانب شہر لہانور بدیں سبب بود کہ شبے بہ شغل مشغول بودند کہ سلطان التارکین حمید الدّین والملّة والشرع و الدّین مخدوم شیخ حاکم رح ایشاں را در باطن فرمودند کہ مژدہ باد مرترا کہ حضرت بی بی فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا مارا فرمودند کہ حضرت سیدِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم بمن فرمودند کہ چوں جوہڑا را فرزندے دینی (؟) خواندہ پس بگوا ورا کہ در ملکِ پنجاب شہرے است لہانور درونِ او خطہ ایست بنام کوٹ کروڑ رفتہ در و متمکن شود۔ زیرا کہ بسیار کساں را از و منفعت وہدایت دینی و دنیوی خواہد رسید و فیض و کرامات خواہد بخشید۔ چوں روز شد بندگی قطب العالم عظمہ اللہ تعالےٰ باز در مراقبہ شدند تا چہ حکم شود۔ و سر از مراقبہ برداشتہ بایں فقیر فرمودند کہ اے ابابکر۔ فرد۔

مصطفےٰ را دیدہ ام آید چو ماہ
در برسے افگندہ گیسوئے سیاہ

و فرمودند کہ برو در ملکِ پنجاب فی الشہر لہانور بہ خطۂ کوٹ کروڑ

ساکن باش۔ چوں ایک حکم بار از خلاصۂ موجودات احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم صادر گشت۔ از قصبہ موبہ اطراف شہر لہانور نقل منزل نمودند۔ رباعی

چشمے کہ جمال مصطفےٰ را بیند۔ شک نیست کہ عالم صفا را بیند
این است کمال راہ بر مرد یقین در ہر چہ نظر کند خدا را بیند

بحضرت ملتان رسیدند

چوں بحضرت ملتان رسیدند بروضۂ منورہ حضرت غوث الاعظم بہاء الملۃ والشرع والدین شیخ کبیر ابو محمد زکریا قریشی الاسدی[1] و بروضۂ منورہ حضرت قطب العالم رکن الملۃ والشرع والدین شیخ ابوالفتح فیض اللہ رسیدہ وثمرۂ بشارت چیدہ وتنبیۂ ارادت سودہ وطواف نمودہ وجہان جہان فیض ربودہ بعد از فراغ حصول این دولت وسعادت رواں شدند۔

دعوت از طرف حضرت شیخ فریدؒ وعطائے خلافت

ہنوز نصف راہ از شہر مذکور تا بحد دہ لہانور بر آمدہ بودند کہ آوازِ غیب بگوش ایشاں رسید کہ اے چوہڑ رح بجانب من بیا و زمانے ودین مقام بیا سائے۔ بلکہ

---

[1] یہ اسد حضرت علیؓ کے نانا نہ تھے جن کے بیٹے حسنین کی نسل نہیں چلی بلکہ اسد بن مطلب بن اسد بن عبد العزیٰ بن قصی تھے ہاشم کی نسل صرف ان کے بیٹے عبد المطلب سے چلی جیسا کتاب المعارف وغیرہ کتب سے ثابت ہے۔ ملاحظہ ہو تاریخ جلد ۱ صفحہ ۶۳

روزے چند دریں جا مشاغلت نماے۔ بعد از فراغ ایں معنی بہ لہاور توجہ فرماے از استماعِ ایں مژدۂ دولت انگیز و لطائف آمیز ایشاں را حیرت روئے داد (نمود) اما بطرف آواز رو نمودند۔ باد پیمودند۔ پس از مسافتے راہ گم شدہ و دراں حیران گشتہ تامل نمودند۔ درہمیں کش مکشِ تامل و تعلل بودند کہ مردے خورشید سیما از غیب پیدا شدہ دستِ ایشاں را بگرفت و گفت۔ اے آشنائے دریائے عزت رائے معلمِ دین و عالم ماے فرزندِ حاکمؒ آں آواز من بودہ است و مرا شیخ فریدالدین شکر گنجؒ می نامند۔ باید کہ چند روز مہمانِ من باشی و بہ شغل مشغول شوی۔ چوں ازیں حالت بہ پروازی اختیار باقی است۔

درخدمتِ آں مردِ میدانِ مروت یعنی شیخ الاولیاء شیخ فریدالدین شکر گنجؒ می رفتند دریں اثنا آں آفتاب لقائے از نظر غائب گشت۔ حضرت بندگی قطب العالم عظمہ اللہ تعالے بروضۂ منورہ شیخ فریدالدینؒ رسیدہ تا چہل روز اعتکافِ خلوت گزیدند۔ بعد از خلوت مذکور شیخ فریدالدین خلافت ظاہری و باطنی بر ایشاں عطا فرمودند و خرقۂ خلافت بخشیدند و رخصت کردند کہ ہر کجا حکم آں حضرت عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بہ لوا اصدار یافتہ است دریہاں جا سکونت گیرند و بہ طاعت و عبادت اشتغال دارکہ قربِ حق بیش از بیش خواہد بود۔

بشہر لاہور منزل گزیدند

آخر الامر برخصتِ آں قطب العالم بہ شہرِ لہاور کہ خطۂ دلپذیر است رسیدند

و بہ کوٹ کروڑ[1] نقل منزل گزیدند۔ الحمد للہ علی ذالک۔

مشرف باسلام شدنِ پسرِ ہانڈو گوجر

نقل است کہ حضرت بندگی قطب العالم عظمہ اللہ تعالےٰ برائے سیر دریا عبورے فرمودہ بودند کہ ناگاہ دوغ فروشے بہ سرِ راہ رسید۔ حضرت بندگی قطب العالم عظمہ اللہ تعالےٰ بہائے جغرات ازو پرسیدند۔ آں چہ او گفت اورا دادند۔ بعدہٗ فرمودند کہ آوند جغرات را بشکن۔ چوں او شکست افعیٔ مردہ ازو برآمد۔ آں مونثہ متحیر بماند۔ بعدہٗ آں زن ایں تمام ماجرا رفتہ درد رہ خود بیان نمود۔ چوں ایں تکلمات بہ سمعِ راموہندو کہ از پسرانِ ہانڈو گوجر بود رسید۔ اورا محبتے در دل پیدا گشت کہ دیدہ ہائے خود را بہ نورِ آں آفتاب شعاع منور گرداند۔ قدم از سر نمودہ بخدمت آں او حدِ عصر آمد۔ و دراں محل او شاں در حالتِ سکر بودند۔ از غایت مستی چوں نظر در و کردند اللہ تعالےٰ ہمدراں حین نقابہائے ظلمت از قلبِ او ساقط گردانید بعدہٗ اسلام برو عرض کردند و دردیں آوردند و نامش شیخ جلال نہادند۔ الحمد للہ علی ذالک۔

---

[1] پیر فرخ بخش اذکار قلندری میں رقم طراز ہیں کہ کوٹ کروڑ سلطنت چغتائیہ کے عہد میں لاہور کی کثرت آبادی کی وجہ سے شہر لاہور سے ملحق ہو گیا اور اب محلہ حاجی سرائے کے نام سے موسوم ہے اور نیشنل کالج میگزین بابت دسمبر ۱۹۲۳ء میں لاہور کے محلوں کے نام دئیے ہیں اسمیں لکھا ہے کہ کوٹ کروڑ محلہ حاجی ۔۔ وا (سرائے ؟) کے جانب مشرق تھا جو موچی دروازہ سے لیکر موقع آبادی قلعہ گوجر سنگھ (تعمیر کردہ

راہبے پیش گزاشتنِ شیخ کاکوؒ برائے قطب العالمؒ

درعہد سلطان بہلول لودی انارہ اللہ تعالٰے برہانہٗ گروہ بدپسنداں برکوہ جمورو گردانے شدہ بودند۔ حضرت سلطان خواست کہ ظلمتِ کافراں دور کند۔ و آں کوہستان را از اسلام پُر نور گرداند۔ چنانچہ فوجہا بجانبِ آں ناہمواراں فرستاد کہ از دبدبہ لرزہ در اندامِ شاں افتاد۔ و دراں کوہ یک راہب مشغول بود لیل و نہار برسمِ خود قیام می نمود۔ چوں لشکریانِ اسلام غلبہ کردند آں طائفہ پناہ براہب آورد۔ راہب از صومعہ قدم بیروں برود۔ بخدمتِ شاہ آمدہ عرض نمودہ بہر سخنے بدلیل بنمود کہ تمامی معتمدانِ خود را کہ در باطن آراستہ باشند و از خودیٔ خود برخاستہ باشند بطلبید کہ ہر یک با من از بحثِ علم و علوِ درجات و برتریٔ مقامات مکابرہ نمایند۔ اگر ایشاں غالب آیند ما را بدینِ خود بیارید و اسلام بفرمائید و اگر من بر ایشاں غالب آیم و از ہر وادی سبقت نمائیم۔ التماسِ ما بحضرت این است کہ ہمہ را بگزارند و بازِ دیگر ایں گروہ را نیازارند۔ چوں ایں کلماتِ راہب بسمعِ سلطان رسید۔ کلک ہر یک وزیرے را طلبید و چارۂ جوابِ آں پرسید۔ جمع وزیراں متفق شدہ۔ عرض نمودند کہ اے بادشاہِ روئے زمین دریں عہد زاہدِ زمانہ شیخ کاکوؒ[1] است۔ بے او شاں خاطرِ راہب ہیچ کس نخواہد کرد۔ آخر الامر ملک یک وزیرے

بقیہ حاشیہ ص صفحہ ۸۔ ۱۲۹۶ھ تک پھیلا ہوا تھا اور شیخ موسےٰ آہنگرؒ کا مقبرہ اس کے درمیان واقع تھا۔ [1] حاشیہ اگلے صفحہ پر۔

را بخدمتِ شیخ کاکو علیہ الرحمۃ فرستاد۔ چوں آں وزیر نزدِ شیخ رسید زمینِ خدمت بوسید و بہ ادب بنشست و تمامی ماجرا عرض نمود۔ حضرت شیخ کاکو فرمودند۔ کہ من ضعیفم طاقتِ مقال ندارم پیشِ بندگی قطب العالم شیخ چوہڑ عظمہ اللہ تعالےٰ بروید و ازیں ماجرا خبر دہید۔ زیراکہ ولایتِ ملکِ پنجاب بہ او تعلق دارد کہ قطبِ زمان است و از فرقۂ عارفاں است ایں اشکال حل خواہد کرد بلکہ جانِ خود را در سبیلِ محمدی فدا خواہد کرد۔

وزیر بحضورِ قطب العالم رح

وزیر از خدمتِ شیخ کاکو رح رخصت شدہ بخدمت حضرت بندگی قطب العالم عظمہ اللہ تعالےٰ آمد پیش ازآنکہ وزیر عرض نماید ایشاں فرمودند کہ فردا بعزمِ تقدیم فیصل دادن ایں دقیقہ سوئے انجمن شاہ قدم پیمودہ و ایں اشکال حل نمودہ

نوٹ صفحہ ۹۔ ؎ شیخ کاکو رح شیخ نور العین بن شیخ علاؤ الدین المشہور علاؤ الحق بنگالی (متوفی ۸۰۰ھ) کے خلفاء میں سے تھے۔ آپ نے شیخ پیر محمد چشتی لاہوری سے بھی فیض حاصل کیا اور لاہور میں علم مشیخت بلند فرمایا۔ ۸۰۰ھ میں واصل بحق ہو کر حضرت عبد الجلیل رح کی خانقاہ سے شمال کی طرف تقریباً ½ میل کی مسافت پر دفن ہوئے۔ سکھوں کے ہاتھوں ان کے مزار اور ملحقہ مسجد کی بربادی کا حال میں تاریخ جلیلہ کے صفحہ ۱۱۳ میں لکھ چکا ہوں۔ آپ کے مذکورہ بالا مرشد اور انکے والد کے مزار بحسب بیان شہزادہ محمد اختر مرزا محبت شاہ جو میرے ہاں ۳ نومبر ۱۹۴۲ء کو تشریف لائے (بن شہزادہ احمد اختر بن شہزادہ دار ابخت بن ابو ظفر بہادر شاہ) ادینہ مسجد پنڈوہ صوبہ بنگال کے قریب تین میل

وراہب را از سلکِ بیگانگاں کشودہ دینِ خود را افزودہ خواہد شد۔ وزیر از حضرت بندگی قطب العالم عظمہ اللہ تعالےٰ رخصت شدہ بخدمتِ شاہ آمد و از کلماتِ مذکور اطلاع داد۔

داخلِ حلقۂ اسلام شدنِ راہب و سلہریاں

علی الصباح شاہ بہ تمامی انجمن بیاراست وہر یک معتمدانِ عصر را خواست۔ چوں حضرت بندگی قطب العالم عظمہ اللہ تعالےٰ از انجمن درون آمد۔ دوازدہ راہب[1] بیروں آمد۔ بعدہٗ شیخ از ہر دلیل سخن راند۔ چنانچہ راہب را ہیچ تحمل نماند۔ آخر الامر راہب گفت۔ بسخنِ ظاہر رہ نمی برم بلکہ جو نمی خورم۔ آنچہ از علم باطن داری بیار۔ حضرت بندگی قطب العالم عظمہ اللہ تعالےٰ و راہب در مراقبہ شدند۔ راہب گفت یا شیخ بیا تماشائے ارض وما فیہا کردہ می شود۔ بندگی قطب العالم عظمہ اللہ تعالےٰ قبول کرد۔ چوں ایں مطلب بحصول انجامید حضرت بندگی قطب العالم عظمہ اللہ تعالےٰ راہب را فرمودہ بیا تماشائے مشاہدہ فی اسماء وعالم لاہوت دیدہ شود۔ راہب ایں سخن اجابت نمود۔ چوں بدروازہ جنت الماوی رسیدند کہ پیش از ان عالم لامکان است و تجلیات جمالِ دیّان است۔ دم زدن را محل نیست فہم من فہم راہب

---

[1] اِس راہب کا نام پیر فرح بخش[رح] نے اذکارِ قلندری میں اجی پال اور پیر نبی بخش نے نسب نامہ میں ہری ناتھ دیا ہے۔ اور بتایا ہے کہ اس وقت جموں میں راجہ سہن پال کی حکومت تھی۔ ملاحظہ ہو صفحہ ۳۴۹۔ تاریخ جلیلیہ جس میں قوم سلہریہ کا شجرہ دیا ہے۔

بازماند وگفت پیش ازیں مقامے است کہ دیدہ بینایاں بندد بلکہ اگر جبرائیل ؑ آید بسوزد۔ مجال ویارائے من نیست کہ قدم پیش نہم۔ حضرت بندگی قطب العالم عظمہ اللہ تعالےٰ فرمود کہ اگر کلمۂ شہادت برزبان رانی۔ ترا بایں مقام معزز و مشرف گردانم۔ راہب درحال کلمۂ شہادت بزبانِ فصیح خواند و خودرا درسلکِ اسلام کشید۔ الحمدللہ علےٰ ذالک۔

چوں سراز مراقبہ برآوردند۔ راہب بہ معتقدانِ خود گفت کہ یاران من بدولتِ اسلام مشرف شدہ ام۔ اگر کسیے بمن اتحادے دارد۔ از ظلمتِ کفر بنورِ اسلام منور شود۔ بعضے مسلمان شدند و جمعے مجبور ماندند۔ حضرت بندگی قطب العالم عظمہ اللہ تعالےٰ نام آں راہب شیخ برہان نہادند و بہ شغل مشغول کردند و روضۂ مقدسہ منورۂ او درقصبۂ کالو واہن[۱] معروف است۔ بعدہٗ حضرت ایشاں ازانجمنِ شاہ بجانب خانقاہ رواں شدند۔ ہنوز نصف راہ قطع نہ کردہ بودند کہ گروہِ مشرکاں بعرف سلہریاں دراں سبیل آمدند و بجانب حضرت قطب العالم رح بچشمِ حقارت دیدند و گفتند کہ ہمیں فقیر راہب مارا بہ فسونے مسلمان کردہ است۔ ہمدراں محل نظر حضرت ایشان بر آں کافراں افتاد۔ ہماں حین جملہ گروہِ بیگانگاں کلمہ گویاں پیش آمدند و از سلکِ یگانگاں شدند۔

خانہ آبادی بہ بادشاہ زادی

بعدِ ایں تذکرہ سلطان السلاطین سلطان بہلول لودی انار اللہ برہانہٗ برائے

[۱] افسوس یہ قصبہ پنجاب کی تقسیم میں تحصیل گورداسپور کے پاکستان سے کٹ جانے کی وجہ سے ہندوستانی حکومت میں منتقل ہوگیا۔

ایشاں دختر خود بزنی داد و ازاں سلطان زادی ایشاں را فرزند تولد شد۔ نام او شیخ ابو الفتح نہادند و او چناں مردے شد کہ اکثر بر روئے دریا مانند باد برگزشتے۔

تائب و مُرید شدنِ شیخ احمد سندھی

بندگی قطب العالم عظمہ اللہ تعالے از سیر کوہستان کانگرہ می آمدند ناگاہ بدیہہ جلو را براہیم رسیدند و در خانۂ افغانے سکونت گرفتند۔ دراں دیہہ مذکور یک شیخ احمد نام سندھی قزاقے بستہ بود شیر شبیۂ خود ہر کس برائے فقیران خانقاہ او ببرد۔ دیہہ کس می بردند۔ ہر کہ اِبا می ورزیدے باو زیان می رسیدے واز ستوران او بجائے شیر خون ظاہر شدے و دراں شب آں صاحب خانہ تمامی شیر بہ فقرایانِ حضرت بندگی قطب العالم عظمہ اللہ تعالے رسانید و یکے از خادمانِ شیخ احمد رفتہ پیش او ظاہر کرد کہ فلاں افغان خلافِ عادت نمودہ تمامی شیرِ خانۂ خود را کہ برائے خادمانِ خانقاہ شما می رسید او بفقیرے مسافرے رسانید۔ پس خلافِ بیان ورزید۔ شیخ احمد خشم شدہ فرمود کہ برو آں فقیر را طلبیدہ بیار۔ چوں خادم او پیشِ حضرت بندگی قطب العالم عظمہ اللہ تعالے آمدہ ساکن ماند بعد از دیرے او دیگرے فرستاد۔ چوں او ہم پیشِ ایشاں رسید احوالش چناں گردید۔ آخر الامر شیخ احمد تاب نکشیدہ خود را رسانید۔ چوں حضرت بندگی قطب العالم عظمہ اللہ تعالے را دید۔ گفت تیرے زنم کہ جانت برآید۔ حضرت بندگی قطب العالم عظمہ اللہ تعالے فرمود کہ آں تیر را برایمانت زدیم کہ ترا بے ایمان میراند۔

بعد ازیں ذکر شیخ احمد رفتہ در حجرۂ خود مشغول گشت۔ ساعتے نگزشتہ بود

کہ صورت خواجۂ کونین احمد مجتبیٰ محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم ظاہر گشت و اورا گفت کہ ایمانے تو سلب می شود۔ برو فرزندم چوہر کر را رضا مند سازنا بے ایمان نہ میری۔ ہمدراں حین شیخ احمد پیش حضرت بندگی قطب العالم عظمہ اللہ تعالےٰ آمدہ بر پا افتاد کہ یا شیخ گناہم ببخشا مرز۔ ایشاں اورا ازاں فعل مذموم تائب کردہ از سلک مریداں کردند۔

بیعتِ مولفِ تذکرۂ قطبیہ

و نیز سبب مشرف شدنِ ایں داعی کافۂ اہل اسلام بہ بیعتِ آں.... سلطان الاولیاء قطب العالم اینست کہ روزے در خدمتِ آں یگانۂ روزگار شیخ لدہا کنبوہ و شیخ مولہ نجار و شیخ جلال گوجر وغیرہ اکابراں حاضر بودند کہ ایں داعیِ کافۂ اہل اسلام را دولتِ پابوس میسر گشت۔ لختے سخن در کشف و کرامات افتاد۔ سندانے افتادہ بود۔ حضرت بندگی قطب العالم عظمہ اللہ تعالےٰ انگشتِ مبارک دراں کردند۔ آہن مانند موم گشت۔ بعدہٗ فرمود کہ چیزے در عقل نہ گنجد آں را کرامت می گویند و لہٰذا ایں سہل است۔ اما در دلِ ایں داعی گزشت کہ در قواعد اہلِ نجوم در سال ساعتے چناں ہم می آید کہ در و چند پل آہن مانندِ موم می شود۔ و اما ایں چوب خشکے کہ بدست دارم اگر از نظر تصرفِ ایشاں وجبے دراز شود۔ بخدمتِ ایشاں بیعت آرم۔ حضرت بندگی قطب العالم عظمہ اللہ تعالےٰ تبسم نمودہ فرمودند آں قادرے کہ از قدرتِ او مردہ زندہ می شود دور نیست کہ ایں چوبِ خشک ہم از قدرتِ او دراز شود۔ ہمدراں لحظہ آں چوب چند وجب دراز گشت۔ بعدہٗ

ایں داعی ارادت آورد۔ مارا دست بیعت نمودہ بخلافتِ ظاہری و باطنی مشرف کردند۔

تادیب بمرید خود

شیخ المشائخ شیخ مولہ نجار بخدمتِ آں یگانۂ روزگار مرید گشت و در لیل و نہار بخدمتِ آں نیکو کار بسر می برد۔ آخر الامر بعد از چند مدت اورا بخرقۂ خلافت سرافراز نمودہ بجانبِ دیہے بنام بزرگ تیڑہ[1] کہ در جوارِ شہر بٹالہ نوراست وداع نمودند۔ وحضرت شیخ مولہ بیشتر از بیعت بیک مونثہ تعشقے داشت۔ چوں ایشاں بدیہہ تیڑہ رسیدند۔ آں مونثہ برسم قدیم خود پیشِ شیخ مذکور آمد۔ ایشاں راہوا غالب گشت۔ دستِ خواہش باو دراز کردند۔ ہمدراں حین تپ لرزہ بر شیخ ورود نمود۔ در بے قراری آزار ایشاں را نوم ربود۔ در خواب حضرت بندگی قطب العالم عظمہ اللہ تعالےٰ عصا بر دستِ شیخ مولہ زدند۔ چوں شیخ بیدار گشت۔ اورا دردے از ہموں جا برخاست و اماس از حد درگذشت۔ ہرچند مداوا کردند علاج پذیر نبود۔ شیخ

---

[1] موضع تیڑہ بزرگ وخُرد تحصیل اجنالہ ضلع امرتسر میں واقع تھے اور وہاں کے باشندے اولاد قطب العالم رح کے حلقۂ ارادت میں چلے آتے تھے۔ مگر افسوس ۱۹۴۷ء میں ضلع امرتسر پاکستان میں شامل نہ ہوا اور مریدوں کے تمام مواضع جو اس ضلع میں تھے چھن گئے اور اسلامی آبادی قتل اور بے خانماں ہو گئی۔

مولہ رحمۃ اللہ علیہ حیران شدہ رجوع بحضرت بندگی قطب عالم عظمہ اللہ تعالےٰ آورد۔ حضرت شیخ رحؒ اورا در باطن فرمود کہ دستِ بیعت بفقیران خدا شدن وبحز قوۂ خلافت مشرف گشتن و بازہ بفعلِ مذمومات خود را ملوث کردن۔ کارِ خردمنداں نیست۔ حضرت شیخ مولہ رحؒ ہماں زمان ازاں دیہہ نقلِ منزل نمودہ بخدمت حضرت بندگی قطب العالم عظمہ اللہ تعالیٰ آمدہ باز تادیب (تائب؟) گشت۔

فیض یابی شیخ یونس کسیرہ رحؒ

شیخ المشائخ علماءِ زمانہ (علامۂ زمانہ؟) شیخ یونس کثیرہ (کسیرہ؟) رحمۃ اللہ رجوع بحضرت خواجۂ کونین احمد محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کردہ کہ پیشِ ہر عزیزیکہ نصیب من باشد بحکم آں مہترِ عالم علیہ السلام باو بیعت نمودہ شود و در خواب دستِ اورا حضرت خواجۂ عالم احمد محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم گرفتہ فرمودند کہ فرزندم چوہڑ را بطلبید کہ ایں را تربیت نماید۔ چوں شیخ رحؒ حاضر گشت باو سپردند۔ بعدہٗ شیخ یونس بیدار گشت معہ فرزنداں از قصبہ دیپال پور بجانب شہر لہانور نقل منزل نمودہ بہائے مشرف شدن بخدمت بندگی قطب العالم عظمہ اللہ تعالےٰ آمدہ بر دروازۂ خانقاہ بایستاد وپیشِ بندگی قطب العالم عظمہ اللہ تعالےٰ ایں داعی و شیخ مولا و دیگر عزیزاں نیز حاضر بودند۔ بعد ازاں محل بندگی ایشاں فرمودند کہ یکے از برودکہ بر درِ خانقاہ شیخ یونس ایستادہ است طلبیدہ بیارد۔ زیرآنکہ اورا حضرت

خواجۂ عالم علیہ السلام باین فقیر سپردہ است شیخ مولہ رحمۃ اللہ علیہ برنہاست و شیخ یونس را ہمراہ خود گرفتہ بخدمت ایشاں آوردند۔ بندگی قطب العالم عظمہ اللہ تعالیٰ اورا دست بیعت نمود، بخرقہ خلافت مشرف کردہ بدیہہ شہاب الدین منّی (منج ؟ [1]) کہ در جوارِ شہر لہانوز است رخصت فرمودہ۔ شیخ یونس رفتہ دراں دیہہ سکونت گرفت و اکثر گاہ گاہے بندگی قطب العالم عظمہ اللہ تعالیٰ دراں دیہہ پیش شیخ یونس تشریف می بردند و مزارِ ایشاں نیز دراں جا مشہور است۔

باشارۂ شیخ شہاب الدینؒ شیخ مٹھہ سیاہ پوش از بغداد آمدہ مستفیض شد

یکے از اولادِ ایں عصر شیخ ہمتہ (مٹھہ ؟) سیاہ پوش بعد از طوافِ کعبہ بشہر بغداد آمدہ در روضۂ منورہ مقدسہ حضرت شیخ الشیوخ العالم شہاب الملۃ والشرع والدین مشغول گشت۔ حضرت شیخ الشیوخ اورا فرمودند در باطن کہ برو در شہر لہانور پیش شیخ چوہڑ بقیہ نصیب خود بگیر۔ چوں اوز

---

[1] موضع منج بھی تحصیل اجنالہ ضلع امرتسر میں واقع تھا۔ یہاں کے مالک زبردست راجپوت اور ہمارے مرید چلے آتے تھے۔ جو تقسیم پنجاب پر ضلع شیخوپورہ میں آکر آباد ہو گئے اور پانچسو سال سے بھی زیادہ عرصہ بعد اپنے آبائی وطن کو چھوڑا۔

شد۔ شیخ مٹھہ سیاہ پوش بجانب شہر لہانور راہی شد۔ چوں بحضرت بندگی قطب العالم عظمہ اللہ تعالےٰ رسید دست بیعت شد۔ اور ایشاں یک اربعین فرمودند۔ بعد از سیوم روز در نیم شب بندگی قطب العالم عظمہ اللہ تعالےٰ شیخ مٹھہ را از خلوت طلبیدند۔ چوں شیخ مٹھہ بخدمت ایشاں آمد حضرت بندگی قطب العالم عظمہ اللہ تعالےٰ فرمودند کہ فرزندم مٹھہ چہ دیدی۔ او عرض کرد۔ کہ با شیخ درہمیں حجرہ مشاہدہ کردم، برہمیں مسندے عزیزے را نشستہ دیدم و درخدمت آں شمارا باادب معائنہ کردم و شنیدم کہ روئے بشما کردہ آں بزرگ فرمود کہ فرزندم چوہڑ از یں خرقہا باب خرقہ برائے مٹھہ بدہ کہ کار ایں تمام شد۔ حضرت بندگی قطب العالم فرمود کہ اے مٹھہ آں عزیز حضرت خواجۂ کونین احمد محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وآلہ وسلم بود کہ ترا خرقہ عطا فرمود۔ بگیر ایں خرقہ کار تو تمام شد و مزار شیخ مٹھہ سیاہ پوش در جوار شہر لہانور است بکنارۂ دریا راوی مشہور است۔

بتاکید شیخ رکن الدین ملتانی ارادت سید ابو الخیر رح

سید ابو الخیر بہ نیت دست بیعت شدن بطرف شہر ملتان پیش سجادۂ غوث العالمین بہاؤ الملۃ والدین شیخ کبیر ابو محمد زکریا رحمۃ اللہ تعالےٰ راہی گشت۔ چوں یک منزل نقل کرد۔ او را درخواب قطب العالم الکونین رکن الملۃ والشرع والدین شیخ ابو الفتح فیض اللہ فرمود کہ باز گرد نصیب تو پیش فرزندم شیخ چوہڑ است۔ ایں عرض نمود کہ یا پیر دستگیر ارادۂ من

پیش سجادۂ غوث العالم است۔ حضرت شیخ رکن الدین گُرزے درمیان دو پہلوے
او زد۔ چوں سید ابوالخیر بیدار گشت و درمیان دو پہلوئے او درد برخاست
آخرالامر توجہ بحضرت بندگی شیخ چوہڑ عظمہ اللہ تعالےٰ نمودہ بجانب شہر لہاور
راہی شد۔ چوں بخانقاہ ایشاں در حجرہ مشغول بودند شیخ مولہ بد را طلبیدہ
فرمودند کہ بر دست سید ابوالخیر رحمہ بیرون استادہ است او را طلبیدہ بیار کہ
سفارشش رکن الملۃ والشرع والدین شیخ ابوالفتح فیض اللہ آوردہ است۔
چوں شیخ مولہ بیرون رفت۔ دید کہ سید ابوالخیر را استادہ۔ اورا طلبیدہ
پیش ایشاں آورد۔ وعرض نمود کہ یا شیخ آں حضرت کہ بزبان مبارک راندند۔
کہ سید ابوالخیر سفارشش شیخ رکن الدین ابوالفتح فیض اللہ آوردہ است ایں
فقیر را روشن نمی شود۔ حضرت بندگی قطب العالم عظمہ اللہ تعالےٰ تبسم نمودہ
فرمودند کہ تمامی ماجرا سید ابوالخیر خود بیان خواہد کرد ولیکن کہ درد دو پہلوئے
ایں عزیز است۔ من می نمائم۔ آخرالامر سید ابوالخیر تمامی ماجرا بیان نمود و
وبخدمت حضرت بندگی قطب العالم عظمہ اللہ تعالےٰ دست بیعت شد مرید
گشت و در موضع شیخ ڈھیر چیندراد کہ قریب شہر لہاور است سکونت گرفت

استغاثۂ شیخ خیرالدین کھچی فرستادۂ شیخ جلال الدین پانی پتی

شیخ خیرالدین عرف کھچی رحمۃ اللہ تعالےٰ دشعلۂ محبت ازدل برخاست
تمامی خان و مان را در راہ دوست نثار نمود وخود را بہ آتش تفرید بیار است
یعنی از خودی خود برخاست۔ آخرالامر بخدمت قدوۃ الواصلین حضرت شیخ

جلال الدین[۱] پانی پتی بہ نیتِ دست بیعت شدن رفت۔ حضرت شیخ جلال[رح] فرمود کہ نصیبِ تو پیش من نیست۔ برو راہِ خود بگیر۔ شیخ خیرالدین عرض نمود کہ یا شیخ الاسلام طبیبے کہ اثرِ زحمت از نبض می یابد مقرر است کہ دارو ئے آں زحمت ہم دانستہ باشد۔ چوں حضرت ایشاں فرمودند کہ نصیبِ تو پیشِ من نیست۔ پس بفرمائید کہ نصیبِ خود از کدام عزیز بگیرم۔ ایشاں در مراقبہ شدند۔ چوں سر از مراقبہ برداشتند فرمودند کہ برو پیش شیخ المشائخ شیخ چوہڑ سجادہ نشین سلطان التارکین حمید الملۃ و الشرع و الدین شیخ حاکم[رح] حارثی الہاشمی القریشی الہنکاری زیرا کہ نصیبِ تو پیش اوست۔ چوں ایں میموں خبر بسمعِ شیخ خیرالدین رسید۔ بجانب شہر لمانو نقل منزل نمودند۔ چوں بہ خانقاہِ ایشاں رسید ہنوز بخدمتِ ایشاں نرسیدہ بود کہ حضرت بندگی قطب العالم عظمہ اللہ تعالےٰ بہ شیخ جلال را کہ از طالبانِ ایشاں بود فرمودند کہ برو شیخ خیرالدین بیرونِ دروازہ استادہ است طلبیدہ بیار۔ زیرا کہ بسیار مدت است منتظر او بودم۔ کہ نصیبِ خود بگیرد۔ و بعدہٗ شیخ جلال (گوجرہ) بیرون رفتہ شیخ خیرالدین را طلبیدہ و ہمراہ گرفتہ بخدمت حضرت بندگی قطب العالم عظمہ اللہ تعالےٰ مشرف و معزز ساخت و مزارِ او

---

[۱] شیخ خیرالدین رحمۃ اللہ علیہ شیخ جلال الدین پانی پتی رحمۃ اللہ کے مزار پر حاضر ہوئے ہوں گے۔ کیونکہ وہ ۷۶۵ھ میں وفات پا چکے تھے+

در دیہہ پنڈی میر[1] شہداد در جوارِ شہر لہالوزاست۔

استفاقتِ شاہ ابوالخیر بخدمت قطب العالم

یکے از مریداں شیخ ہتہ مدار (مٹھہ مدار) رحمتہ اللہ علیہ شاہ ابوالخیر بن سید عمر حسینی رحمۃ شاہ بازِ وقت بود فاما اکثر در عالمِ سکرے بود۔ یکے از مریدانِ شیخ مٹھہ مدار عرض نمود کہ یا شیخ حیف است کہ مانندِ سید السادات شاہ ابوالخیر عزیزے اکثر در عالمِ سکر مستغرق می باشد۔ اگر ہچو مردے در عالمِ صحوے بودے۔ بسیار کسان را ازو بہرہ می رسیدے۔ حضرت بندگی شیخ مٹھہ مدار فرمودند کہ ایں را پیشِ فرزندم شیخ جوہر[2] عظمہ اللہ تعالےٰ ببرید کہ از صحبتِ او در عالمِ صحو خواہد آمد و بقیہ نصیب خود نیز ازو بگیرد۔ آخر الامر شاہ ابوالخیر رحمتہ اللہ تعالیٰ را چند عزیزاں بحکم شیخ مٹھہ بخدمت بندگی قطب العالم عظمہ اللہ تعالےٰ آوردند

---

[1] برادرم پیر حیدر علی شاہ رئیس قصبہ پنڈی شیخ موسےٰ رح نے اپنے مضمون میں جو تاریخ جلیلہ کے انگریزی حصہ سے پہلے درج ہے واضح کیا ہے کہ یہ موضع پنڈی شیخ موسےٰ کے قریب واقع تھا۔ اور شیخ خیر الدین رح کی بیٹی فاطمہ خاتون حضرت شیخ موسےٰ سے بیاہی گئی تھی۔ انہی سے ان کے چار بیٹے ہوئے۔ اور یہ کہ شیخ خیر الدین پچی اور شیخ گھمن پچی کی اولاد کے سینکڑوں گاؤں ہیں۔ جو اولاد شیخ موسےٰ رحمتہ اللہ کے حلقۂ ارادت میں ہیں۔ (نامی)

[2] ملاحظہ ہو حاشیہ ۲۲

حضرتِ ایشاں گوشِ شیخ ابوالخیر گرفتند، ہماں محل شاہ ابوالخیر بعالمِ صحو آمدند۔ و بخدمتِ ایشاں از بقیہ نصیبِ خود بہرہ ور گشتند۔ بعد از مدتے حضرت بندگی قطب العالم عظمہ اللہ تعالےٰ اور اطرافِ رسول کوٹ کہ واقع است در بار ساندر کھوکھر سکونت فرمود۔ شیخ ابوالخیر رح رفتہ در آں جا ساکن شد و بعد از صحبتِ بندگی قطب العالم عظمہ اللہ تعالےٰ احوالِ شاہ ابوالخیر آں چناں بود کہ گاہے در عالمِ سکر می رفتندے و گاہے در عالمِ صحو می آمدندے و مزار شاہ ابوالخیر رح نیز در رسول کوٹ[1] معروف است۔

بیعت کردن شیخ گھمن پچھی کہ معترض بر سماع بود

روزے شیخ خیرالدین عرف پچھی رحمۃ اللہ علیہ کہ از مریدان حضرت بندگی قطب العالم عظمہ اللہ تعالےٰ بود۔ در حجرۂ خود سرود می شنید۔ ناگاہ در آنجا گذر شیخ گھمن عرف پچھی رحمۃ اللہ تعالےٰ افتاد و او مرد بسیار پرہیزگار و متشرع بود۔ چوں ازیں فعل کہ مذموم شریعت است۔ دید از خشم بر خود پیچید و بر شیخ خیرالدین بسیار زجر و احتساب نمود وگفت کہ ہر گاہ غنا و لہو را خدا و رسول حرام کردہ باشد شما چرا آں بدعت را بر خود لازم داشتہ اید۔ شاید مرشد تو ترا چنیں تلقین کردہ است کہ مذموماتِ شریعت را پیش گیری۔ و حضرت بندگی قطب العالم عظمہ اللہ تعالےٰ را بہ بے ادبی یاد کرد۔ بعد ازیں تذکرہ شیخ گھمن در خانہ خود رفتہ بہ شغلے مشغول گشت اما ہر چند عبادت می کرد۔ حلاوت و لذت نمی یافت و از شہود محجوب ماند۔ بعد از چند روز ایں احوال خود پیشِ عزیزے عرض نمود۔ آں بزرگ بعد از

---

[1] حاشیہ بر ص ۲۳

تا مل بشیخ گھمن گفت کہ بروپیش خیر الدین و گناہ خود بیامرزاں کہ ترا این مضرت ازہموں جا رسیدہ است۔ بعدہ شیخ گھمن پیش خیر الدین رحمۃ اللہ تعالےٰ آمد و معذرت بسیار کرد و گفت ازاں روزے کہ بشما بے ادبی کردہ ام۔ ہیچ حلاوتے در خود نمی بینم۔ شیخ خیر الدین فرمود کہ زاں تکلمات ناہموارۂ تو شاید حضرت بندگی قطب العالم عظمہ اللہ تعالےٰ را غیرت رسیدہ باشد۔ زیراکہ براحوال نیک و بد کہ بر طالب در ود می نماید۔ مرشد کامل ناظر و مددی باشد۔ وگرنہ از من ہیچ غیرتے در وجود نیامدہ است۔ بعدہ شیخ گھمن را شیخ خیر الدین بخدمت بندگی قطب العالم عظمہ اللہ تعالےٰ آورد۔ چون نظر مبارک ایشاں بر شیخ گھمن افتاد۔ تبسم کردہ فرمودند کہ طریق فقیر صلح۔ پس ... او یگانگی جنگ نباید بعدہ شیخ گھمن[1] بخدمت ایشاں بدست بیعت مشرف و معزز گشت واو نیز متصل مزار شیخ خیر الدین[2] رح آسودہ است۔

نوٹ صفحہ ۲۱:۔ [1] خزینۃ الاصفیا میں اس نام (شیخ منٹھ) کے ایک بزرگ کا ذکر صفحہ ۲۴۴ میں ہے کہ انکو خواجہ معین الدین اجمیری سے بیعت روحانی حاصل تھی۔ ۶۳۰ھ میں فوت ہوکر کاکرون میں دفن ہوئے۔ ۲۲ [1] وصول کوٹ کے کھنڈرات کے قریب ایک قصبہ شاہ کوٹ (متصل سانگلہ) آباد ہے۔ مفصل حالات معہ ذکر شاہ ابوالخیر، تاریخ جلیلہ کے صفحہ ۲۴۳ تا ۲۳۳ میں درج ہے۔ ۲۳ [1] تحصیل چالہ میں اسی نام پر موسوم ایک موضع (گھمن خورد) تاریخ جلیلہ کے صفحہ ۲۴۸ پر درج ہے گو کہ مریدان قطب العالم رح ہے۔ [2] یہ مزار اسی قبرستان میں ہے۔

سقوط نقابہائے ظلمت از قلب سید علم الدین رح

روزے بندگی قطب العالم عظمہ اللہ تعالے در راہ می رفتند ناگاہ گِل پلید بر جامہ مبارک ایشاں افتاد۔ سید علم الدین رح یکے از مریدان ایشاں بود ہمراہ داشتند۔ او زود جامہ را شوئیدہ آورد۔ دراں محل حضرت بندگی قطب العالم رح را وقت خوش بود۔ بر زبانِ مبارک راندند کہ تو نجاست ظاہری را کہ بجامۂ من چسپیدہ بود دور کردی۔ من از حق خواستہ نقابہائے ظلمت ترا از قلب تو ساقط کردم و قمیدم الله تعالے او را یکے از واصلان کرد۔ چنانچہ مزار او در قصبۂ جنڈیالہ کلساں کہ در جوار شہر بہالور است داست)

حلِ اشکالِ شیخ موسیٰ آہنگر رح و عطائے زمین باو

حضرت شیخ موسےٰ آہنگر رح در مبداءِ حال مشرف بخدمت شیخ الاولیاء شیخ

بقیہ نوٹ صـ۲۳ :۔ جوپنڈی شیخ موسیٰ (ضلع لائلپور) سے جنوب مغرب کی طرف تین میل کے فاصلہ پر واقع ہے۔

ـ یہ قصبہ ہمارے موضع رتہ پیراں سے دو میل جانب مشرق ہے۔ اس کے باہر پرانا مزار ہے۔ جہاں میلہ بھی ہوتا ہے۔ مگر کسی کو صاحب مزار کا صحیح نام معلوم نہیں۔

شہر اللہ بن شیخ یوسف سجادہ نشین حضرت غوث العالم بہاء الملۃ والشرع والدین
شیخ کبیر ابو محمد زکریا قریشی الاسدی الملتانی رح بود۔ چوں ایشاں رخت رحلت
بر بستند ہمدراں محل شیخ موسے آہنگر عرض نمود کہ با شیخ چند دقائق حقائق
بخدمت آں عالیجناب حل نہ کردہ شدہ است۔ درباب ایں کمینہ چہ حکم؟ حضرت
شیخ شہر اللہ علیہ الرحمۃ والغفران فرمود کہ ایں بقیہ اشکال بخدمت اودرم حل
بندگی قطب العالم شیخ جوہر عظمہ اللہ تعالیٰ خواہد نمود۔ بحکم حضرت شیخ
شہر اللہ علیہ الرحمۃ والغفران شیخ موسیٰ آہنگر رح از ملتان بجانب لنانوز نقل منزل نمود
چوں در خانقاہ حضرت بندگی قطب العالم عظمہ اللہ تعالیٰ رسید۔ ایشاں
در حجرہ بودند و شیخ موسے آہنگر ہنوز در خدمت ایشاں نہ رسیدہ بود کہ بہ خادمے
فرمودند کہ شیخ موسے را طلبیدہ بیار کہ من منتظر او بودم کہ بقیہ نصیب خود بگیرد
آں خادم چوں بیروں رفت تجسس نمود کہ ہیچ موسے نام فقیرے کجا آمدہ است
شیخ موسے آوازے داد کہ من حاضرم۔ آں شخص موسے را بخدمت بندگی قطب العالم
عظمہ اللہ تعالیٰ آورد۔ آخر الامر شیخ موسے رح بخدمت ایشاں چند مدت
قیام نمود۔ از بقیہ نصیب خود بہرہ ور بود۔ بعد از فراغ صحبت بندگی قطب العالم
عظمہ اللہ تعالیٰ اورا دو بیگہ زمین در جوار خود عنایت فرمود[1]۔ شیخ موسیٰ در ہمانجا

---

[1] اسی عنایت فرمودہ۔ زمین میں شیخ موسے کا عظیم الشان روضہ ہے۔ جو خانقاہ جلیلہ کی جنوبی طرف ہے۔ مصنف (دابا بکر رح) نے شیخ موصوف کے مدفن کا ذکر نہیں کیا۔ کیونکہ وہ آپکی سکونت آگرہ کے دوران میں یا آپکی وفات کے بعد ۹۶۲ھ میں فوت ہوئے تھے۔ (تاریخ جلیلہ صفحہ ۳۲۱)

سکونت نمود۔

اسرارِ فقیر بدل تواں فہمید

شیخ المشائخ شیخ الٰی راؤ و شیخ الاولیاء شیخ چوہڑ جھمپٹ بخدمت حضرت شیخ العارفین بندگی شیخ ابراہیم لار رحمۃ اللہ تعالےٰ تحصیلِ علم ظاہری می کردند روزے شیخ مظفر و شیخ چوہڑ بخدمت شیخ ابراہیم لار عرضداشت نمود کہ یا شیخ چوں از خدمتِ شیخ بدولتِ علمِ ظاہری مشرف گشتہ ام بہتر است کہ بدولتِ علمِ باطنی نیز مشرف گردیم۔ یعنی در خدمتِ شیخ بیعت آریم۔ حضرت شیخ ابراہیم بعد از تاملِ بسیار برزبان راندند کہ فرزندم مظفر و چوہڑ نصیب شما پیشِ بندگی شیخ چوہڑ سجادۂ سلطان التارکین حمید الدین حاکمؒ است۔ بکمہ ازاں میاں عرضداشت کرد یا شیخ روزے آنحضرت فرمودہ بودند کہ حیف است کہ بندگی قطب العالم شیخ چوہڑ سجادۂ سلطان التارکین رحہ باشد و در عہدِ خود قطب زماں باشد و سرود کہ مذموم شریعت است روا دارد و بشنود۔ بندگی شیخ ابراہیم فرمود کہ اسرارِ فقیر بدل تواں فہمیدہ در زبان نمی گنجد۔ آ! برائے تسلی خود چوں در خدمتِ شیخ دستِ بیعت آید از ایشاں ایں فقیر ہمیں سوال خواہند پرسید؟ آخر الامر چوں شیخ مظفر الٰی راؤ و شیخ چوہڑ جھمپٹ بخدمت حضرت بندگی قطب العالمؒ رسیدند۔ حضرت شیخ تبسم نمودہ فرمودند کہ عزیزاں! منتظر بودیم بیائید و از نصیبِ خود بہرہ را یابید و پیش از پرسیدنِ ایشاں جوابِ آں سوال در ہمیں رباعی ادا نمودند

تا بُت کدہ و منارہ دیر الٰی نشود احوالِ قلندری بساماں نشود

نا جنت و نار را نہ فہد یکساں — یک بندۂ حق بحق مسلماں نشود

و مزار شیخ اتی راؤ بر کنارۂ دریا و یاہ کہ در جوار شہر لہا نور است بسیار مشہور است و شیخ چوہیہ متصل لہا نور آسودہ اند۔[1]

نزولِ بلا بروزگارِ مشرکاں بایذا رسانی شیخ جلال گوجر رح

شیخ جلال گوجر رح در خدمتِ آں یگانۂ روزگار لیل و نہار بسر می برد۔ روزے شیخ جلال از خدمت بندگی قطب العالم عظمہ اللہ تعالےٰ رخصت شدہ بجانب دہیہ ہانڈو گوجر کہ بنامِ ہدرا و بود گزر فرمود۔ آنجا شخصے زانکہ پسرے فوت شدہ بود۔ چنانچہ رسمِ ہندواں است بادف زنہائے اوشاں نوحہ می کردند۔ چوں شیخ جلال ایں بدعتِ ناپسندیدہ را مشاہدہ نمود۔ بیک فقیرے کہ ہمراہ داشت او را فرمود کہ ایں دف را پارہ کن۔ چوں آں فقیر حسب الحکم آں دف را پارہ کرد و ازیں واقعہ مخالفاں واقف گشتند۔ شیخ جلال را ایذا رسانیدند۔ چوں شیخ جلال بہ خدمت بندگی قطب العالم عظمہ اللہ تعالےٰ (رسید) ایشاں بدیدہ ہائے باطنی دریافتند و فرمودند کہ فرزندم جلال! از خدائے تعالےٰ خواستہ بروزگارِ آں مشرکاں بلائے نازل کنانیدہ شد۔ ہمدراں محل بقدرتِ خدائے عز و جل ہر مستورے کہ دراں دہیہ و ہر جانورے کہ نشستہ و ایستادہ بود بجائے خود شل شدہ ماند و نمی توانست برخاست یا قدم زد۔ لاجرم لاچار جمیع ہندواں بر شیخ جلال آمدند و تمامی ماجرا بیان نمودہ۔ بہ الحاح و زاری پیش آمدند و عرض

---

[1] افسوس اِن ہر دو بزرگوں کے مزارات کا پتہ نہیں لگ سکا۔

نمودند کہ تو بہ قرب خدائے تعالےٰ رسیدہ و از ناداننستگی از ما فعل ایں ناپسندیدہ
در حقِ تو بظہور آمدہ است۔ برائے (؟) عنہ اللہ (از) گناہانِ ما در گزر۔ شیخ
جلال فرمود (شیخ جلال فرمودم) کہ ایں غیرت در بابِ شما از حضرت پیر دستگیر بندگی
قطب العالم عظمہ اللہ تعالےٰ صادر گشتہ است۔ خدائے تعالےٰ گواہ کہ از من
ہیچ غیرتے بوقوع نیامدہ است۔ اما ما دانم کہ ایں گناہِ شما حضرت بندگی
قطب العالم عظمہ اللہ تعالےٰ در نہ گزرد (از) ہیچکس علاجِ شما نمی تواند بود ——
آخر الامر آں جماعہ عرض نمود کہ از برائے خدائے تعالےٰ بوسیلۂ خود ما را پیشِ
بندگی قطب العالم عظمہ اللہ تعالےٰ بُردہ گناہِ مایاں را بہ عفو مبدل گرداں و
ازیں عذاب خلاص کناں۔ بعدہٗ شیخ جلال پیش آں خلاصۃ اولیا رفتہ التماس
نمود کہ یا شیخ گناہ ازیں ناہمواران معاف نمایند۔ ایشاں برائے خاطرِ شیخ جلال
از گناہانِ بے دیناں در گذشتند و بر زبانِ مبارک راندند کہ بر و نعلینِ خود
بہ آں مشرکاں بدہ۔ ہر ستور سکہ خواہد رسید او نجات خواہد یافت ۔ آں
مشرکان ہمچناں کردند۔ ہمہ جانوراں نجات یافتند۔ بعدہٗ چوں وقت شیر
دوشیدن برسید۔ بجائے شیر خون را یافتند۔ من بعد باز آں جملہ خون را بہ نظر
مطہرہ آوردند چوں نظر مبارک ایشاں بہ آں خون افتاد۔ جملگی خون شیر مصفّا
گشت۔

بیک ساعت زیبت اللہ بلاہور

حضرت بندگی قطب العالم عظمہ اللہ تعالےٰ یکے عاجزہ داشتند۔ آں تاج
المستورات را حوالہ[1] او در خود شیخ الاولیاء شیخ حامد نمودہ نقل منزل کعبہ شریفہ

---

[1] بر صفحہ ۲۹

کردند۔ آخر الامر مدتے در انجا سکونت گرفتند وچند حج نمودند ودر شہر مکہ درس حدیثات نبوی می فرمودند۔ آخر الامر عید اضحیٰ آمد۔ دراں روز اکثر مردمان ودختراں وزنان شہر لباس وجامہائے زنگار رنگ کردہ بخدمت آں تاج المستورات آمدند واورا ہیچ جامۂ رنگیں نبود۔ تمام سر پا (سر و پا) سفید داشت۔ یکے ازاں دختراں گفت یا بی بی شما ہیچ جامہ رنگیں ونقریہ نپوشیدہ اید۔ آں رابعۂ زمانہ چشم پُر آب کردہ فرمودند۔ کہ مادرم رحلت نمودہ است وپدرم در سفر است۔ مادریں روز جامۂ رنگیں از کہ طلبیم۔ بر محلے کہ ایں سخن از زبان بی بی صادر گشت ہماں لحظہ بندگی قطب العالم عظمہ اللہ تعالےٰ را در دل رقتے پدید گشت۔ در مسجدے کہ قریب بیت اللہ است درس

(۹) لہ شیخ حامد بن ابو الفتح کے متعلق جو حضرت قطب العالم کے چچا تھے۔ شیخ مشہر اللہ لانگاہ تذکرہ حمیدیہ میں رقمطراز ہیں :- "ونیز از فرزند سلطان التارکین مخدوم شیخ حاکم شیخ المشائخ شیخ حامد سر مست عاشقِ دہر بود۔ می آرند کہ بادشاہِ زمانہ سلطان حسین لانگاہ قلعہ ملک ماچھی کھوکھر سنگی را قبل کردہ بود وملک ماچھی دست نمی آمد۔ آخر الامر سلطان حسین بخدمتِ شیخ حامد عرض نمود کہ یا شیخ ملک ماچھی از مرید (ان) خاندان حضرت است۔ اگر بفرمودۂ شما بمن آمدہ ملاقی شود بہتر است شیخ حامد ملک ماچھی را گفتہ فرستادند کہ اگر بر عہدِ من بہ سلطان حسین لانگاہ آمدہ ملاقی شوی بہتر است او قبول نہ کرد۔ حضرت شیخ حامد سر مست برزبان مبارک راندند کہ اگر تو نی آئی قلعہ تو خواہد آمد۔ ہمدراں محل از قدرت عزوجل آں قلعہ بیفتاد و لشکر سلطان حسین لانگاہ حملہ کرد وملک ماچھی شہید گشت۔"

ے گفت۔ ازیں جابر خاستہ فرمود۔ کہ یَا جَامِعُ الْمُتَفَرِّقِیْن
و از نظر شاگرداں غائب گشت۔ آغاز یا جامعُ دراں مسجد
مریداں و شاگردانِ ایشاں شنیدند و اداۓ اَلْمُتَفَرِّقِیْن
در شہر لاہور بخطہ مذکور شد۔ آں داعی و غیرہ عزیزاں بخدمت
اوحدِ عصر بندگی قطب العالم شیخ حامد رحمۃ اللہ تعالےٰ نشستہ
بودند کہ بگوش خود شنیدند و دیدہ ہاۓ خود را بآں لقاۓ مبارک
منور گردانیدند۔ بعد ازاں حین نشستہ دستِ مبارک خود را
دراز کردند۔ چند جامہاۓ رنگا رنگ از غیب پیدا شد۔ یک
سرو پا رنگین ازاں جملہ گرفتند و روایں داعی کردہ فرمودند کہ برو
برادر زادئ خود را بپوشاں کہ دلِ او تازہ شود۔ بعدہ جامے کہ
حجرہ ہاۓ داشتند۔ ہماں جا رفتہ مشغول گشتند۔

عمل بہ تسخیر شوہر

فرمودہ در روضہ بی بیانِ پاکدامن لاہور

حضرت بندگی قطب العالم عظمہ اللہ تعالےٰ در حجرہ کہ متصل بروضہ منورہ

نوٹ متعلق صفحہ ۲۹:۔ لہ صاحبزادی کیخاطر حضرت قطب العالمؒ کے زندہ کرامت مکہ سے لاہور آنے کے واقعہ کو پیر مراد شاہ نے بڑے دلچسپ انداز میں نظم کیا ہے۔ ملاحظہ ہو نافۂ مراد مطبوعہ +

دودمان سیادت مآب حضرت بی بی حاج[1] است در جوار شہر بہاولپور مشغول بودند۔ دختر دولت خاں لودی کہ وزیر سلطان سکندر انار اللہ تعالےٰ برہانہٗ آمد و دست بستہ استنادہ ماند و بدل نیت کرد کہ شوہرم دوست نمیدارد۔ یک نگاہ توجہ چناں فرمایند کہ مطیع من شود۔ ایشاں تبسم نمودہ یک سنگریزہ را برداشتہ و ایں کلمات پنجابی بر زبان راندند۔

دوہڑہ :- "کنکر توں ٹھنکر۔ جے سائیں بھاوے تاکنت گھر آوے"

وفرمودند کہ ایک کنکر در گلوئے خود نگاہ دار مسخر تو خواہد شد و باز بر زبان راندند۔ ہر کہ ایں کلمات را دریں باب نوشتہ خواہد داد تا بقیامت موثر خواہد آمد۔ بمجرد بستن شوہرِ او فرماں بردارِ او گشت۔

---

[1] تذکرۂ حسینیہ مذکورہ میں بی بی حاج رح کے متعلق مذکور ہے کہ آپ حضرت قطب العالم رح کے جدِّ اعلیٰ سلطان حاکم رح ولد سلطان بہاؤالدین کی والدہ بنتِ حضرت سید احمد توختہ ہیں۔ اصل عبارت ملاحظہ ہو۔ "جدِّ وے (یعنی جدِ سلطان حاکم رح) سلطان السلاطین سلطان قطب الدین والیٔ کیچ مکران بود۔ و در ہماں عہد حضرت سید السادات صاحب العرفان والتحقیق سلطان سید احمد توختہ قدس سرہ العزیز تشریف ارزانی در شہر مکران فرمودند از بلدۂ ترمذ و دختر خود باسم بی بی حاج برائے شہزادہ سلطان بہاؤالدین نسبت فرمودند" آگے حضرت توختہ رح کا شجرۂ نسبت دیا ہے کہ آپ امام زین العابدین کے فرزند امام علی اصغر کی اولاد سے ہیں۔ پھر لکھا ہے کہ توختہ در ترکی ایستادہ را گویند۔ یہ خطاب آپکو اپنے مرشد سے ان کی خدمت میں شب بھر کھڑا رہنے سے ملا تھا۔

بے تقدیر اللہ تعالیٰ ہیچ خیر و شر نمی رسد

روزے ایں داعی کافۂ اہلِ اسلام را دولتِ پابوس حاصل شدہ بود و نیز
چند اکابراں بخدمتِ او بودند۔ ہمدراں اثنا یک حکیمے آمد و بیان کردن گرفت کہ اگر
کسے فلاں عارضہ داشتہ باشد و فلاں چیز کہ مخالف است بخورد۔ البتہ ہلاک
شود۔ واگر شخصے فلاں زحمت داشتہ باشد و عکسِ آں فلاں چیز بکار بَرد بے شک
بمیرد۔ آخر الامر حضرت بندگی قطب العالم برزبانِ مبارک راندند کہ بے تقدیر
اللہ تعالےٰ ہیچ خیر و شر نمی رسد و شخصے را بنام نانک دیو عرف جوا بہ کنارۂ
دریا لہاوا کی سگِ دیوانہ گزیدہ بود چنانچہ در حیاتِ او ہیچ نماندہ بود۔ ہمدراں
اثنا او را بخدمتِ حضرتِ ایشاں آوردند۔ ہماں زماں حکیم عرضداشت کہ یا
شیخ اگر جامۂ نیلہ بہ آب ترکردہ بریں بیندازند ہمیں جا ایں شخصے جاں را بحق
تسلیم کند تا حضرتِ ایشاں برزبان مبارک راندند کہ بگیر ایں چادر نیلہ را بہ آب
ترکردہ بیندازد بہ بیں مشاہدہائے حق کہ بے تقدیر او ہیچ مضرت بایں نخواہد
رسید۔ زود آں حکیم آں جامہ را ترکردہ برو بیند اخت۔ ہماں محل اللہ تعالےٰ
او را شفائے مطلق داد۔ آں حکیم حیران شدہ از سلکِ مریدانِ ایشاں گشت +

پیشگوئیِ ویرانئ عماراتِ افغاناں

شخصے بخدمتِ بندگی قطب العالم عظمہ اللہ تعالےٰ بیان نمود کہ غازی خان
لودی متصل خانقاہ آنحضرت یک تالِ عظیم (بنا) فرمودہ است بندگی ایشاں تبسم

نمودہ فرمودند کہ ازیں خبر نداردکہ ایں تال فسادِ خانۂ عالم و حرکتِ مخلوقات خواہد گشت۔ آخرالامر ایں سخن راکسے بسمع غازی خاں رسانید کہ روزے حضرت بندگی قطب العالم عظمہ اللہ تعالےٰ از زبانِ مبارک چناں فرمودند۔ غازی خاں مضطرب گشتہ بخدمتِ ایشاں آمدہ عرض نمود یا شیخ عجب است کہ درباب ایں تال ایں چنیں سخن از زبانِ مبارک صادر شدہ است۔ زیراکہ روضۂ منورۂ خود را ہم قریب ہمیں جا قرار دادہ اند۔ ایشاں فرمودند۔ مانہ چناں معلوم می شود کہ بغیر از مزارِ من اکثر قبرستان کہ در جوارِ من خواہد بود زیر آبادانی خواہد آمد۔ آخرالامر چند مدت نہ گذشتہ بود کہ از قدرتِ رب العزت تمامی ملک و سلطنت بہ سلطان بابر رسید و اکثر عمارت ہائے سلطان السلاطین سلطان سکندر انار اللہ برہانہ را ویران ساخت و تالِ غازی خاں را تلف نمودہ دریں جا آبادانیٔ عوام الناس فرمود۔ غرض کہ ہیچ نشان عمارت ہائے افغاناں را نگزاشت۔

حاضریٔ شیرشاہ سوری بخانقاہِ جلیلہ

روزے سلطان سکندر انار اللہ برہانہٗ درخدمتِ او دولت لودی و دیگر اکابران بپیشِ بندگی قطب العالم عظمہ اللہ تعالیٰ آمدہ نشست بعد از دیرے حسن افغان عرف سور کہ از نوکرانِ سلطان بود۔ پسرِ خود را برائے مرید کردن آورد۔ چوں نظرِ ایشاں بروا فتاد۔ بخلافِ عادت اورا بالائے مسند سلطان نشاندند۔ حاضرانِ مجلس متعجب ماندند و در

قلبِ سلطان غیرت ورود نمود۔ دولت خاں کہ اَخَصِّ وزراءِ سلطان بود۔ بفراست دریافت کہ خاطرِ بادشاہ ملال ورزیدہ است۔ دولت خاں بخدمتِ بندگی قطب العالم عظمہ اللہ تعالےٰ عرض نمود کہ با خلاصۂ اولیا اللہ تعالےٰ در عوام وخواص فرقے نہادہ است۔ پس مردانِ خدا را نیز دریں فرق کردن لازم است۔ چہ یعنی کہ بر مسندِ سلطان کہ ظل اللہ تعالےٰ است ہر کسے را نشاندن از آداب بادشاہ دور است ونیز خواجۂ عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرمودہ است کہ گرامی دارید خلیفۂ عصر را کہ او جانشینِ من است۔ حضرت بندگی قطب العالم عظمہ اللہ تعالےٰ بر زبانِ مبارک راندند ہر فعلے کہ از فقیراں صادر می شود بے معنی نباشد زیرا کہ چوں دولتِ سلطنت لذشاہاں خواہد رفت و بدیگراں خواہد رسید۔ ہمیں کودک کہ می بینی کہ آں خصماں را ہزیمت دادہ والئی ملک خواہد شد ونامش مشہور بشیر شاہ خواہد گشت و رسم افغاناں را روشن خواہد ساخت وبیشتر نام شیر شاہ فرید بود۔ وایں بیت برزبان مبارک راندند

فرد

قادرا قدرت تو داری ہر چہ خواہی آں کنی
ہر گدائے را بہ بخشی سلطنت سلطاں کنی

آخر الامر بعد از مدتے سلطان السلاطین سکندر را نار اللہ برہانہ از دار القضا بدار البقا رحلت نمود۔ سلطان ابراہیم کہ از کلاں ترین پسرانِ سکندر بود بادشاہی باو مقرر شد۔ بعد از چہاردہم سال پسرِ دولت خاں لودی حرام نمکی نمودہ بابر بادشاہ را بر سلطان ابراہیم آوردہ و در شہر پانی پت ہر دو بادشاہاں مقابلہ

آوردند۔ قضارا سلطان ابراہیم شربتِ شہادت چشید و تمامی مملکت بر سلطان بابر مقرر گشت۔ چوں او رخت از دنیا برداشت۔ سلطان ہمایوں والئی ملک گشت۔ ہمدراں محل شیر شاہ جمعے عظیم نمودہ۔ با سلطان ہمایوں در مصاف مقابلہ شد۔ او را ہزیمت داد۔ والئی کشور گشت و قرار داد کہ تا زمانے کہ آستاں بوسی حضرت بندگی قطب العالم عظمہ اللہ تعالےٰ انکنم و زمین کہ برائے لنگر آنحضرت معیّن است فرمانِ او اضافہ کردہ بر وے مہر نہ نمایم۔ ہرگز در کارِ دنیا مشغول نشوم۔ ہمچناں کرد۔ چوں بر روضۂ مقدسہ ایشاں رسید برادر زادۂ ایشاں و فرزندم شیخ جلال بن شیخ فرید حاضر بود۔ فرمانِ لنگرِ خانقاہ و دیگر فرمان بنام شیخ جلال بطریقِ انعام نوشتہ داد۔ بعدہ بمہم ہائے دیگر مشغول شد[1]

غیرتِ اسلامی شیخ جمال مریدِ قطب العالم

یکے از مریدانِ بندگی قطب العالم عظمہ اللہ تعالےٰ شیخ جمال برائے سودا

---

[1] سلاطین لودی (از بہلول تا ابراہیم) ۸۵۴ھ / ۱۴۵۰ء سے ۹۳۲ھ / ۱۵۲۶ء تک برسر حکومت رہے اور شیر شاہ ہمایوں کو (جو بابر کی وفات کے بعد ۹۳۷ھ میں سریر آرا ہوا تھا) ۹۴۷ھ میں شکست دیکر بادشاہ بنا۔ لہٰذا اُسکا درگاہ قطب العالم پر حاضر ہونا ان کی وفات کے ۳۷ برس بعد ثابت ہوتا ہے۔ اس واقعہ کے جلد ہی بعد مولفِ تذکرہ قطبیہ آگرہ میں فوت ہوگئے ہونگے۔ کیونکہ شیر شاہ کی حکومت کے واقعات انہوں نے بیان نہیں کیئے (نامی)

گرفتن پیشِ بقال رفت و او بدیگرے مشغول بود۔ چون ازو فارغ گشت
ونوبتِ شیخ جمال رسید باز آں بقال بدیگرے مشغول گشت۔ شیخ برزبان
راند کہ اے بندۂ خدا نوبت بمن رسیدہ است۔ بدیگرے چرا سودا می دہی
از زبانِ پلید آں ہندوئے بحضرت جل و علیٰ چیزے ناگفتنی صادر شد
شیخ چوں بشنید تاب نکشید۔ مشتے براں زد و بہماں ضرب بقال رختِ
خود بجہنم بسپرد۔ و ہندواں شیخ را گرفتہ پیش حاکمے بردند۔ چوں ایں خبر
بحضرت بندگی قطب العالم عظمہ اللہ تعالےٰ رسید۔ از حجرۂ مقدسہ رو باں
جماعت آوردند۔ چوں بایں محکمہ رسیدند و زجرے کہ بر شیخ جمال می رفت
دیدند۔ تمامی مردماں حضرت ایشاں را بصورت جمال یافتند و جمال را بصورت
او۔ جمال گزاشتند و روئے بایشاں گماشتند۔ آخر الامر کشیدہ بندگی
ایشاں پیشِ حاکم بردند۔ و دراں دہر حکومت شادی خاں کاکر را مقرر
بود۔ او ہم اخلاص و ارادت بایشاں داشت۔ و لے نیز بندگی قطب العالم
عظمہ اللہ را نشناخت و بصورتِ جمال فقیر یافت۔ پرسید مانند تو کہ از
مریدانِ خاص حضرت بندگی قطب العالم عظمہ اللہ تعالےٰ باشی و آدمی را رنجانی
بلکہ چہ جائے رنجانیدن است کہ بقتل رسانی۔ حضرت ایشاں فرمودند کہ
من کشتہ ام۔ فاما آدمی را نکشتہ ام۔ ہندواں آں میت را ہمراہ خود داشتند
آوردند۔ چوں جامہ از بالائے او دور کردند۔ دیدند کہ سگِ مردہ بر چہارپائی
افتادہ۔ شادی خاں و جماعہ نظارہ کناں متحیر گشتند۔ بعدہٗ شادی خاں
آں جماعہ بقالاں را بستہ و زجر کردہ پیشِ بندگی قطب العالم عظمہ اللہ

تعالیٰ فرستادہ خود نیز ہمراہ شد برائے معذرت کہ بفقیرِ ایشان آزار کشاکش رسیدہ بود۔ چوں بخانقاہِ مطہرہ ایشاں رسید دید کہ بندگی قطب العالم عظمہ اللہ تعالیٰ در حجرہ اند۔ وایں کہ ہمراہ می آمد۔ بصورت جمال (بہ بہ) چشم اوشاں بود۔ چوں نزدیک آمد غائب شدہ بحضرت بندگی قطب العالم عظمہ اللہ تعالیٰ پیوست و محو گشت۔ وآں جمال فقیر در خانقاہ بکارے مشغول است۔ شادی خاں متحیر و منفعل گشت۔ دست بستہ استادہ ماند ایشاں تبسم نمودہ شادی خاں را رخصت کردند فرمودند کہ جماعہ ہندواں را خلاص نیز کنید۔

بے حجاب مشاہدہ بیت اللہ وقتِ بنیاد نہادن مسجد جامع در لاہور

حضرت بندگی قطب العالم عظمہ اللہ تعالیٰ درونِ حصارِ قدیم شہر لہاور مسجد جامع (بنا) فرمودند۔ چوں بنیادش طیار شد۔ ہمدراں محل نخجتے سخن در عابداں و زاہداں افتاد یکے (از) علماء بخدمت ایشاں عرض نمود کہ یا شیخ شخصے عابدے بعالم درویشانِ آنحضرت چناں صاحب ہمتے ہم ہست کہ گاہے بے وضو مشاہدہ نہ کردہ باشد و بے طہارت نام ذوالجلال برزبان نہ راندہ باشد۔ حضرت بندگی قطب العالم عظمہ اللہ تعالیٰ فرمودند کہ کارخانہ باری تعالیٰ معمور است او باز عرض کرد

شیخ مامردم که دیدۀ باطن نداریم۔ ما یاں را ایں چنیں عزیزے روشن نمی شود۔ ایشاں تبسم نمودہ فرمودند کہ بروید دولت خاں لودی را طلبیدہ بیارید۔ چوں اورا آوردند بندگی قطب العالم عظمہ اللہ تعالے بر زبان مبارک راندند کہ ازیں شخصے گاہے بے طہارت ہیچ کارے بوقوع نیامدہ است۔ بعدہٗ فرمودند کہ دولت خاں در بنائے مسجد اوّلاً تو خشت بنہ۔ چوں اور فت چہ مشاہدہ نماید کہ برائے تحقیق بیت اللہ تعالے خلاف درمیانِ قوم افتادہ است۔ چوں از مباحثہ و دلائل غوغا در گزشت۔ حضرت بندگی قطب العالم عظمہ اللہ تعالے تشریف بیروں فرمودند۔ پرسیدند کہ ایں شور چیست۔ شخصے عرض کرد کہ علمائے زمانہ برائے تحقیق کعبہ شریفہ بحث درمیان نہادہ اند۔ ایشاں فرمودند کہ اے عزیزان شما تمامی جماعہ رو بحضرت بیت اللہ آرید کہ اللہ تعالے نقاب از چشم شما بردارد۔ چوں تمامی جماعۃ رو بہ کعبہ آوردند بے حجاب مشاہدۂ بیت اللہ کردند۔

خود غلّہ سائیدن قوتِ خود مہیّا ساختن

حضرت بندگی قطب العالم عظمہ اللہ تعالے بکسب قوتِ خود مہیا می ساختند وطعام از خانہ ہر یک کم می خوردند۔ بلکہ اگر غلہ ہم برسید خود می سائیدند۔ بدیگر محنت نمی فرمودند۔ روزے حضرت بندگی قطب العالم عظمہ اللہ تعالے و زوجۂ ایشاں سلطان زادی ہر دو غلہ می سائیدند ناگاہ برخلافِ عادت سلطان داؤد بن سلطان سکندر پیشِ عمہ خود آمد۔

چوں اورا مع حضرت ایشاں بایں اتفاق متفق دید۔ در دل تو س غیرت گردانیده و رفته ماجرا در پیش بابک شاه که برادر سلطان السلاطین سلطان سکندر بود، گفت ۔ از آنجا که فرّ سلطنت بود۔ اورا نیز شعلۂ غیرت از دل برخاست و بگفت بیا شیخ را بطرزے بکشم واز قسم ایں ننگها نامِ خود را پاک کنم۔ چنانچه گفته اند۔ مصرع

دو دل یک شود بشکنند کوه را

بعدهٔ بریں اتفاق کردند که بخانۂ شیخ رفته اورا در سر بقتل رسانیده بیائیم آخرالامر بسامان شده خود را بخانقاهِ حضرت بندگی قطب العالم عظمه الله تعالےٰ رسانیدند۔ چوں شیخ را در حجره نه دیدند۔ پنهاں پنهاں هر دو طرف دویدند۔ بعدهٔ لاچار بهتر از جمله حیله خود را در خانۂ حضرت قطب العالم عظمه الله تعالےٰ رسانیدند واز هر طرف تحصین ورزیدند۔ آخرالامر دریک صُفّه دیدند که هر عضوِ ایشاں جدا جدا افتاده است۔ واز هریک عضو ذکرِ هُو می آید۔ حیران و پریشاں شده باز گشتند۔ چوں بخانۂ دیگرے رسیدند۔ چه مشاهده نمائیند که ایشاں نماز می گذارند۔ دریں جا تعجب در تعجب داؤد شاه و بابک شاه را روئے داد۔ ترسیدند و برگردیدند چوں بایوانِ دیگر رسیدند دیدند۔ حضرت ایشاں و سلطان زادی هر دو غلّۂ گندم می سائیدند۔ داؤد شاه را و بابک شاه را مجالِ دم زدن نماند دست بسته استاده ماندند۔ چوں نظرِ مبارک حضرت ایشاں بر داؤد شاه و بابک شاه افتاد تبسم نمودند و فرمودند۔ کشتنهائے غرقِ عشق را کسے

چہ کند وایں بیت بر زبانِ مبارک راندند۔ بیت۔

کشتگانِ خنجرِ تسلیم را!
ہر زماں از غیب جانے دیگر است

کتخدائی صاحب تذکرۂ قطبیہ بدختر سلطان بابک شاہ

لہذا چوں ایں فقیر داعی کافہ اہل اسلام برادرِ حقیقی حضرت بندگی قطب العالم علیہ اللہ تعالیٰ بود ونیز خلافت وخرقہ ظاہری وباطنی از ذشاں داشت۔ بعد ایں تذکرہ سلطان بابک شاہ (یا ابک شاہ؟) خواست کہ دخترِ خود بایں داعی تزنی دیدا اما باایں فقیر در ورطۂ آزادگی وتجرید بود پابندی را قبول نمی کرد چنانچہ بزرگے گفتہ۔ رباعی۔

مجردی بحقیقت عظیم سلطنت است   برسم خلق تن آزادہ خویش بند مساز
برائے یک دم شہوت کہ خاک بر سرِ او   اسیرِ دن نتواں شد بسا لہلسے دراز

چوں ایں خبر بسمع بندگی حضرت قطب العالم علیہ اللہ تعالیٰ رسید فرمودند کہ فرزندم اما کہ نتیجۂ آزادگی دل است از یاد دن اللہ نہ آزادگی تن۔ بیت۔

درون خلوتِ دل را زغیر دوست خالی کن
کہ سلطان چوں درآید می باید خیل و حشم بیروں

بروآں سنتِ آں سرور علیہ اسلام بجا آر۔ نہ بینی کہ در آب جاری اگر کسے نظر کند از بیقراری او محجوب ماند و اگر در آب ندش کشندہ بیقرار آید در وجود را تماشا بارہ می تواں کرد پس در معنی ازیں یک تسکین ظاہری خود پیدا می شود۔ چوں ایں گفتارِ گہر بار

از زبان مبارک حضرت بندگی قطب العالم عظم اللہ تعالےٰ صادر گشت ایں فقیر لاچار آں کدخدائی را قبول کرد و سنتِ بہترِ عالم علیہ السلام بجا آورد۔

خوشخبری بوالدۂ ملک شرق صوبہ دار پنجاب

روزے زوجۂ دولت خان بخدمت بندگی قطب العالم عظم اللہ تعالےٰ پسر خود آورد و عوض نمود کہ یا شیخ رحمن زوجۂ ملک فہیم چوہان بودم۔ چوں اورا در جنگ کشتہ شد و دولت خان مارا مسلمان ساختہ در عقد آورد۔ از ملک فہیم فرزندے دارم بنام ملک شرق۔ اورا بخدمت آنحضرت برائے مرید کردن آوردہ ام۔ و باز عرض کرد کہ یا سلطان اولیاء مارا قوم بنائے افغاناں می خنند و نامم کالکر نہادہ اند۔ زیراکہ از قبائل خود جدا افتادہ ام و از جنس خود دور۔ حضرت ایشاں فرمودند کہ کالکر در زبانِ ہندوی کوزہ رامی گویند و کوزہ را از آب پُر می کنند۔ ہمچناں تو ازیں پسر خود پُر و سبز خواہی شد۔

بعد ازاں ملک شرق را اللہ تعالےٰ از مقربانِ سلطان سکندر کرد و صاحب صوبۂ پنجاب گشت۔

کشائش بطعام شیخ مولہؒ

روزے حضرت قطب العالم عظم اللہ تعالےٰ بجانب دیہہ بنیرہ بزرگ کہ در جوارِ شیر لبانزراست تشریف ارزانی فرمودہ بودند و چہار صد فقیر ہمراہ داشتند ہمدراں روز در خانہ قدوۃ الواصلین شیخ مولہؒ شادی بود۔ چوں خبرِ آمدنِ

حضرت ایشاں بسمع شیخ المشائخ شیخ مولہ رسید۔ برخاست پیشوا آمدہ عرض نمود کہ یا شیخ شادی کہ در خانہ دارم ازاں سبب طعام دو صد کس طیار کردہ شدہ است اگر حکم شود برائے فقیراں آنحضرت ہمیں طعام آوریم و برائے خویشاں و مہماناں دیگر طیار نمائیم۔ ایشاں بر زبانِ مبارک راندند آں جملہ طعام پیش من بیار۔ چوں آورد و نظر مبارک ایشاں براں طعام افتاد بعدہ فرمودند کہ ایں طعام را برائے مہماناں و فقیراں وغیرہ ارزانی دہ۔ بحکم اللہ تعالیٰ آں چناں برکت براں طعام مزید گشت کہ ہمہ کس خوردند و معمور شدند و آں طعام ہمچناں ثابت ماند۔

شادیٔ دخترِ رائے بھو اکھٹی بہ پسر حضرت قطب العالمؒ

حضرت بندگی قطب العالم عظمہ اللہ تعالیٰ کہ برائے نسبتِ بہاؤ الدین کہ پسر ایشاں بود کسے را پیش رائے بھوا کھٹی فرستاد و چوں خبر بسمع رائے بھوا رسید بادیہیچ لتفات نکرد و خاموش ماند۔ چوں شب شد حضرت خواجۂ عالم صلی اللہ علیہ وسلم او را در خواب فرمودند کہ فرزندم چوہڑ برائے نسبتِ پسر خود کس را پیش تو فرستادہ است تو جواب باصواب نگفتی۔ برو دلاساء آں کردہ دختر خود را برائے پسر فرزندم چوہڑ بزنی دہ و مدتے بخدمت او قیام نما و دقائق حقیقت از و فہم کن۔ چوں رائے بھوا عرف بھٹی از خواب بیدار گشت خود بخدمت حضرت بندگی قطب العالم عظمہ اللہ تعالیٰ آمدہ دست بیعت شدہ مرید گشت و دختر خود را بشیخ بہاؤ الدین بزنی داد۔

شفا بہ آب کوزۂ قطب العالمؒ

حضرت بندگی قطب العالم عظمہ اللہ تعالیٰ را زحمتے سبب شدہ بود۔ آخر الامر

بعضے مریداں ایشاں رائے گہمن عرف ملو دہرہ حکیمے بود مسیحائے زماں اورا
اورد ند ۔ او زنجبیل خشک وچرائتہ و قرنفل و زنجبیل تر و بدہ رتزبدہ. نسوت یا
تربد ۔ یک قسم انگور کزا بتر بک ہم گویند؟ ۔ نامی) دارو شربتے کردہ گفت ایشاں را
بنوشانید ۔ چوں طیار کردہ بخدمت ایشاں بردند حضرت بندگی قطب العالم عظم اللّٰہ تعالےٰ
دیدند و پرسیدند کہ ایں دارو برائے چہ آوردید ۔ آں حکیم عرض نمود کہ یا شیخ ایں تربت
بکار برید کہ کف را دور خواہد کرد ۔ و نافع خواہد آمد ۔ حضرت قطب العالم عظم اللّٰہ تعالےٰ
تبسم نمودہ فرمودند کہ در سینۂ عاشقاں ہرگز کف جائے می گیرد ۔ زیرا کہ عشق آتشے
است ہر جا کہ رود و بسوزد و برنگ خود کند؛ برخواستند (برخاستند؟) ہماں زماں
حضرت ایشاں را شفاء مطلق گشت ۔ بعدہٗ فرمودند کہ بگیر ایں آب کوزہ را ہر جا کہ الٰہی
داد چناں اندرون اوازکف وغیرہ مصفا خواہد شد ۔ ایں حکیم بفرمودۂ آنحضرت بندگی
قطب العالم عظم اللّٰہ تعالےٰ آب آں کوزہ بر داشت ۔ انآں مار بہر مریض کہ می داد شفاء
مطلق حاصل می گشت ۔

پاک شدن زمین از جنات بہ برکت اقامت حضرت قطب العالمؒ

حضرت بندگی قطب العالم عظیم اللّٰہ تعالےٰ از ملک سیلان سیاحت نمودہ بطرف
شہر لہانور روئے نہادند ۔ چوں بقرب شہر مذکور رسیدند سلطان السلاطین بہلول لودی
انار اللّٰہ برہانہٗ کہ والیٔ شہر مذکور بود ۔ فرمود کہ تمامی امرا و حکام پیشواء حضرت شیخ
روند ۔ آخر الامر ہمہ پیشوا رفتند ۔ چوں بندگی شیخؒ در شہر لہانور رسید یکے از مقربانِ
بادشاہ بنام سید خان ترخانی (ترحانی؟) با حضرت ایشاں خصومت می کرد روزے

بعرض سلطان رسانید کہ بادشاہ روئے زمین دریں شہر یک بقعۂ زمین ویران است کہ در آنجا آبادانی دیوان است کہ از ہر رش مردمان شہر حیران است (اندہ)[1] اگر بندگی شیخ برائے سکونت خود در آنجا فرماید ود رنیت کہ حضرت عزت ساکنان شہر را ازاں ضرر خلاصی نماید۔ چوں ایں سخن بسمع حضرت شیخ عظم اللہ تعالےٰ رسید بر زبانِ مبارک راندند کہ بروید فردا در آنجا حجرہ ہائے درویشاں راست نمائید۔ از ہماں حین آں زمین کہ بیت الجن است دیوان گذاشتہ خواہند رفت۔ چوں در آنجا خانہا طیار نمودہ ہیچ آثار عالم غیب نیافتند۔ وتا حال خانہائے فرزندانِ حضرت ایشاں درآں جا است۔

آزمائشِ ولایتِ قطب العالم از سید خان

روزے سید خان عرف نوحانی کہ از مقربانِ سلطان بود در دل نیت کردہ بخدمت بندگی قطب العالم عظم اللہ تعالےٰ آمد کہ در ولایت شیخ ہیچ شکے نیست ما را انجینی گوسفند بخور راند۔ ہماں حین یک افغان مقدار کی تختی پختہ و یک گوسفند بنظر حضرت بندگی قطب العالم عظم اللہ تعالےٰ آورد۔ ایشاں تبسم نمودہ فرمودند

---

[1] یہ جگہ وہی ہوگی جس کے متعلق مراد شاہ مراد المعنی مطبوعہ اردو رسالہ دہلی میں لکھ گئے ہیں

محلّہ جو آبا و اجداد سے — حفاظت میں ہے اپنی اسناد سے

گزر چوک مانک سند میں ہے نام — دے چاہ کھاری ہے مشہور عام

اورینٹل کالج میگزین ماہ نومبر ۱۹۳۳ء میں بتایا گیا ہے کہ گزر چوک مانک کی وسعت سید مٹھہ سے دروازہ ٹکسالی کی فصیل اور شاہ برج تک تھی۔

که ایں یخنی را پیش سید خاں بنہ بسیار شائق است. آں افغان ساکن رده بود یکے از خادمانِ بندگی قطب العالم عظم اللہ تعالیٰ گفت که ایں یخنی بسیار لذیذ است از کجا خریده آورده. او گفت که دو گوسفند بنظر مبارک بندگی قطب العالم عظم اللہ تعالیٰ آورده بودم. چوں بر پل بھائی والی رسیدیم قضا را پائے یکے گوسفند شکست من تنہا بودم. نتوانستم برداشت. لاچار اورا حلال کرده و یخنی پخته بخدمت آورده‌ام

مسخر محبت گربہ

شبے بندگی قطب العالم عظم اللہ تعالیٰ بر سر گربہ چراغ نہاده مطالعہ کتابے می کردند. ہمدراں محل یکے افغان بخدمتِ ایشاں آمد. دید که بر سر گربہ چراغ نہاده اند و مطالعہ کتابے می کنند. متعجب شده برگشت و یک موش گرفته آمد و پیش آں گربہ گذاشت. گربہ ہرگز از آنجا نه جنبید و نظر میل بطرف موش نکرد. حضرت قطب العالم تبسم نموده فرمودند که ایں گربہ بصحبتِ دل نشسته است آموخته نمیست که بر خاسته موش را بگیرد و ایں بر زبانِ مبارک راندند. فرد

غلل زیر بود ہر بنا که می بینی
مگر بنائے محبت که خالی از خلل است

بر آمدنِ کودکِ غریق

یکے از معتقدانِ حضرت ایشاں بطرفِ دریا برائے غسل رفته بود. قضا را دے را آب فرو برد و غرق کرد. چوں ایں خبر ہولناک بسمعِ مادر آں رسید

آں موختہ گرباں کُناں بہ بندگی قطب العالم عظم اللہ تعالیٰ آمدہ الحاح وزاری کرد و ماجراءِ اندوہناک عرض نمود۔ ایشاں کاغذے نوشتہ باو دادند و فرمودند کہ جائے کہ پسرترا آب غرق کردہ است ایں کاغذ را ہماں جا انداز۔ او ہمچناں کرد جائے کہ پسراو غرق شدہ بود از آں جا بقدرتِ حضرت ذوالجلال آں کودک خندہ کناں بیروں آمد۔

بکرامت حضرت قطب العالم گگر مع فرزندان و خویشاں مرید گشت

روزے حضرت بندگی قطب العالم عظمہ اللہ تعالیٰ بالائے کوہ سانگلہ کہ در بار ساندل است مشغول بودند و بخدمت ایشاں شیخ مولہ تجار و شیخ موسے آہنگر و شیخ مٹھہ سیاہ پوش و شیخ جلال و شیخ یونس حاضر بودند و ایں داعی کافہ اسلام را نیز دولتِ پابوس حاصل شدہ بود۔ ناگاہ وقت شام چند نفر از آں مہمانِ ایشاں آمدند و آں کوہ در ویرانہ بود۔ ہیچ دیہہ قریب نداشت۔ ما جملہ یاران حیران شدیم کہ مہماناں را اکل و شرب از کجا مہیا خواہد شد زیرا کہ وقت نا وقت ہست و جائے در ویرانہ است۔ ہیچ دیہے قریب ندارد۔ دریں حیران بودیم کہ حضرت بندگی قطب العالم عظمہ اللہ تعالیٰ تبسم نمودہ فرمودہ کہ بروید پائینِ جوار کوہ آہو استادہ است۔ او را آوردہ حلال نمائید و لوازم او را مانند روغن وغیرہ باشد او را از زیرِ سنگِ فلاں بگیرید و برائے فقرا طعام طیار نمائید۔ یکے از عزیزاں بردانہ کھو کھر پائینِ کوہ رفت۔ چوں قصدِ گرفتنِ او کرد۔ آہو بطوع و رغبت خود پیش آمد و او را بتکبیر رسانیدند و ہرچہ سواءِ ازو درکار بود از پائینِ آں سنگ گرفتند۔

چوں طعام طیار شد۔ اتفاقی نقرا داشتند۔ یکے از مریدانِ ایشاں کہ نام عرف
سیدال (رہیدال؟) برائے آزمائش ولایت شیخ آں تنگ را پنہاں برداشتہ
دید کہ شاید دریں جا ذخیرہ کردہ باشند۔ ہرچند جست ہیچ نیافت۔ خجل شدہ برگشت
چوں از جا بر آمد بندگی قطب العالم عظم اللہ تعالےٰ آمد۔ ایشاں تبسم نمودہ فرمودند
کردگار ایں ہمہ را خزانہ او ہمہ جا مہیا است پس بر وجہاں ذخیرہ کردن لازم نیست کہ در
خیالِ محال تو گزشتہ بود۔ بعدہٗ گر سیدال رہیدال؟ پشیماں شدہ تائب گشت
و تمام فرزنداں و خویشاں را آوردہ مرید کرد۔

خاک را بنظر کیمیا کنند

فقیرے کیمیا گرے از ہندوستان در خانقاہِ بندگی قطب العالم عظم اللہ تعالےٰ
سکونت گرفت و در خانقاہِ ایشاں ہر روز فی سبیل اللہ طعام ہزار کس طیار می شد
و می دادند۔ چوں آں فقیر ایں تصرف دید از حضرتِ ایشاں پرسید کہ ایں تصرف
از راستی است یا دوکان گری۔ ایشاں از زبانِ مبارک را ندند کہ راستی
صفتِ حق است و ما مردم فقیرایم۔ اگر عنایت الٰہی شود می تواند۔ کذب را راستی
گرداند۔ بعدہٗ آں فقیر مقدارے مس آوردہ بوزنِ یک سرخ اکسیرے در و انداخت
آں مس طلا گشت۔ من بعد حضرتِ ایشاں فرمودند کہ برو فروختہ بیار او عرض نمودہ
کہ نمی توانم فروخت۔ بدیگرے حکم شود۔ حضرت بندگی قطب العالم تبسم نمودہ فرمودند
کہ پس ایں عملِ تو کذب راست؟۔ بعدہٗ آں محل بجانب تودہٗ خاک نظر کردند بقدرتِ
عزۃ اسمہٗ آں ہم طلا گشت۔ فرد

آناں کہ خاک را بنظر کیمیا کنند
آیا بود کہ گوشۂ چشمے بما کنند

بعدہٗ آں فقیر از سلکِ مریدانِ حضرتِ ایشاں گشت۔

مہیا شدن سامانِ خوردو نوش از پائینِ شجر

حضرت بندگی قطب العالم عظمہ اللہ تعالےٰ از سیر کوہستانِ جموں می آمدند و بخدمتِ ایشاں شیخ جلال گوجر و شیخ موسےٰ آہنگر و ملک مردانہ کھوکھر و رائے بجو یا بھٹی و ایں دائمیٔ کاقۂ اہل اسلام حاضر بودند۔ چوں بدیہہ سانیہ رسیدند درخانہ یک مریدے سکونت گزنتند۔ بعد ازاں محل ابرے پیدا شد و باراں باریدن گرفت کہ چنانکہ کثرتِ آب از حد گزشت۔ ہماں برادرزادہ ملک بجلی خان کھوکھر و ملک بوپا کھوکھر ہمانِ ایشاں گشتند۔ چوں شب شد تجسس کردند۔ دراں دیہہ برائے اکل و شرب چیزے پیدا نشد و از غلبۂ باریچ بدیہہ دیگر نتوانست رفت کہ سودا بیارد۔ یاراں لاچار عرض بخدمت بندگی قطب العالم عظمہ اللہ تعالےٰ رسانیدند کہ مہمانانِ گرسنہ اند۔ از کثرتِ آب ہیچ کس برائے سودا نمی تواند کہ بیارد و یاراں محفوظ شوند۔ بعدہٗ بندگی ایشاں فرمودند کہ بروید از زیرِ فلاں درخت ہرچہ درکار باشد بیارید۔ ہم چناں کردند۔ ہرچہ درکار بود از پائین آں درخت آوردند۔ یکے از ذکراں ملک بجلی خاں کھوکھر خواست کہ از زیر آں درخت چیزے بیارد۔ آخر اللہ آں جا برفتہ یک رانِ گرسنہ خواست کہ بردارد۔ ہرچند زور کرد نتوانست برداشت نا امید شدہ برگشتہ آمد۔ چوں نظر حضرت ایشاں بر د افتاد تبسم نمودہ فرمودند کہ

زیادہ از مقدار کسے نمی تواند برداشت۔

مردانہ بصدقِ نیت در دین و دنیا مردانہ شد

حضرت بندگی قطب العالم عظمہ اللہ تعالےٰ در خطۂ کوٹ کروڑ کہ در جوارِ شہر لہانوراست بنائے مسجدے فرمودند۔ اکثر مرداں برائے مزدوری می آمدند۔ دراں یکے ملک مردانہ نام کھوکھر نیز می آمد۔ چوں وقتِ مزدوری می شد اور برسومِ دیگراں نمی گرفت و اکثر در روز صائم می بود و بہ اعتقادِ دل کار می کرد۔ ایں خبر بسمعِ حضرت ایشاں رسید کہ شخصے برائے محنتِ عمارت می آید۔ اکثر در یوم صائم می باشد و بہ اعتقاد کار می کند و مزدوری نمی گیرد۔ حضرت ایشاں فرمودند کہ اورا پیشِ من آرید۔ چوں اورا بردند — آنحضرت بندگی قطب العالم عظمہ اللہ تعالےٰ برزبانِ مبارک راندند کہ نام تو چیست۔ او عرض نمود مردانہ می گویند۔ حضرت بندگی قطب العالم عظمہ اللہ تعالےٰ فرمودند کہ از حق تعالےٰ خواستہ ترا در دین و دنیا مردانہ کنانیدہ شد۔ برو بر فلاں بلندی دیہے بہ بند و نام آں دیہہ مردانہ[1] نہ؛ در آں جا

---

[1] موضع مردانہ شاہدرہ نارووال ریلوے لائن کے اسٹیشن نہنہ سوجا کے قریب تا حال آباد ہے۔ اس میں ملک مردانہ کی اولاد مالک اور آباد ہے اور سجادہ نشین قطب العالم کے حلقۂ ارادت میں ہے۔ یہیں پیر مراد شاہ کا مزار و نزدِ مسجد بلند ہے۔

سکونت کن۔ دولتِ دینی و دنیوی بیش از بیش خواہد شد۔ ہمدراں مدت بقدرت حق جلّ جلالہ او را دولتِ دینی و دنیوی مزید گشت۔

مسلمان شد شفا یافت

روزے حضرت شیخ المشائخ شیخ مولہ رحمۃ اللہ علیہ کہ از مریدان حضرت بندگی قطب العالم عظمہ اللہ تعالےٰ بود و درخانۂ یک معتقدے بنام مانک خیاط در قصبہ جنڈیالہ کہ در جوارِ شہر بھانوڑ است آمدہ سکونت گرفت دراں اثنا مقدم آں دیہہ میلھو عرف کلس آں خیاط را برائے جامہ دوختن طلبید او گفت کہ در خانۂ من شیخ مولہ مہمان است آمدن من نمی شود۔ آں مقدم (در) غضب شدہ گفت کہ چہ شیخ مولہ و چہ پیر او کہ بافسوں ہندواں را از دین خود برہم ساختہ مسلمان می سازد و یک دہ کانے برپا کردہ است۔ شیخ مولہ نظرِ غیرت برو کردند۔ ہمدراں محل تمام اعضائے او تشنج شدند۔ آخر الامر آں جماعتِ ہندواں او را بخدمت شیخ الاولیاء شیخ لدھا کمبوآوردند۔ مخدوم شیخ لدھا تأمل کردہ فرمودند کہ ایں مردود بندگی شیخ مولہ است بے دعائے او صحت نخواہد یافت۔ بعدہ آں جماعۂ مذکور عرض نمود کہ یارِ دِ زمانہ شیخ مولہ مردِ سیاح است او را از کجا یابیم۔ آخر الامر شیخ لدھا فرمود۔ پس ایں را بخدمت شیخِ او بندگی قطب العالم شیخ جوہر عظمہ اللہ تعالےٰ ببرید۔ چوں آوردند نظرِ مبارکِ حضرت ایشاں از دور برو افتاد فرمودند کہ مردودِ فرزندم مولہ می آید۔ مادامیکہ مسلمان نشود شفا نخواہد.

یافت۔ آخر الامر میلہو مذ بود بر زبان کلمۂ طیبہ راند بصدق دل۔ ہمدراں حین اللہ تعالیٰ او را صحتِ کلی بخشید۔ الحمد للہ علیٰ ذالک۔

بعدہٗ میلہو بخدمتِ حضرت بندگی قطب العالم عظمہ اللہ تعالیٰ عرض نمود یا شیخ یک عزیزے را حکم شود کہ دراں دیہہ سکونت گیرد۔ ما مردم کہ ناخواندہ ایم مایان را از احکامِ شریعت خبر دہد و بیاموزاند۔ آخر الامر حضرت ایشاں میراں سید علم الدین را فرمودند کہ دراں دیہہ سکونت گیرد۔ او عرض نمود کہ یا شیخ ایں فقیر از زبان است و دراں قصبہ اکثر ملایانِ مدقق ی آیند۔ اگر بہ آنہا بحثِ علم وغیرہ درمیان شود خلل در اوقاتِ من شود۔ حضرت ایشاں تبسم نمودہ فرمودند کہ ہیچ بلائے بتو و با ولادِ تو شریک نخواہد شد۔ چنانچہ حضرتِ شیخ نظام الدین فرمودند در بابِ تغلق آباد۔ بسے گوجر بائے اوجڑ

بے ادب از ارث محروم ماند

روزے نقل کہ از پسرانِ ویرو بھٹی بود بخدمت حضرت بندگی قطب العالم عظمہ اللہ تعالیٰ آمدہ شکوۂ برادرِ خود چوہدری بلوند درمیان نہاد کہ مارا بسیار ایذا می رساند۔ او حاضر بود از سرِ غضب برخاستہ گفت کہ تو و شیخ توجہ می تواں کرد کہ پیشِ او احوال خود را بعرض می رسانی۔ حضرت ایشاں بر زبانِ مبارک راندند کہ مارا چناں معلوم می شود کہ ترا و اولادِ ترا از ارثِ ویرو ہیچ نخواہد رسید و محروم خواہد ماند۔ ہمچناں شد۔

بعد از توبہ خمر خوردو مُرد۔

پدر بلو بھٹی باسم اودھو رحلت کردہ بود کہ از کلاں ترین زمینداران جوارِ شہر لہانور بود۔ بادشاہ زمان اورا چند دیہہ انعام دادہ بود کہ پانصد سواراں را نگہدارد و باغیانِ کوہِ جموں را گوشمال دہد۔ اللہ داخان خاناں دولت خاں بخدمتِ حضرت بندگی قطب العالم عظمہ اللہ تعالےٰ آوردہ عرض نمود کہ یا شیخ پدرِ ایں کہ از معتقدان آں حضرت بود رحلت کردہ است ایں را دستارِ پدر بہ بندانید و از سلک مریدانِ خود کنید۔ یکے از میاں گفت یا شیخ بلو بسیار خراب خوار است۔ او گفت کہ یا شیخ تا زندہ باشم خمر نخورم و تائب شدم از فعلِ مذمومات۔ حضرت بندگی قطب العالم تبسّم نمودہ ایں بیت را بر زبان مبارک راندند۔ بیت

نقشِ گنہ در خاطرم اظہار بر لب توبہ ام
ہرگز کجا باشد روا در ہیچ مذہب توبہ ام

چوں آں جماعت رخصت شد یکے از مجلسیاں باسم مردانہ کھوکھر عرض نمود کہ یا شیخ سبب خواندنِ ایں بیت روشن نمی شود۔ حضرت بندگی قطب العالم عظمہ اللہ تعالےٰ تبسّم نمودہ فرمودند کہ ایں بزدلی توبہ نکردہ است بر وقتیکہ باآں مذمومات ملوث خواہد شد ہماں وقت خواہد مُرد۔ آخر الامر بلو بن اودھو تاب نہ کشید بعد از ہشتم ماہ خمر را طلبید و بیاشامید۔ از ہماں روز اورا زحمتے پیدا شد و جاں بحق تسلیم کرد۔

شاہ جنہ فرماں بردارِ قطب العالم رح

از حرمانِ ملک الور برائے میاں بھوا برچی کی بہائے غسل کردن نشستہ بھر۔ چوں خدمت گاراں برائے آب رفتند او نا پدید گشت۔ تمام خدمتگاراں پریشان گشتہ ایں ماجرائے بوا لعجب بر میاں بھوا عرض نمودند۔ میاں بھوا حیران شدہ بخدمت حضرت بندگی قطب العالم عظمہ اللہ تعالےٰ آمدہ ماجرائے عجیبہ را بیان نمودہ۔ ایشاں تامل نمودہ فرمودند کہ ایں کار از دیوے واقع شدہ است۔ بر واقعۂ مارا در جوارِ قصبہ سیالکوٹ بردہ استادہ باشی۔ شاہ ایشاں آمدہ بتو ملاقی خواہد شد و تجسّسِ حال تو خواہد نمود۔ زود آں دفعہ را میاں بھوا درانجا بردہ ہمدراں محل عالم غیب با و آمدہ ملاقی گشت۔ و آں رقعہ را بر سر نہاد و تجسّس ایں حال نمود۔ یکے از عالم غیب بخدمتِ او عرض کرد کہ فلاں دیو او را در فلاں جزیرہ نگاہ داشتہ است۔ زود شاہِ اوشاں آں دیو و حرم را بخدمت بندگی قطب العالم عظمہ اللہ تعالےٰ رسانید۔ ایشاں آں حرم را حوالۂ بھوا نمودند و آں دیو را تادیب نمودہ رخصت فرمودند۔

ہلاکتِ دیوِ حملہ آور

روزے حضرت بندگی قطب العالم عظمہ اللہ تعالےٰ میراں سید علم الدین را فرمودند کہ کوزہ را از آبِ دریا مشہور بنام بدھی کہ در جوار قصبہ جنڈ الہ

است پُر کرده بیارد. چوں او رفت و ساعتے گذشت حضرت ایشاں بغضب کفشِ خود را بر دیوار سخت زدند. حاضرانِ مجلس متعجب شدند. ہمدراں اثنا برادرم حضرت شیخ فرید برسید کہ یا شیخ آں حضرت نعلین را کہ بدیوار زد سببِ ایں روشن نمی شود. حضرت قطب العالم تبسم نمودہ فرمودند کہ ایں ماجرا سید علم الدین بیانِ خواہد نمود. چوں او آمد و احوالِ ماضی ازو پرسیدند حیران سید علم الدین گفت چوں خواستم کہ کوزہ را از آب پُر کنم ہماں محل یکے دیوے آمدہ مارا درگرفت و خواست کہ ہلاک کند ناگاہ از غیب یک کفش بر سرِ او چناں افتاد کہ سرش ہا از تن جدا شدہ از خون او تمامی آب سرخ شدہ است۔

در راہ دستگیری موجہ مریدِ خود

روزے ایں دواعی کا قوم اہلِ اسلام را دولتِ پابوس حاصل شدہ بود و دیگر آں اکابران نیز در خدمتِ او بودند۔ ناگاہ یکے از مریدانِ ایشاں باسم موجو عرف بھیدا آں غلۂ گندم بر چند گاؤ بار کردہ می آمد۔ ہمدراں اثنا یک نرگاوِ او افتاد۔ آں شخص حضرت ایشاں را شفیع آوردہ ہماں حین حضرت بندگی قطب العالم عظمہ اللہ تعالےٰ یک چادر بالا کشیدہ خوابیدند و روئے ما ایں دواعی نمودند و فرمودند سادلے کہ من بیدار نشوم تو ہمیں جا نشستہ باش۔ آخر الامر یک شبانہ روز حضرت ایشاں خوابیدہ ماندند۔ چوں بیدار شدند یکے از خادماں عرض نمود کہ یا شیخ بسیار

خلافِ عادت مشاہدہ کردہ شد۔ حضرت ایشاں تبسم نمودہ فرمودند آں باردارے کہ می آمد بسیار غریب بود۔ و گاؤ او در راہ مرد۔ بارِ او افتادہ می ماند۔ بر حالِ غریب او ما را رحم آمد۔ ازیں سبب نقلِ روح کردہ آں گاوِ مردہ او را بخانہ رسانیدہ باز آمدہ شد۔

نذر ایفا نہ کنندہ را دو پسر مُردند

روزے حضرت بندگی قطب العالم عظمہ اللہ تعالیٰ در حجرہ مشغول بودند یکے ہنو نام عرف موتلہ گوجر بخدمتِ ایشاں آمدہ مسلمان گشت و التماس نمود یا شیخ ہیچ فرزندے ندارم۔ در حقِ من دعا فرمایند کہ از اولاد بہرہ ور گردم و نذر کردہ ام کہ اگر با آرزوئے خود برسم عوض ہر فرزند یک مادہ گاؤ بیارم۔ اللہ تعالیٰ او را پنج پسر داد۔ آخر الامر آں ہنو مذکور سہ گاؤ نذر آورد۔ بندگی قطب العالم رح تبسم نمودہ ایں کلمات پنجابی را بر زبان مبارک راندند کہ موتلہ پڑھا نہیں جانا اللہ تعالیٰ اددا (ازا) برسہ فرزند اولاد دادہ آں ہر دو در حلت کردند۔

داخلِ اسلام شدنِ زن و فرزندانِ کولی گوجر

روزے شخصے بنام اسراج عرف کولی گوجر آمدہ بحضرت بندگی قطب العالم عظمہ اللہ تعالیٰ عرض نمود کہ یا شیخ آرزوئے اولاد دارم۔ اگر از توجہ آں حضرت بہ آرزوئے خود برسم اول پسرے کہ متولد شود بخدمت آں

شیخ الاولیاء آوردہ مسلمان سازم۔ چندمدت بگذشت کہ اللہ تعالے اورا سہ فرزند داد۔ حضرت بندگی قطب العالم عظمہ اللہ تعالے کسے را پیش او فرستاد کہ بر عہد وفا نہ کردی۔ باید کہ کلاں ترے فرزند را آوردہ مسلمان کنی۔ او بخدمت شیخ آمد منکر شد وگفت آنکہ عہد بستہ ام محض تہمت دروغ بر من نہ کمینہ۔ ایشاں برزبانِ مبارک راندند کہ زوجۂ تو وپسرانِ تو از زردِ زاول مسلمان اند وبقیہ عمر تو ہیچ نماندہ است برائے چہ خود را در خیال اندازی۔ بعدازاں حینِ اورا دردے پیدا شد وخون انداختہ ہماں جا رختِ خود بجہنم سپرد۔ آخرالامر زوجۂ او وفرزنداں آمدہ بدولتِ دین مشرف ومعزز ہاگشتند۔ الحمد للہ علے ذالک۔

متولّد ونامی شدن روپو

روزے حاجی وہرہ باغبان بخدمت بندگی قطب العالم عظمہ اللہ تعالے آمدہ عرض نمود کہ یا شیخ آرزوئے اولاد دارم مگر از توجۂ آنحضرت بمرادِ خود برسم۔ حضرت ایشاں برزبان مبارک راندند کہ ترا حضرت جلّ وعلا بسیار اولاد خواہد داد۔ امّا اول فرزندے کہ متولد خواہد شد نام اورا روپو خواہی نہاد۔ حصہ دار مقدم شہر لہانور خواہد شد۔ درہماں سال اورا پسرے متولد گشت نام اورا روپو نہادند واو چنانکہ دوازدہم بدیہی شہر مذکور (ہکذا) بنام او بود۔[1]

---

[1] غالباً روپو وہی ہے جسکے نام پر ضلع سیالکوٹ میں ایک روپوچک گاؤں ہے جو ملوکہ مریدانِ قطب العالمؒ ہے اسی طرح اسکے نام پر اور گاؤں بھی آباد ہوں گے۔

مرغوب طعامِ حضرت قطب العالمؒ

روزے بخدمتِ بندگی قطب العالم عظمہ اللہ تعالےٰ سلطان السلاطین سلطان بہلول لودھی انار اللہ تعالےٰ برہانہٗ بود و ساعتے بگذشت چوں وقتِ افطار نزدیک رسید۔ سلطان بر بندگی قطب العالم عظمہ اللہ تعالےٰ عرض نمود کہ یا شیخ کہ بر بہر طعامیکہ طبیعِ آں حضرت مائل شدہ باشد ہماں بطلبم۔ حضرت ایشاں ایں کلمات پنجابی بر زبانِ مبارک راندند۔ ماہ جوار ہی روٹیاں اوتے مولی بہت۔ سلطان بہلول لودھی انار اللہ تعالےٰ برہانہٗ یک بقالے را طلبیدہ فرمود کہ حضرت شیخ نانِ آردِ ماش و جوار و برگِ ترب فرمودہ اند۔ باید کہ از شکر تری وآرد گندم بایں طریق نان بہ پزند کہ رنگِ او برنگِ ماش باشد و یک ترب نیز از شکر تری آراستہ بالائے نان نہادہ بیار بید۔ اوشاں ہمچناں کردند۔ آں طعام را طیار کردہ بخدمتِ بندگی قطب العالمؒ عظمہ اللہ تعالےٰ آوردند۔ ایشاں چوں چند لقمہ تناول فرمودند سلطان بہلول لودھی انار اللہ تعالےٰ برہانہٗ فرمود کہ یا شیخ ہیچ سوادِ ایں طعام (یعنی مزہ)

ف چند سال ہوئے کہ عرسِ قطب العالمؒ پر عموی عالم شاہ صاحب مرحوم نے اپنی طرف سے ختم میں ماش اور جوار کی روٹیاں پکوا کر مولیوں کے ساتھ شاملِ تبرک کی تھیں۔

معلوم می شود ؟ حضرت بندگی قطب العالم عظمہ اللہ تعالے فرمودند کہ نانِ ماش لائق فقیر نیست بسیار لذیذ می باشد آخر الامر آں طعام را حضرت قطب العالم رح بحاضرانِ مجلس داد۔ چوں بخوردند تحقیق کردند کہ نانِ ماش است

معذرتِ زنانِ افغاناں

حضرت بندگی قطب العالم عظمہ اللہ تعالے وقتِ قیلولہ خوابیدہ بودند بعضے زنہائے افغاناں مسخری کردہ دروازہ آں خانہ را بند کردند یعنی چوں منت عاجز شوند خواہیم کشاد۔ چوں وقتِ نمازِ ظہر رسید۔ چہ مشاہدہ نمایند کہ حضرتِ ایشاں قطب العالم عظمہ اللہ تعالے معذرتِ بسیار کردند۔

رسول کوٹ حوالہ شاہ ابو المجید رح

چوں سلطان بہلول لودھی انار اللہ برہانہ دختر خود را برائے بندگی قطب العالم عظمہ اللہ تعالے نسبت کرد و بسیار دیہات و اکثر شہرہا ہیج (جہیز) داد حضرت ایشاں ہیچ قبول نہ کردند۔ آخر الامر سلطان بہلول لودی انار اللہ برہانہ عرض نمود کہ رسول کوٹ آبادان کردہ ملک سرور[1] کہ برادر پیر تانبہ است و از جدِ آں حضرت شیخ است باید کہ ایں را قبول خود فرمائید۔ بعدہٗ حضرت ایشاں قبول کردند و در آں جا رفتہ سکونت گرفتند۔ و آں شہر رسول کوٹ چناں آباداں و با رونق بود کہ مثل او در جوارِ لکھنور ہیچ شہرے نبود ——
قطب العالم رح بزبانِ مبارک راندند کہ ایں ویرانہ را حوالہ فرزند سید شاہ

[1] ملک سرور رح حضرت عالم رحمہ کے چچا (سلطان شہاب الدین) کے فرزند اور ۔۔۔۔

ابوالخیر حسن سید عمر حسینی خواہم نمود۔ حاضرانِ مجلس حیران ماندند۔ چدرالی اشنائیکے عرضداشت کہ یا شیخ عجب است کہ درباب مثل ایں شہر کہ بے نظیر است ایں چنیں سخن برزبانِ مبارک راندند۔ بندگی قطب العالم عظمہ اللہ تعالےٰ فرمودند کہ مارا چنیں معلوم می شود کہ در اندک روز رسول کیٹ چناں ویران خواہد شد کہ ہیچ آفریدۂ ازلی امن الطریق قطاع الطریقاں نخواہد آمد۔ مدتے نہ گذشت کہ آنجا ویرانہ شد۔

فعلِ مذمومہ سید خاں برائے آزمائشِ ولایتِ قطبُ العالم رحمۃ اللہ علیہ

روزے سید خاں عرف نون حانی (نوحانی) چند آہو شکار کردہ بود تکبیر رسانیدہ پیش خادمانِ حضرت بندگی قطب العالم عظمہ اللہ تعالےٰ آورد کہ ایں شکار در مطبخ خانہ حضرت ایشاں مندیج سازند زیراکہ شکار از وجہ حلال است و در آہوانِ یکے حرام شدہ بود اورا ہم برائے آزمائشِ ولایتِ ایشاں تکبیر رسانیدہ درمیان آوردہ بود۔ ناگاہ حضرت ایشاں بندگی قطب العالم عظمہ اللہ تعالےٰ بہ آں طرف عبور نمودند۔ چوں نظرِ مبارک ایشاں بر لحم آہوان افتاد فرمودند کہ گوشتِ آہو ہمیں می گوید کہ مرا حلال ذکر کردہ است۔ مقدار کہ لحم آں گوشت حرام بود برزبانِ مبارک راندند کہ دور نمایند۔ اورا دور کردند۔ چوں برابر حضرت ایشاں رح سید خاں رسید حضرت

بندگی قطب العالم عظمہ اللہ تعالے بہ زبانِ مبارک راندند کہ سید خاں زنہار بہ مسلماناں ایں چنیں کنایت کردن از مسلمانی دور است۔ بعدہ سید خاں پشیمان شدہ عاجزی کرد کہ یا شیخ ایں گناہ از من واقع شدہ است۔ بعفو مبدل نمائند۔ آخر الامر حضرت بندگی قطب العالم عظمہ اللہ تعالے اورا ازیں فعلِ مذمومہ تائب کردند و از گناہِ او در گزشتند۔

شادیٔ قطب العالم بدختر ملک بجلی خاں کھوکھر واظہارِ کرامات

ملک بجلی خاں کھوکھر حضرت بندگی قطب العالم عظمہ اللہ تعالے را نسبتِ جزء خود بزنی دادہ۔ چوں ایشاں برائے کدخدائی رواں شدند ہمہ بزرگاں و اکابرانِ آنجا پیشوا آمدند و نیز چناں کہ رسمِ ہند است طوائفِ مطرباں بسیار جمع شدہ بودند۔ یکے از آنہا در دل گزرانید کہ ازیں گدا مردم را چہ حصول خواہد شد۔ بعدہ اں محل حضرت بندگی قطب العالم عظمہ اللہ تعالے تبسم فرمودند کہ ایں تمامی طوائفِ مطرباں را بطلبند و بگویند کہ مقدارے کلوخہا توانید بودارہ بردارید۔ چوں آں جماعت برداشتند بخدمت حضرت بندگی قطب العالم عظمہ اللہ تعالے آمدند ایشاں فرمودند کشادہ بہ بینید چہ مشاہدہ نمایند کہ از قدرت اللہ تعالے آں جملہ کلوخہا زر گشت۔ بعدہ حضرت بندگی قطب العالم عظمہ اللہ تعالے از استر فرود آمدہ تشریف بانجمن فرمودند یعنی

زناں مسخری نمودہ روغنِ تلخ برائے روئے دست مالیدن ایشاں فرستادند حضرت بندگی قطب العالم عظمہ اللہ تعالےٰ بسم اللہ کردہ آں روغن بدست مالیدند۔ ہمہ قلیلِ اعلےٰ اگشت۔ بعدہٗ آں بقیہ قلیل ہر کہ بدست درویش مالید ہمہ آماس گرفت۔ چوں آماس از حد درگزشت التجا بایشاں آوردند۔ حضرت بندگی قطب العالم رح تبسم نمودہ فرمودند کہ ایں مسخری از ماست؟۔ بروید بجائے آماس بولِ استرِ من بمالید بشفا مبدل خواہد شد۔ ہمچناں کردند۔ اللہ تعالےٰ صحت بخشید۔

آخر الامر بعد از نکاح چوں تشریف اندروں بردند۔ در پلٹے بی بی خمے بود۔ چوں نظرِ مبارک ایشاں برآں جا افتاد۔ بقدرت جل جلالہٗ ہیچ آثار از خم نماند۔ وازاں بی بی حضرت ایشاں را یک پسر متولد شد نامِ او شیخ بہاؤالدین نہادند۔ او چناں مردے پیدا شد کہ در عمرِ دوازدہ سالگی نظر بر دیوارے افگند آں دیوار برجست ود و ہیدان گرفت۔

دریا رُو بجانبِ دیگر نہاد

روزے حضرت بندگی قطب العالم عظمہ اللہ تعالےٰ در موضع بنج ڈھیرہ[1] کہ در جوارِ شہر لہانور است نشستہ بودند یکے از مریدانِ حضرتِ ایشاں حاجی وہرہ باغبان مضطرب بخدمتِ ایشاں آمد۔ حضرت بندگی قطب العالم عظمہ اللہ تعالےٰ پرسیدند کہ حاجی وہرہ برائے چہ متفکر ہستی۔ او عرض نمود کہ یا شیخ زراعت ایں کمینہ را دریا بسیار مضرت می رساند۔ حضرت ایشاں بزبان مبارک

[1] موضع بنج ڈھیرہ غالباً اسی جگہ آباد تھا۔ جہاں اب قبرستانِ میانی ہے۔

رانند که آں قادرے که بحکم او دریا دریں جا جاری است می تواند که باز گرداند۔
از ہماں روز دریا رُو بجانب دیگر نہاد۔ چناں که دراں نواحی ہیچ آثارِ او نماند۔

پاداشِ اِبائے حکم قطبُ العالم رح

تنجو و بنجو ہر دو نام برادرن عرف او و آں از مریدانِ ایشاں بودند۔ قضارا لکھو نام دہڑ که یکے از مریدانِ ایشاں بود۔ بر خواہرِ اوشاں مبتلا گشت۔ چنانچه او را شب و روز قرار و شکیب رفت و لجام اختیار در دست نماند و در خود یارائے صبر ندید۔ آخر الامر بخدمت بندگی قطب العالم عظمه الله تعالےٰ آمده التجا نمود که یا شیخ تنجو و بنجو خواہر بیوه دارند اگر بحکم آں اعلےٰ جناب بمن بزنی دہند ازیں ہیچ بہتر نیست زیرا که قوت صبر در دل نمانده است حضرت ایشاں تنجو را طلبیده فرمودند که خواہرِ بالغه و بیوه داری چوں است که برائے لکھو بدہی۔ ہنوز تمام تقریر از زبان مبارک نفرموده بودند که او ابا نموده۔ حضرت ایشاں رح فرمودند که تو سخنِ من بریدی از حق خواسته من عمرِ تو بریدم۔ ہماں لحظه که ایں سخن از زبانِ ایشاں بر آمد۔ ہنوز ساعتے نگزشته بود که ہماں جا او جاں بحق تسلیم کرد۔ چوں خبرِ ہولناک بسمع بنجو رسید بخدمتِ بندگی قطب العالم عظمه الله تعالےٰ آمده معذرت بسیار کرد و خواہرِ خود را برائے لکھو بزنی داد۔

بازگشت دریائے راوی

حجرۂ حضرت بندگی قطب العالم عظمه الله تعالےٰ بالائے حصارِ قدیم شہر

لہانور بود۔ قضارا دریائے راوی نزدیک رسید۔ چنانچہ مقدارِ حصارے از یک طرف در آب افتاد۔ اکثر خادماں عرض رسانیدند کہ یا شیخ دریا قریب رسیدہ است۔ مبادا کہ آں حجرہ حضرت را مضرت رساند۔ ایشاں بر زبان مبارک راندند کہ من نشاندہ حضرت رکن الملۃ والدین ابوالفتح فیض اللہ و سلطان حمید الملۃ والشرع والدین شیخ حاکم ابوالغیث ہستم۔ دریا را چہ یارا ست کہ ایں حجرہ مارا مضرت رساند۔ ایشاں بر زبان مبارک راندند۔ بہ محلّے کہ از زبانِ مبارک ایشاں سخن برآمد۔ دریا باز گردید۔

بنائے بٹالہ حسب الارشادِ قطب العالمؒ

حضرت بندگی قطب العالم عظمہ اللہ تعالےٰ از کوہستان کانگڑہ می آمدند بطرفِ شہر لہانور۔ ناگاہ بریک بلندی رسیدند یک فقیرے بخدمت ایشاں عرض نمود کہ یا شیخ ایں طرفہ جائے ہوادار است۔ اگر دریں جا یک تکیہ (بنا) فرمایند۔ جائے سکین و آرام گاہ فقیراں باشد۔ حضرت ایشاں فرمودند کہ در اندک روز ایں جا آبادانی عظیم از فرزندم رائے[1] رام دیو کہ از مریدانِ ایشاں بود، خواہد شد۔ بعد از چند روز رائے رام دیو بخدمت ایشاں آمد یکے از فقیراں اورا گفت کہ حضرت ایشاں چنیں فرمودند۔ در دل او انکارے گزشت کہ واللہ اعلم شود یا نشود۔ بندگی قطب العالم عظمہ اللہ تعالےٰ بکشف دریافت فرمود کہ گفتارِ فقیراں بے معنی نمی باشد۔ از تو ایں جا

[1] رائے رام دیو کی اولاد کے مواضع کے نام حاشیہ مخطوطہ پر ہیں جو پڑھے نہیں جاتے۔

شہرے واقع خواہد شد۔ امّا از برائے ایں انکارے کہ بسخنِ فقیراں در دِل گزرانیدی اولادِ ترا ہیچ منفعتے نخواہد بود۔ بعد از مدّتے دولت خاں لودی رائے رام دیو را تمام محصولِ پنجاب بعوضِ نہ لکھ تنگہ سیاہ مرادی اجارہ دادہ فرمود کہ دریں فلاں بلندی شہرے بہ بند کہ جائے دلپذیر است و نامش بٹالہ بنہ۔

آخر الامر رائے رام دیو لاچار بحکمِ دولت خاں لودی در آنجا شہرے بست و نامش قصبۂ بٹالہ بنہاد۔

حفظِ نفس بعد از اختیارِ فقر لائق نیست

چو حضرت بندگی قطب العالم عظمہ اللہ تعالےٰ از قصبۂ منورۂ مو بجانب شہر لہانور نقل منزل فرمودند اکثر عوام الناس کہ متعلقانِ ایشاں بودند نیز راہی شدند۔ آخر الامر یکے از خادمانِ ایشاں نور الدین عرف اوان چوں او را حبِّ وطن در دِل غالب گشت یکدو منزل ہمراہ ایشاں آمد و برگشت چوں بخانہ رفت پائش آماس گرفت۔ چنانچہ بسیار حیران گشت۔ ہرچند علاج می کرد دوا پذیر نبود۔ بعدہٗ رجوع بحضرت بندگی قطب العالم عظمہ اللہ تعالےٰ نمود۔ ایشاں او را در باطن فرمودند کہ سزا لائق آں کسے است کہ ہمراہِ فقیراں اختیار کند و باز از لذائذِ نفوس بر عکسِ آں کند۔ چوں بیدار شد تائب گشت۔ ہماں لحظہ فرصت یافت و بخدمتِ ایشاں آمد تاحال از اولادِ نور الدین مجاورِ آستانۂ حضرت بندگی قطب العالم عظمہ اللہ

تعالےٰ ہستند۔

ادہیہ چوہان قصوری مع دیگر کسان از مو مبارک رسیدند

چوں حضرت قطب العالم بندگی شیخ جوہر عظمہ اللہ تعالےٰ از قصبہ مو بجانب شہر لہانور روئے عزم نہادند دراں محل بھاؤ باغبان کہ از معتقدانِ حضرت ایشاں بود با و فرمودند کہ مسافتِ راہ را ہمراہ ندویشاں اختیار کن۔ او عرض نمود کہ با شیخ پدرم نیز شائق است کہ با قدام آں حضرت راہ را بسر برد۔ امّا شیخ الاولیاء شیخ ادہیہ رح چوہان او را نمی گزارد و تنہا ایں فقیر را پدر نمی گذارد۔ حضرت بندگی قطب العالم عظمہ اللہ تعالےٰ را وقت خوش بود بر زبانِ مبارک راندند کہ ترا و پدر ترا مع شیخ ادہیہ از حق خواستہ ازیں ملک اخراج نمودہ در شہرِ لہانور طلب نمودہ شد۔ آخر الامر مدتے نہ گزشت قحطے عظیم در آنجا واقع گشت۔ ازاں سبب لاچار شیخ الاولیاء شیخ ادہیہ و بھاؤ و پدرِ او وغیرہ رُو بملکِ پنجاب نہادند و در شہر لہانور بخدمت شیخ عظمہ اللہ تعالےٰ مشرف گشتند۔ آخر الامر بندگی قطب العالم عظمہ اللہ تعالےٰ شیخ ادہیہ را خلافت دادہ در قصبۂ قصور کہ در جوارِ شہر لہانور است سکونت فرمودند و رخصت نمودند کہ

نوٹ صہ ۶۴ :۔ سلسلہ ۱۵۲ اولاد نورالدین کب تک مجاور رہی پتہ نہیں۔ تحقیق چشتی مطبوعہ ۱۲۸۴ھ / ۱۸۶۷ء میں حاجی شاہ مجاور کا نام ہے۔ ہم نے جواہر شاہ مجاور کو دیکھا ہے پھر فضل شاہ مقرر ہوا اور اب محمد بخش بستہ اچھا مجاور ہے۔ جسکے دم سے خانقاہ خوب صاف رہتی ہے۔

در قصبۂ قصور اولادِ شیخ ادہیہ و اولادِ شیخ بھاؤ باغبان مشہور است و مزار شیخ ادہیہ[1] رح در قصبۂ مذکور است۔

جو نہ شد جوانہہ شد

یکے از خادمانِ حضرت بندگی قطب العالم عظمہ اللہ تعالیٰ ابراہیم نام بشہاب الدین عرف منج فرمودند و بدرویش عرف کولی گوجر گفت کہ برائے اسپہائے حضرت ایشان خوید خواہند کاشت۔ چوں موسم نزدیک رسید شیخ ابراہیم خوید از او شاں طلبید۔ درویش گوجر عرض نمود کہ حاضر است۔ و شہاب الدین بشیخ عذرے درمیان آورد کہ در زمین جوانہہ[2] بسیار بود برائے آں نہ کاشتہ ام۔

---

[1] ۱۵ دسمبر ۱۹۷۲ء کو مزار شیخ ادہیہ چوہان واقع باغیچہ کچہری قصور کی زیارت کی۔ الحمد برخوردار محمد ابوبکر ہاشمی نے فوٹو لیا۔ جو بلاک بنا کر زیب ضمیمہ "تاریخ جلیلہ" ہوا۔ اسی کے صفحے میں قلمی کتاب اخبار الاولیاء میں لسان الاصفیا مصنفہ عبد القادر خویشگی قصوری کا بیان بھی درج کیا ہے جو اتنا ہی درست سمجھنا چاہئے جتنا مصنفِ تذکرۂ قطبیہ کے بیان کے مطابق ہے۔ قصور میں آدہیہ "بگر گر ڈھیہ" مشہور ہے۔

[2] جوانہہ خاردار بوٹی ہے جہاں وہ پیدا ہو وہاں کوئی اور کام کی چیز نہیں اگ سکتی۔

آخرالامر ایں سخن کسے بسمع ایشاں رسانید کہ شہاب الدین با شیخ چناں عذر ورزید۔ حضرت بندگی قطب العالم عظمہ اللہ تعالےٰ در حجرہ بحضرت الوہیت نشستہ بودند۔ بر زبان مبارک راندند کہ دراں زمین جوہ شد جوانہ شد تا حال دراں زمین چنداں جوانہ پیدا می شود کہ از کثرتِ آں در کشت کار عاجز می شوند۔

تائب شدنِ دزداں

روزے حضرت بندگی قطب العالم عظمہ اللہ تعالےٰ در حجرہ مشغول بودند دہ اسامی دزداں بدیوار آں حجرہ سوراخے کردہ آنچہ از قسم کتب وغیرہ بود بیروں کشیدند۔ چوں خواستند کہ برداشتہ بخانہ خود برند بقدرتِ حضرت عزت ہر ہمہ کور شدند و نظر چشمہائے ایشاں بالکل رفت۔ نابینا می گردیدند۔ راہے نمی یافتند۔ آخرالامر چوں روز روشن شد دزداں الحاح و زاری کردند کہ ما ہر ہمہ ازیں فعل مذموم پشیمان شدہ ایم و تائب گشتہ ایم۔ از برائے عند اللہ (کذا) مایاں را کسے پیشِ حضرت بندگی قطب العالم عظمہ اللہ تعالےٰ ببرد کہ از سلکِ مریدانِ او شویم۔ چوں ایں خبر بسمعِ حضرت رسید فرمودند کہ بیارید۔ چوں آوردند ایشاں نظرِ شفقت براوشاں گماشتند۔ ہم دراں حین اللہ تعالےٰ ہمہ را بصر داد و بینا شدہ مرید گشتند۔

تولدِ پسرے بخانۂ مبارز خان

روزے زوجۂ مبارز خاں لودی محمود خلیل بدل نسبت کردہ بخدمت حضرت بندگی قطب العالم عظمہ اللہ تعالیٰ آمد کہ آرزوئے اولاد دارم چناں نظر حمایت بریں عاجزہ فرمایند کہ بآرزوئے خود برسد۔ حضرت ایشاں تبسم نمودہ فرمودند کہ اللہ تعالیٰ ترا بعد از چہار سال پسرے خواہد داد۔ نام او چوہڑ خواہی نہاد۔ حضرت رب العزت بعد از چہار سال اورا پسرے بخشید نام او چوہڑ نہادند بسیار قابل شد۔

زبان را از ناگفتنی و دل را از خطرات نگاہ باید داشت

موجو[1] بھٹی برائے زیارتِ حضرت ایشاں آمد و نیت کرد کہ اگر در ولایتِ شیخ ہیچ شک نیست مارا طعام گھیور بخوراند و پسرے کہ ہمراہ داشت بنام میاں او منع نمود کہ زنہار آزمائش در ولایتِ مردانِ خدا نیابند (نکنند؟) آخر الامر چوں بخدمت بندگی قطب العالم عظمہ اللہ تعالیٰ رسیدند۔ دلم نام سیجپال کدخدائیِ پسر کردہ بود۔ ہمدراں محل او طعامِ گھیور[2] آورد۔ حضرت ایشاں تبسم نمودہ فرمودند کہ ایں طعام پیشِ

---

[1] حاشیۂ مخطوطہ پر موضع ملوڈی وغیرہ واقعہ ساہیوال کے متعلق لکھا ہے کہ ان میں موجو کی اولاد آباد ہے۔ [2] گھیور ایک قسم کی مٹھائی ہے جو ان دنوں بھی بیاہ شادیوں کی تقریب پر تیار کی جاتی ہے۔

موجو بنہ کہ بسیار شائق است و پسر او را طلبیدہ فرمودند کہ ایں کودک بسیار عاقل است۔ اللہ تعالیٰ او را بسیار مقبول خواہد کرد۔ و باز بر زبان مبارک راندند چوں آدمی بہ مجلس اہلِ دنیا برود باید کہ او زبانِ خود را از ناگفتنی نگہدارد تا عزتِ او فوت نشود۔ و چوں کسے بملازمتِ درویشے برود باید کہ دل خود را از خطراتِ لایعنی نگاہ دارد تا او مضرت نہ رسد۔

جنّ مُرید قطب العالمؒ در خدمتِ رائے شہزادہ

رائے[1] شہزادہ عرف بھٹی در قید بود و حکم سلطان بر وجہاں صادر گشت کہ ہیچ خدمت گار را نزدِ او نہ گزارند و او را بسیار تشنہ و گرسنہ نگاہ دارند۔ ہم چناں کردند۔ رائے شہزادہ بسیار حیران شد۔ التجا بحضرت بندگی قطب العالم اعظمہ اللہ تعالیٰ آورد کہ یا شیخ بریں کمترین دستگیر شو کہ از یں بلا خلاص شوم۔ ہم دراں روز یکے جنّ سفلی بخدمت او آمدہ بصورتِ آدمی خدمت می کرد و ممدِ او در ہر کارے می شد۔ چوں رائے شہزادہ خلاص یافت و بجانب خانۂ خود راہی شد تمام راہ او نیز ہمراہ و رفیقِ او بود۔ چوں خانۂ رائے شہزادہ نزدیک آمد۔ آں جنّ رخصت طلبید

---

[1] حاشیۂ تذکرہ قطبیہ قلمی پر لکھا ہے کہ سلیم خاں۔ مبارز خاں ابراہیم خاں۔ موضع کڑیال و فتح پور اور دیہروال میں رائے شہزادہ کی اولاد سے ہیں۔

رائے شہزادہ نہ فہمیدہ بود کہ ایں از عالمِ غیب است او را گفت کہ تو از
خدمت گارانِ پیرِ من ہستی۔ روزے چند دریں غریب خانۂ من بیا سا
تا (در) خدمتِ تو قیام نمایم و ترا ممنون سازم۔ او گفت کہ اے شہزادہ
مارا نہ دانستۂ۔ من از عالمِ غیب ام۔ چوں تو نام پیرِ من شفیع آوردی۔ من
شنیدم۔ ازاں سبب چندیں روز خدمتِ تو کردم و بہر کاسے ممدِ تو شدم
و ایں واقعہ برائے شہزادہ بعد از وفاتِ حضرت بندگی قطب العالم شیخ
چوہڑ عظمہ اللہ تعالےٰ در نہم سال یا دہم[1] سال رو دادہ بود۔

بنائے موضع تیرہ بزرگ از نکودر بھٹی

نکودر[2] بھٹی یکے از مریدانِ ایشاں در دل نیت کردہ بخدمتِ شیخ آمد
کہ یا شیخ می خواہم کہ بر فلاں بلندی دیہے بہ بندم۔ خان خاناں
تتار خاں روا نمی دارد۔ ایشاں تبسم نمودہ فرمودند کہ اے نکودر بعد از
سہ روز تتار خاں تغیر خواہد یافت و صوبہ او برائے دولت خاں مسلم خواہد
شد و او ترا بطوع و رغبت جائے دیہہ خواہد داد۔ چوں سہ روز بگذشت

---

[1] یہ واقعہ ۹۲۰ھ (یعنی سلطان سکندر لودی کے عہد) کا
سمجھنا چاہئے۔
[2] اسی نام کی تحصیل (نکودر) میں ہموال کھوکھراں اور طلسیاں گاؤں علاوہ
مریدانِ قطب العالم درج تاریخ جلیلہ صفحہ ۳۴۸ ہیں۔

تتار خاں تفیضے یافت و صاحب صوبہ دولت خاں گشت۔ نکودر بھٹی پیش او رفت و التماس آں دیہہ کرد۔ دولت خاں دیوانِ خود را طلبید و فرمود کہ ہمراہِ نکودر چند کس بدہ۔ ہرجا کہ داند دیہہ بہ بندد و مانعِ آں ہیچکس نشود۔ و نام آں دیہہ تیبڑہ بزرگ بنادند۔

خلاصیٔ بوبا و بلہڑ کھوکھراں از قید شدند

بوبا و بلہڑ[1] کھوکھراں در سلطان پور بقید شدند و در بلا گرفتار شدند۔ دراں دیار شیخ مولہ کہ از مریدانِ حضرت بندگی قطب العالم عظمہ اللہ تعالےٰ تشریف بردہ بودند۔ بوبا و بلہڑ کھوکھراں عریضہ بدست کسے بہ خدمتِ شیخ مولہ فرستادند۔ مضمون آنکہ یا شیخ رجوع بحضرت بندگی قطب العالم عظمہ اللہ تعالےٰ آوردہ فاتحہ بخوانید کہ اللہ تعالےٰ مارا ازیں بلا خلاص کند۔ و ما نذر کردیم۔ ہر وقتیکہ ازیں بلا خلاص شویم بخدمتِ بندگی قطب العالم عظمہ اللہ تعالےٰ دست بیعت شدہ مرید شویم۔ بعدہٗ در شب بوبا و بلہڑ کھوکھراں خوابے دیدند کہ بزرگے می گوید کہ بروید بخانہ خود۔ اللہ تعالےٰ ازیں بلا شمارا خلاص کردہ است۔ چوں روز شد یک پاس نہ گزشتہ بود کہ حکم بادشاہ رسید کہ بوبا و بلہڑ کھوکھراں را خلاص کنید۔ چوں خلاص کردند

---

[1] اس نام پر موسوم تحصیل بٹالہ میں موضع (بلہڑوال) ملوکۂ مریدانِ قطب العالم رواسی صفحہ تاریخ پر درج ہے۔

ہمراں محل ایشاں آمدند بہ خدمت حضرت بندگی قطب العالم عظمہ اللہ تعالےٰ دست بیعت شدہ مرید شدند و بدولت داریں مشرف گشتند۔

کرامت بکار بردن ہمہ طعام

روزے حضرت بندگی قطب العالم شیخ چوہڑ عظمہ اللہ تعالےٰ بدیہہ شہاب الدین منج کہ در جوار شہر لہانور است تشریف فرمودند یکے ٹہیکو نام عرف بھٹی ضیافت حضرت ایشاں کرد و طعام بسیار گوناگون طیار کرد۔ او دھو کہ برادر ٹہیکو بود در دل او گزشت کہ ٹہیکو چندیں بسیار طعام برائے چہ پختہ است کہ شیخ چہ قدر خواہد خورد و شیخ را بحقارت یاد کرد۔ بندگی قطب العالم عظمہ اللہ تعالےٰ ٹہیکو را فرمودند کہ طعام ازیں ہم دو چنداں بلکہ بمقدارے کہ توانی طیار کن او ہم چنیں رچند گوسفند و چند بز و نہ مادہ گاؤ بہ تکبیر رسانیدہ بود۔ آنچہ توانست ٹہیکو طعام دیگر طیار نمود۔ حضرت ایشاں ہر ہمہ طعام را بکار بردند۔ او دھو چوں ایں کشف مشاہدہ کرد از گفتار ناپسندیدہ و خطراتِ لایعنی پشیمان و تائب شد و از سلکِ مریدانِ ایشاں گشت۔

عالمِ محویت قطبُ العالم

حضرت بندگی قطب العالم شیخ چوہڑ عظمہ اللہ تعالےٰ بالاءِ تودہ ہائے ریگ بکنارہ دریائے راوی در جوارِ شہر لہانور بہ سجدہ مشغول بودند بادِ سخت وزیدن گرفت تا بحدے کہ ایشاں بتہ ریگ آمدند۔ چنانکہ یک وجب سرِ مصلے

بیروں ماند۔ چوں علی الصباح شد کہ خادمان ایشاں بجائے خود ندیدند و آں جائے را نیز مبدل دیدند در تجسس شدند۔ ہمدراں محل ملک بجلی خاں کھوکھر کہ از خواص معتقدان ایشاں بود او سر عصا بشناخت۔ ریگ را دور کردن گرفت۔ چوں تمامی ریگ را دور کردند و جائیکش بہ قوام آمد مشاہدہ نمودند کہ حضرت بندگی قطب العالم عظمہ اللہ تعالےٰ چناں در عالم سکر مستغرق بودند کہ ازیں واقعہ ہیچ خبر نداشتند۔ بعد از دیرے حضرت ایشاں از سجدہ سر مبارک بر داشتند۔ خادماں تمامی ماجرا بر شیخ رح عرض نمودند۔ ایشاں تبسم نمودہ فرمودند کہ چوں دوست بدوست محو می شود اگر دراں محل کونین برہم افتد دراں وقت خبر نباشد۔ بیت

من مستِ جامِ عشقم از خود خبر ندارم
گر سر رود دریں رہ پروائے سر ندارم

حادثۂ سوختنِ پسر

حضرت بندگی قطب العالم عظمہ اللہ تعالےٰ بعد از نماز عشا در سجدہ می شدند۔ چوں یک پاس روز بر آمد سر از سجدہ بر می داشتند اول نظر ایشاں بر ہر کہ افتادے می سوختے۔ ناگاہ پسر ایشاں شیخ علی نام ہشت سالہ بود در صحنِ خانہ دویدہ می رفت۔ قضارا چوں ایشاں سر از سجدہ بر داشتند اول نظر ایشاں بر شیخ علی افتاد بسوخت۔

حالتِ استغراق قطبُ العالم رح

حضرتِ ایشاں رح در صحن خانہ بسجدہ مشغول بودند کہ باران باریدن گرفت۔ قضاراً خانہ افتاد۔ حضرت بی بی سلطان زادی و بندگی قطب العالم رح شیخ ابو الفتح وغیرہ تہِ آں بام آمدند و مرد ماں جمع شدہ اوشاں را بدر آوردند چوں روز روشن گشت حضرت بندگی قطب العالم عظمہ اللہ تعالےٰ سر از سجدہ برداشتند۔ دیدند کہ خانہ افتادہ است۔ پرسیدند کہ خانہ را چہ شد۔ عرض نمودند کہ یا شیخ آں حضرت چناں در دریائے حیرت غرق بودند کہ از افتادن خانہ و باریدنِ باراں ہیچ خبر نداشتند۔ حضرت بی بی و برخوردار شیخ ابو الفتح وغیرہ پائینِ آں خانہ آمدند۔ بسیار کساں جمع شدند۔ ایشاں را بر آوردند و غوغائے عظیم برخاست و آں خلاصۂ اولیاء ازیں ہیچ خبر نداشتند۔

در موسم سرما نیم شب غسل بدریا

حضرت بندگی قطب العالم عظمہ اللہ تعالےٰ کہ در موسم سرما فی نصف اللیل بدریا رفتہ غسل می کردند۔ شبے ملا سدھاری و ملا اسمٰعیل نیز بخدمتِ ایشاں بودند۔ ہنوز ایشاں از غسل فارغ نہ شدہ بودند کہ ملا اسمٰعیل و ملا سدھاری را سرما در گرفت و ایشاں را طاقتِ دم زدن نماند۔ التجا بحضرتِ ایشاں آوردند کہ یا شیخ از سرما مایاں را طاقتِ ایستادن و نشستن نماندہ است۔ حضرت فرمودند کہ پس من بطرفے استادہ شوید چوں استادہ شدند چناں

گرمی بر ایشاں ورود نمود کہ گویا در حمام اند۔ چوں حضرت ایشاں از غسل فارغ
شدند بطرفِ حجرۂ خود تشریف فرمودند۔ اوشاں تمام راہ بقفائے پسِ حضرتِ
ایشاں بندگی قطب العالم عظمہ اللہ تعالےٰ می آمدند و گرم بودند۔

گویا شدنِ پسرِ گنگ جام بلوچ

در خانۂ جام عرف بلوچ گرائی فرزند نمی شد۔ آخر الامر جام پیشِ حضرت ایشاں
التجا نمود کہ یا شیخ مارا ہیچ فرزندے نمی شود۔ حضرت بندگی قطب العالم مخدوم
شیخ چوہڑ عظمہ اللہ تعالےٰ در مراقبہ شدند بعد از مراقبہ سرِ مبارک برداشتند
و فرمودند کہ ترا در ہمیں سال اللہ تعالےٰ فرزند خواہد داد۔ نام او شیخ خاں خواہی
نہاد۔ آخر الامر حضرت عزت او را در ہماں سال فرزندے عطا نمود۔ چوں آں
پسر پنج سالہ شد گنگ ماند۔ ہیچ سخن نمی توانست گفت۔ جام بلوچ معہ پسرِ
خود باز بخدمتِ ایشاں آمد و التجا نمود کہ یا شیخ ایں بندہ زادۂ آں حضرت
گنگ ماندہ است۔ گویا نمی شود۔ حضرت بندگی قطب العالم عظمہ اللہ تعالےٰ
فرمودند کہ یک دو سال توقف نمائید کہ گویا خواہد شد۔ زیرا کہ اگر دریں ساعت
گویا شود شما تابِ گویائی و کلہ درازی ایں پسر ہیچ تا نمی برداشت نمود۔ جام الحاح
زاری کرد کہ یا حضرت سلطان المحققین ہر جورے کہ ازیں بر من رود قبول داریم
تا ایں کودک گویا شود۔ حضرت ایشاں مقدارے نفنہ بدستِ مبارک در دہنِ
او کردند۔ و دراں جا شفقعے ہیچ فرد می برد۔ ہموں زماں بلغتے بر زد و دشنام داد
کہ حضورِ حضرت بندگی قطب العالم رحم ہیچ را فرو می بری و شوغا بیہودہ می گوئی۔

پسرِ قطبا مقرّب سلطان بابر شد بخطاب سید خاں

روزے شخصے قطبا نام عرف سیمیحہ کہ از متعلقان جام گورائی بود بخدمت حضرت قطب العالم بدل نیت کردہ آمد کہ اگر از توجہ آں حضرت مارا فرزند شود یک شتر بنظرِ اشرف بگزرانیم۔ حضرت ایشاں تبسّم نمودہ فرمودند کہ اللہ تعالےٰ ترا در ہمیں سال فرزندے خواہد داد نام او چوہڑ خواہی نہاد۔ آخر الامر در ہماں سال اورا پسرے شدہ۔ نام او چوہڑ نہادند۔ چوں چند سالہ شد درو ابلہی شاہ نمودند۔ مجنوں طورے می گردید۔ بعدہٗ روزے جام گورائی بخدمت حضرت بندگی قطب العالم رح آمدہ عرض نمود کہ یا شیخ یکے از متعلقانِ ایں فقیر را از توجہ آں حضرت اللہ تعالےٰ پسرے دادہ است۔ آخر الامر او دیوانہ طورے می گردد وہیچ فہم و فراست در و یافتہ نمی شود و دراں محل حضرت ایشاں را وقت خوش بود۔ فرمودند کہ ازیں معنے ترا خبر نیست۔ مارا چناں معلوم می شود کہ از جانب مغرب بادشاہے خواہد آمد۔ ایں پسر از مقربانِ او خواہد شد۔ و نام ایں سید خاں خواہد گشت بلکہ نام ایں ذات دولت خاں خواہد شد۔ یعنی اولادِ ایں بعرف سید خاں مشہور خواہد گشت۔ آخر الامر بعد از سی سال[1] با سلطان السلاطین

---

[1] گویا یہ واقعہ (۹۳۲-۳۰ =) ۹۰۲ھ کا ہے یعنی سکندر لودی کے آٹھویں سنہ جلوس اور قطب عالم رح کی وفات سے آٹھ برس پہلے کا +

سلطان ابراہیم با بر بادشاہ از شہر کابل در جوارِ شہر پانی پت مقابلہ نمودند۔ عاقبت قضارا سلطان ابراہیم شربتِ شہادت چشید۔ چوں سلطنتِ دہلی وغیرہ بر سلطان بابر مقرر گشت۔ او فرمانے را بجانب جام فرستاد کہ آمدہ ملاقات کند۔ آخر الامر او بیمار بود۔ بجائے خود جوہر بند کور را فرستاد و سلطان چناں برو مہربان گشت کہ از مقربانِ خود کرد و نامش سید خاں نہاد۔

ارشاد قطب العالم متعلق اولادِ پسر خود (ابو الفتح رح)

بندگی قطب العالم شیخ ابو الفتح رح را پسرے متولد شد نام او شیخ راجو نہادند۔ روزے شیخ ابو الفتح رح آں پسر خود را بخدمت قطب العالم عظمہ اللہ تعالےٰ برد۔ ایشاں در حالتِ سکر بودند۔ بعد از فراغ آں چوں بعالم صحو آمدند فرمودند ابو الفتح ایں سہ پسر کہ داری از یں ہیچ یکے اولادِ ترا نخواہد شد۔ بعد از چہارم سال نزا اللہ تعالےٰ پسرے خواہد بخشید نام او باسم من عبد الجلیل خواہی نہاد۔ از اولادِ او بہرہ ور خواہی گشت۔ بفرمانِ اللہ تعالےٰ بعد از چہارم سال او را پسرے شد۔ نام او شیخ عبد الجلیل نہادند و دو کلاں پسر کہ بنام خواجہ خلیل و زین العابدین داشت حضور او برحلتِ حق پیوستند۔

شیریں شدنِ آب شور

روزے بندگی حضرتِ قطب العالم عظمہ اللہ تعالےٰ بر سر چاہِ شورے کہ بیروں حصارِ قدیم شہر لما نور است آمدند و فرمودند کہ مقدارے برائے شرب

ازیں چاہ بگیرند۔ خادماں عرض نمودند کہ یا حضرت آب ایں چاہ بسیار شور است۔ باز فرمودند کہ بیارید۔ چوں آوردند آب شور را نوشیدہ بقیہ او دراں چاہ انگندند ہمدراں حین بحکم اللہ تعالیٰ آبِ چاہ شیریں گشت و تا حال آں چاہ مشہور در ملک پنجاب بہ کھاری کھوئی است۔ [1]

کرم بر شیرِ ضعیف

روزے حضرتِ ایشاں از قصبہ رسول کوٹ بیروں تشریف فرمودند۔ در صحرا زیر درختے نشستہ بودند کہ ناگاہ شیرے آمدہ پیش روئے خود بزمین مالیدن گرفت۔ ہمدراں محل شخصے بنظرِ ایشاں یک مادہ گاؤ آورد۔ فرمودند بروید ایں مادہ گاؤ بفلاں درخت بہ بندید۔ چوں بستند آں شیر رفتہ او را کشت۔ و بخوردنِ آں مشغول گشت۔ ایں داعی متعجب شدہ عرض نمود کہ یا شیخ اگر ایں مادہ گاؤ بہ لنگرِ آں حضرت می رسید فقرا واں (کذا) محظوظ می شدند و از

---

[1] نامہ مراد منظومہ ۱۲۰۳ھ سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ چاہ قطب العالم کی حویلی کے پاس ہی تھا جیسا کہ فرماتے ہیں ؎

پھر آئیو شہر کے اندر شتابی	جہاں قطبِ زماں کی ہے حویلی
وہاں مشہور ہے اک چاہ کھاری	لقب اس کا رہا ہے آہ کھاری
و لیکن آب کوثر سے نہیں کم	کہ وہ پانی ہے رشکِ آبِ زمزم
اسے سبب سے کہ حضرت نے پیا ہے	خدا نے بہتر از شیریں کیا ہے

پہلے یہ کنواں حصار قدیم سے باہر ہوگا۔ مگر پھر باہر آبادی ہونے سے اندر آ گیا ہوگا +

نوردنِ شیر چہ نفع ؟ - ایشاں بزبانِ مبارک راندند کہ آں شیر بمن عرض نمود کہ ضعیفم و مسافرم قوتِ کمال ندارم کہ برائے نفسِ خود قوت مہیا سازم سہ روز گذشتہ است کہ بفاقہ ام - یا شیخ دستگیر نمائے من ے

گر توئی باران رحمت لطف کن برمن ببار

وقتِ باریدن چنیں است بعد ازاں آید چہ کار

ہمدراں محل شخصے مادہ گاؤ آورد - پس آں گاؤ رزقِ بود - بعدہٗ چوں بخانہ تشریف فرمودند - بزبان مبارک راندند کہ از لنگرہ ہر روز یک دو من لحم یا ہرچہ مہیا باشد زیر ہمیں درخت نہادہ باشند کہ ایں شیر بسیار ضعیف است - از قوتِ خود حیران نشود و اورا بکار دارد -

تقررِ دولتخاں لودی بجائے سیدخاں بصوبہ داریِ لاہور

چوں حضرت بہنگی قطب العالم عظمہ اللہ تعالےٰ درخانہ بحلی خاں نسبت فرمودند سید خاں لوحانی کہ از مقربان سلطان السلاطین سلطان سکندر انار اللہ برہانہ بود و نیز صاحب صوبۂ شہر لہانور اورا شعلۂ غیرت درگرفت کہ ہنوز از رحلتِ سلطان زادی یک سال کامل ہم نگذشتہ است کہ ایشاں کدخدائی بخانۂ بحلی خاں کردند پس رفتہ بشیخ بگوئید از شہر لہانور اخراج شوند وایں محلہ کہ درو سلطان زادی بود حوالۂ شیخ ابوالفتح نمایند کہ پسرِ اوست - یا ازیں نسبت باز آیند - چوں ایں سخن بسمع ایشاں رسید فرمودند کہ رفتہ بسید خاں بگوئید کہ من نشاندۂ رکن الملۃ والشرع والدین

ابوالفتح فیض اللہ علیہ الرحمۃ ام۔ درمیانِ من و تو میعادِ پانزدہ روز است بااز ایں شہر بادشاہ ترا اخراج خواہد کرد یا مارا۔ ہنوز پانزدہ روز نگذشتہ بود کہ آں صوبہ از و تغیر گشت و بدولت خاں لودی مقرر گشت۔

خانقاہِ قطب العالمؒ بجائے کہ مسواکِ مرشدؒ سبز شد

حضرت قطب العالم عظمہ اللہ تعالےٰ در قصبہ مَو کہ در جوارِ شہر بکھر است خانقاہِ خود عمارت فرمودہ بود ندکہ ہمدراں مرشدِ ایشاں سلطان الموحدین قدوۃ الواصلین شیخ اولیا حضرت شیخ احمد نور بخش رحمۃ اللہ تشریف فرمودند۔ چوں عمارتِ خانقاہِ ایشاں معائنہ نمودند حضرتِ بندگی قطب العالم عظمہ اللہ تعالےٰ گفتند کہ خانقاہِ تو مارا بجانبِ مشرق می نماید۔ ایں جانب برائے چہ راست می کنی۔ بعدہٗ بندگی قطب العالم عظمہ اللہ تعالےٰ بخدمت اوشاں عرض نمودند کہ مارا روشن نمی شود کہ کجا جائے سکونت سازم۔ شیخ المشائخ شیخ احمد نور بخش رحمۃ اللہ فرمودند ایں مسواکِ من پیشِ خود نگہدارید۔ وقتِ شغل در شب ہر جا کہ سبز شود ہماں جا روضۂ خود مقرر نمایند۔ چوں ایشاں بحکمِ مہترِ عالم علیہ السلام بشہر لنا نور آمدند شبے در خطۂ کوٹ کردہ بہ شغلے مشغول شدند۔ آں مسواک پیشِ سجدہ گاہِ ایشاں سبز گشت[۱] ہمانجا خانقاہ و روضۂ مبارک ایشاں معروف است۔

---

[۱] یہ مسواک سبز ہوئی اور درخت بن گئی۔ یہ درخت ۱۲۰۳ھ ہجری اور

خلاصیٔ ہندوشاہ از قتل و فوز بمرتبۂ شہادت

یکے از جوہریانِ ملک پنجاب ہندوشاہ نام عرف بھٹی در غیبت سرِ خود را بہ بیعتِ ایشاں حلق کردہ بود۔ آخر الامرا ورا بہ تہمتے متہم کردہ پیشِ حاکمے بستہ بُردند کہ قطاعِ طریق است۔ حاکم او را حوالۂ جلاداں نمود کہ او را گردن بزنید۔ جلاداں چو قصدِ کشتنِ او کردند باو گفتند روئے خود بجانب قبلہ کن اُو روئے خود بطرفِ شمال کرد کہ خانقاہِ حضرت ایشاں بود۔ باز جلاداں باو گفتند کہ وقتِ آخر تو نزدیک رسیدہ است۔ روئے بہ بیت اللہ چرا نمی کنی۔ او گفت کہ شما بکارِ خود مشغول شوید۔ من روئے بجانبِ قبلۂ خود کردہ ام۔ درین گفتگو حاکم کس را فرستاد کہ ایں را خلاص کنید کہ من از خونِ او درگزشتیم۔ چوں ہندوشاہ ازاں بلا خلاصی یافت بخدمتِ بندگی قطب العالم عظمہ اللہ تعالےٰ آمدہ دست بیعت شدہ مرید گشت۔ فرد

نادیدہ رُخت عمرے سودا بتو ورزیدم   فارغ زتو چوں باشم اکنوں کہ رُخت دیدم

نوٹ بقیہ حاشیہ صفحہ ۸۰ :۔ اسکے بعد بھی موجود تھا جیسا کہ مراد شاہ رحمۃ اللہ مرادیں فرماتے ہیں ؎ درخت ابتک جو تربت پر کھڑا ہے   سو وہ حضرت کی اک مسواک کا ہے۔ عموی عالم شاہ مرحوم کہتے تھے کہ وہ میرے سامنے کٹا ہے۔ کیونکہ اس سے کھوکھلا ہو جانیکی وجہ سے خانقاہ میں پانی مرتا تھا۔ جو وَن کے درخت اسوقت خانقاہ میں موجود ہیں۔ انہیں اسی کے نیچے سمجھنا چاہیئے۔

بعد از حصولِ ایں دولت ہند وشاہ عرض نمود کہ یا شیخ ایں کمینہ از بس گنہگار است تحیرّ است کہ عاقبتِ خود محمود دارد یا نہ۔ بعد از تأمل ایشاں فرمودند کہ اللہ تعالےٰ ترا مرتبۂ شہادت خواہد بخشید۔ بعد از مدتے ہند وشاہ[1] شربتِ شہادت چشیدہ۔ مشہور است کہ بے سر چندکس را کشت و خصماں را ہزیمت داد۔

حالتِ ریاضت ومجاہدۂ شیخ ابو الفتح بن قطب العالم رحمۃ اللہ علیہ

حضرت بندگی قطب العالم عظمہ اللہ تعالےٰ اکثر بر پہلوے نمی خوابیدند و دراز نمی شدند۔ یکے از خادمان عرض نمود یا قطب العالم رحمۃ اللہ علیہ گاہے آں حضرت دراز نمی گشتند۔ حضرت ایشاں فرمودند کہ در پشتِ خود قطبِ زمانہ دارم۔ ازیں سبب دراز نمی گشتم۔ آخر الامر بعد از مدتے اللہ تعالےٰ اوشاں را پسرے داد نام او را شیخ ابو الفتح رحمۃ اللہ علیہ نہادند۔ بعد از وفاتِ ایشاں جانشین و سجادۂ حضرت ایشاں عظمہ اللہ تعالےٰ گشت و شیخ در ریاضت مبالغہ حال بہ مجاہدۂ نفس حالت اوشاں چناں بود کہ بعد از روزۂ طی[2] یک خادمے وقتِ افطار طعام مرغن آورد۔ ایشاں بکار بردند۔ چوں علی الصباح شد۔ شیخ ابو الفتح رحمۃ اللہ علیہ آں خادم را طلبیدہ فرمودند کہ برو آئینہ بیار۔ چوں آورد فرمودند کہ چوں او دید بر زباں راندند کہ مقدارے روغن زرد بر آئینہ مالیدہ مشاہدہ کن چوں او مشاہدہ کرد گفتند کہ

---

[1] حاشیہ تذکرۂ قطبیہ پر مسطور ہے کہ ہندو شاہ کی اولاد موضع الگوں میں ہے۔

[2] وہ روزہ جو تیسرے دن افطار کیا جائے جو حضرت فرید الدین شکر گنج رحمۃ اللہ علیہ وغیرہ بزرگوں کا معمول تھا۔ (صفحہ ۱۰ التبرک کلام)

چیزے فرق دیدی۔ او عرض کرد کہ یا شیخ حالا از آلائشِ روغن خود را مستغنی توال مشاہدہ نمود۔ فرمودند کہ از خوراندن طعام مرغن تو ایں قدر حجاب پیشِ من آمدہ است۔ ۔ و انتہاءِ احوال ایشاں چناں بود ہر کہ بنظرِ ایشاں گزشتے یکے از رسیدگاں شدے۔ و اکثر در عشق و محبت و قلاشی و بےخودی گزراں می کردند۔

در فیض کشادن بر شیخ فرید رح

روزے ایں داعی کافۂ اہلِ اسلام برادرِ خود شیخ فرید رح را برائے تعلیم علمِ ظاہری زجر می کرد و او گریہ کردن گرفت۔ آوازِ گریۂ او بسمعِ حضرت ایشاں سید از حجرہ تشریف بیروں آوردہ فرمودند کہ ابا بکر! برائے چہ فرید را زجر میکنی و آزار می رسانی۔ ایں داعی کافۂ اہلِ اسلام عرض نمود کہ یا شیخ از جاہل ماندن مردن ازیں بہتر است و حضرت ایشاں چشم پرآب کردہ فرمودند کہ از خدائے تعالےٰ خواستہ ام فرید را ہر چہاردہ علم دیا نیدہ شدہ ہمدراں محل ذوالجلال در فیض بروے کشاد۔ از علماءِ دہر و او حدانِ عصر گشت +

نیازِ شیخ فرید رح بجنابِ خواجۂ کونین صلعم

شیخ فرید رح ہر شبِ جمعہ طعام یار و ل خواجۂ کونین صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم می کردے۔ یکے از خادمان نا فہمیدہ کوزہ را بسہو از خانۂ کلالاں آوردہ دراں طعام مدکار کرد۔ چوں شب گزشت شیخ فرید دلگیر و گریہ کناں از آں حجرہ بیروں آمدند یکے از خادمان پرسید کہ یا شیخ سبب ملولیتِ آں حضرت چیست فرمودند کہ

اشب خواجہ سرورِ کائنات را برخلافِ رسوم بیرونِ حجرہ دیدہ۔ رفتہ زمین خدمت بوسیدم۔ در دلم گزشت کہ چہ کرطالعی بر من نازل شدہ است۔ آنحضرت آفتاب شعلع حجرۂ تاریک مرا با قدم منور ساختند۔ ہمدراں محل سید عالم علیہ السلام بر زبانِ مبارک راندند کہ فرزندم فرید! در خانۂ تو آوندے نہادہ اند ملع رفتنِ من ہمیں است۔ چوں شبِ جمعۂ دیگر رسید مقدارے کہ طعام بارواحِ آں سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم می دادند دراں شب دوچنداں دادہ دراں حجرہ مشغول شدند۔

طعام تیار کردہ برسم کفار حرام

حضرت بندگی قطب العالم بر بلندیٔ دیاہوں[۱] کہ خانقاہ حضرت ایشاں بود مشغول بودند کہ بھیرو عرف بھٹی و ہتھیرو دیگرا ں آمدہ عرض نمود کہ یا شیخ اللہ تعالیٰ از توجہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مارا فرزندے دادہ است۔ امروز طعام جنڈی تیار است۔ اگر آں خلاصۂ اولیا ہم بکار برند سعادتِ ایں فقیر۔ ایشاں فرمودند کہ جنڈی چہ چیز است مارا روشن نمی شود۔ یکے ازاں ہماں

---

[۱] یہ جگہ پیر بادش کے نام سے مشہور اسٹیشن ننکانہ صاحب کے متصل بڑی بلندی پر واقع ہے۔ یہاں قطب العالم کے فرزند اصغر پیر بہاؤالدین اور انکے فرزندوں کی قبریں تھیں جو اولاد کی بوہابیت اور جہالت کی نذر ہو گئیں۔ پیر بہاؤ الدین کی اس لئے محفوظ ہے کہ بھٹی اسے رائے بلار کی قبر مشہور کر کے اس کی نگہداشت کیتے ہیں (تاریخ جلیلہ ص ۲۷۸)

عرض نمود کہ یا شیخ جنڈی رسومِ کفار است۔ ایشاں فرمودند۔ پس از شرعِ شریف آں طعام حرام است۔ نباید خورد۔ پھر و عرض نمود کہ یا شیخ طعام صد کس تیار شدہ است چہ باید کرد۔ حضرت ایشاں فرمودند کہ بر ایں سگ را جملہ طعام بکار خواہد برد۔

ولادت ابوالخیر بدعائے قطب العالم رح

کھوبن رائے اللہ دتا عرف بھی بخدمتِ ایشاں در دل نیت کردہ آمد کہ گر توجہ آں حضرت از اولاد بہرہ ور گردم۔ حضرت بندگی قطب العالم عظمہ اللہ تعالے تبسم نمودہ فرمودند کہ اللہ تعالے ترا بسیار فرزندان خواہد داد۔ اول پسرے کہ خواہد شد نام او ابوالخیر خواہی نہاد۔ بسیار قابل خواہد شد۔ بعد از مدت اللہ تعالے او را پسرے داد نام او ابوالخیر نہادند بسیار قابل شد۔

نقل مطرب سازش کنند خلافِ قطب العالم رح

بعضے برادرانِ ناشائستہ از اولادِ شیخ تاج الدین بہ از روئے حسد خواستند کہ حضرت بندگی قطب العالم عظمہ اللہ تعالے را بقتل رسانند۔ ہر چند کہ در حجرۂ ایشاں پنہاں آمدہ می جستند ایشاں را نمی یافتند و کور دیدہ ہائے ایشاں بنورِ ایشاں۔

---

[1] حاشیہ مخطوطہ تذکرہ قطبیہ پر ابوالخیر کی اولاد گاؤں کا نام لکھا ہے غالباً الہ پور (واضح نہیں)۔ [2] نام علائی برادرِ شیخ نور الدین بن سلطان حاکم رح۔

مسموعمی شدند یکے مطرب بود کہ حضرت بندگی قطب العالم عظمہ اللہ تعالےٰ اکثر (ازو) سرودی شنیدند۔ آں مطرب بدبخت باخصمانِ ایشاں گفت کہ امشب ہر وقتیکہ من بآوازِ بلند پیشِ شیخ بسرایم۔ بر ہمیں نشان شما اورا آمدہ بقتل رسانید۔ چوں شب درآمد آں مطرب بے دین بخدمتِ حضرت بندگی قطب العالم عظمہ اللہ تعالےٰ آمد۔ چوں نیم شب گذشت حضرت ایشاں اورا فرمودند کہ سرما بسیار است ایں خرقۂ من بپوش۔ او پوشید۔ چوں آں وقت وعدۂ او رسید یک بیت در مقام حسینی او بلند بسرائید۔ خصمانِ اوشاں در حجرہ پنہاں شدہ آمدند۔ ہر چند جستند حضرت ایشاں را ندیدند و خرقۂ ایشاں بالائے آں مطرب نشاختند۔ آں مطرب را شیخ پنداشتند۔ بزدند۔ ہر چند او گفت کہ فلاں مطرب۔ آں خصماں نمی شناختند۔ و در زبانِ ملتانی مشہور است۔ لحبہ لگی قریشیاں مارے ڈوم فقیر۔

محفوظ الطغیانی دریائے سندھ

حضرت بندگی قطب العالم عظمہ اللہ تعالےٰ بر درختے رفتہ مشغول شدند۔ چناں استغراق بر ایشاں ورود نمود کہ از آمدنِ آب دریائے سندھ ایشاں را ہیچ خبر نبود۔ آں آب سہ ماہ ماند۔ مرداں پنداشتند کہ شاید شیخ غرق شدہ باشد زیرا کہ بر درختیکہ شیخ مشغول بود سہ ماہ است کہ ایں درخت درمیانِ آب است چوں آں آب برطرف شد یکے از خادمانِ ایشاں سہلو (یا ہلو) نام ماہی گیر زیر آں درخت رفتہ گریہ می کرد۔ ناگاہ آوازِ گریۂ او در گوشِ حضرتِ ایشاں رسید

بعالمِ محو آمدند و پرسیدند کہ کیست کہ گریہ می کند او چہ مشاہدہ می کند کہ حضرت قطب العالم عظمہ اللہ تعالیٰ می پرسند۔ او شادمان شدہ در خدمتِ ایشاں مشرف شد۔ بعدہٗ حضرت بندگی قطب العالم و آں حلو نام ماہی گیر در قصبہ مو تشریف فرمودند۔

دفعِ مرضِ بڈو

پدر میاں بڈو بھیدال اورا بخدمتِ حضرت بندگی قطب العالم عظمہ اللہ تعالیٰ برائے مُرید کردن آوردند و بڈو را زحمتِ مرض بود۔ چوں نظر مبارک ایشاں بروافتاد ہمدراں حال ازاں زحمت اورا اللہ تعالیٰ نجات بخشید۔

شفا بآبِ وضوءِ قطب العالم رحمۃ اللہ

یکے مرید حضرت بندگی قطب العالم عظمہ اللہ تعالیٰ باسم ہَجّو عرف بھیدال ساکن دیہہ باڑی بٹیالہ (ٹنبالہ؟) کہ در جوارِ شہر لہانور است[1] و بزحمتِ مرض مبتلا گشت۔ حضرت ایشاں وضوی ساختند۔ او آمدہ عرض نمود کہ یا شیخ بایں بلا گرفتار شدہ ام۔ بقیہ ایشاں آب وضوئے خود باو دادند کہ بایں آب غسل بکن۔ او ہمچناں بکرد۔ خدائے تعالیٰ اورا شفا بخشید۔

راست شدنِ دستِ بڈو بھٹی

دستِ شیخ بڈو نام عرف بھٹی خشک شدہ بود۔ روزے او بخدمت حضرت

---

[1] حاشیہ کتاب پہ لکھا ہے کہ موضع مشیخ لینے ؟ (لگنا) وسیدو غازی و درد الاو ؟ بدو الہی ازاد ماد بڈو نند۔

بندگی قطب العالم عظمہ اللہ تعالےٰ آمد۔ حضرت ایشاں برائے وضو از وے آبے خواستند۔ او کوزہ را از آب پُر کردہ بیک دست برداشت۔ چوں نظر مبارک حضرت بندگی قطب العالم عظمہ اللہ تعالےٰ بر او افتاد پرسید کہ دیگر دست ترا چہ شدہ است او عرض نمود کہ یا شیخ مدتے است کہ دست من خشک شدہ است۔ حضرت بر زبان مبارک راندند اِنَّ اللّٰہَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ پس می تواند کہ خشک را سبز گرداند۔ ہمدراں محل بقدرت عزّ و جل دست او راست گشت و ہیچ خمے در دست او نماند۔

افترائے پسر شیخ کاکو بر قطب العالمؒ

یکے از مطربہ بخدمت حضرت بندگی قطب العالم عظمہ اللہ تعالےٰ می آمد ایشاں سرود می شنیدند۔ آخر الامر از پسران شیخ کاکو آں مطربہ را بسیار مبلغ داد و گفت کہ تو پیش بادشاہ اقرار کن کہ شیخ چہ ہر ہا با من مطربہ ہا و غیرہ فسادے می کند۔ خصوصاً یک مطربہ حاضر است کہ اقرار می کند بر فساد شیخ کہ با او کردہ است۔ سلطان السلاطین سلطان سکندر متعجب شدہ از دار السلطنت دہلی خواص خاں را بجانب شہر لکھنؤ رخصت فرمودہ کہ بر و ایں واقعہ را تحقیق نما۔ چوں او آمد جمیع اکابراں و حضرت بندگی قطب العالم عظمہ اللہ تعالےٰ را طلبید۔ چوں ایشاں تشریف آوردند فرمود کہ بروید۔ آں مطربہ را بیارید۔ چوں آوردند۔ حضرت بندگی قطب العالم عظمہ اللہ تعالےٰ فرمود کہ اے روسیاہ راست بگو۔ ہمدراں محل روئے او سیاہ گشت و لرزہ در اندام او افتاد میں بعد

خواص خاں بازبہ آں عطر بہ گفت راست بگو۔ او عرض نمود کہ یا خاں خاناں پسر شیخ کاکو رحمہ ہزار تنکہ بہلولی داوہ بمن گفت کہ تو پیش سلطان وحکام بدروغ برفسادِ شیخ گواہی دہ کہ شرمندہ بشود وآناں مبلغ چہار صد تنکہ گرفتہ ام وشش صد پیشِ بقال وآنچہ تمام بطریقِ امانت نگہداشتہ۔ چوں تحقیق کردند ہمچناں شد۔ بعدہٗ خواص خاں باادب از خدمتِ حضرت ایشاں رخصت شدہ تمام ماجرا بہ خدمتِ شاہ آمدہ عرض نمود۔ بادشاہ خواست کہ اورا از ملک خود خارج کند۔ آخر الامر حضرت بندگی قطب العالم عظمہ اللہ تعالےٰ ایں داعی را بخدمت شاہ فرستادہ وگفت کہ ایں گناہ او برائے خدا تعالےٰ معاف فرمایند۔ بادشاہ از سرِ زجرِ او درگزشت۔

دُعا بحق باغبانے

یک باغبانے ہمیشہ در خدمتِ بندگی قطب العالم عظمہ اللہ تعالےٰ می بودے۔ روزے عرض نمود کہ یا شیخ آبروئے دوجہان می خواہم۔ ایشاں درباب او دعا فرمودند۔ اللہ تعالےٰ اورا منظورِ دارین کرد۔

چہار پسر بہ چہار خُرما

کوڑ نام عرف بہدال بخدمت ایشاں طعام آورد وعرض نمود کہ یا شیخ یک حاجتے داشتم اورا کہ خدائی کردہ ام۔ ایشاں فرمودند کہ ہیچ پسرے داری۔ او عرض نمود کہ ہیچ فرزندے ندارم۔ ایشاں فرمودند کہ ایں چہار

خرما بخور۔ اللہ تعالےٰ ترا چہار پسر خواہد داد حضرت رب العزت بعد از مدتے اورا چہار پسر داد۔

مطربے از سلکِ نقبا شد

اکثر شیخ پت مطرب بخدمت ایشاں حاضر می بودے۔ چند ہفتہ بگزشت کہ او بخدمت ایشاں نیامد

آخر الامر بعد از روزے چند چوں بخدمتِ حضرت بندگی قطب العالم عظمہ اللہ تعالےٰ آمد۔ ایشاں پرسیدند کہ شیخ پت مدتے بگذشت کہ پیشِ ما نیامدی۔ او عرض نمود یا مقتدائے اہلِ اصحابانِ حقیقت (؟) دریا بسیار آمدہ۔ از کثرتِ آب چند ہفتہ مقصر ماندیم۔ حضرت ایشاں فرمودند کہ از خدائے تعالےٰ بخواستہ ترا از سلکِ نقباء کنانیدہ شد۔ ہر وقتے کہ سابق بر روئے دریا آمدہ باش از ہماں روز چناں حالت بر شیخ پت رُوئے داد کہ مانند باد از روئے دریا می گزشت و ہر چہ از زبانِ او صادر می شد در طرفۃ العین باتمام می رسید۔

از مبلغاتِ نذر قطب العالم تعمیر چاہ باولی ”ال در قلعہ رسول کوٹ

وقتے در خدمتِ بندگی قطب العالم عظمہ اللہ تعالےٰ شیخ یونس و شیخ جلال

وشیخ مولہ نجار و شیخ محمد سیاہ پوش و شیخ موسےٰ آہنگر و شیخ زین الدین غازی
و ملا قرن نجار عرف چنڈ حاضر بودند کہ ایں داعی راہم نیز دولت پابوس
حاصل شد۔ دراں وقت یکے از واصلاں باسم حقائق آگاہ و شیخ راجو ولد شیخ
الاولیاء مخدوم شیخ لدھا کمبوہ بخدمت حضرت بندگی قطب العالم عظمہ اللہ تعالیٰ[1]
در قلعہ رسول کوٹ کہ موقع است در بار ساندل کھوکھر بجوار شہر لاہور کتاب
مشکوٰۃ می خواندند۔ ہمدراں محل حضرت ایشاں در مراقبہ شدند۔ چوں ازاں
حالت سر برداشتند بہ زبانِ مبارک راندند کہ بنام نصیب و حبیب و نصیر
بازرگاں را جہاز غرق می شد بہ مصیبتے گرفتار شدند و قریب ہلاکت رسیدند
دراں وقت اوشاں ما را مدد و شفیع آوردند۔ آخر الامر برائے اوشاں مددے
نمودہ شد۔ چوں ازاں بلا نجات یافتند چند ہزار دینار سرخ نذر من کردند
اما مارا چناں معلوم می شود کہ بعد از فوتِ من بروزِ چہلم دریں جا مبلغ نذر من
خواہند آورد۔ ازاں نقد دریں قلعہ یک تالِ عظیم و یک چاہ باولی خواہند
نمود۔ ہمدراں محل روئے مبارک خود بطرف شیخ المشائخ مولہ و ملا قرن
چنڈ کردہ فرمودند کہ ایں خدمت را بجا خواہید آورد۔ آخر الامر بعد از وفات
حضرت قطب العالم رح بروز چہلم آں سوداگراں آمدند و تمامی واقعۂ ماضی را
بیان نمودند و ازاں مبلغ یک تال و چاہ باولی (بنا) فرمودند۔

---

[1] اس کے متعلق میں تاریخ جلیلہ کے صفحہ ۶ تا ۳۳۸ مفصل بحث کر چکا ہوں۔

عطا فرمودن یک بیگہ زمین بشیخ بایزید

روزے حضرت بندگی قطب العالم عظمہ اللہ تعالے درمیان قلعہ رسول کوٹ از خانقاہ تشریف بیروں فرمودہ می گردیدند یکے از مریدان ایشاں باسم شیخ مولہ بایزید قریشی العباسی الہاشمی از فرزندان مرحومی مغفوری قاضی رفیع الدین ساکن ماتھلہ ہمراہ داشتند۔ چوں بیک زمینے رسیدند بر زبانِ مبارک راندند کہ فرزندم بایزید درانجا حضرت شیخ المشائخ بندگی شیخ محمود از مدتے آسودہ اند۔ ترا باید کہ در پناہِ ایشاں یک خلوت اربعین نشینی و باعزلت باشی۔ چوں ایں حکم از حضرت قطب العالم عظمہ اللہ تعالے درحقِ او صادر شد۔ شیخ بایزید درانجا مشغول گشت۔ درحین خلوت از شیخ بایزید چیزے ممنوعات واقع گشت دیوان گرفتہ اورا بہوا شدند۔ ہمراں محل زمین قبر سید محمد مدنی رحمۃ اللہ علیہ ترقید وازانجا یک دستے بالا برآمد واورا ازاں بلا خلاص کرد۔ بعد از حصولِ دولت خلوت چوں شیخ بایزید بخدمتِ حضرت بندگی قطب العالم عظمہ اللہ تعالے آمد بر زبانِ مبارک راندند کہ فرزند بایزید من از تو غافل نبودم و ترا بہ شیخ محمد مدنی رحمۃ اللہ علیہ نیز سپردہ بودم۔ اَلحَمدُ لِلّٰہ کہ مرادِ تو بحصول انجامید۔ بعد ازاں شیخ بایزید را برکنارہ رودے کہ درمیانِ خطہ کوٹ کروڑ و مزارِ مرحومی شیخ المشائخ مخدوم شیخ کاکو رحمۃ اللہ معروف است یک بیگہ زمین عنایت فرمودند۔ مزارِ او[1] درانجا معروف است۔

---

[1] شیخ بایزید رحمہ کے مزار کنارہ رود پر خانقاہ قطب العالم رحمہ اور شیخ کاکو کے مزار..

ارشادِ قطب العالمؒ بحلِ اشکالِ طریقت سیّد علی غازیؒ

چوں سلطان السلاطین سلطان بابر در ملکِ ہند بادشاہیِ خود را مقرّر ساخت۔ حضرت سیّد السادات سید علی غازی برادرِ حقیقی شیخ زین الدین غازی کہ از اکابرانِ ولایت بود او نیز نزول بجانبِ ہند نمود و بدل نیّت کرد کہ با یکے از طالبانِ حضرت سلطان العاشقین بندگی قطب العالم عظمہ اللہ تعالےٰ ملاقی شدہ اشکالِ حقیقت حل نمایم۔ چوں در شہر لہانور در روضۂ منورہ حضرت بندگی قطب العالم عظمہ اللہ تعالےٰ رفتہ مشغول گشت۔ در ہماں لیل حضرت ایشاں ایں داعی را در باطن فرمودند کہ فرزندم سیّد علی را از اشکالاتِ طریقت خبر دہ و محرمِ اسرارِ خود ساخت (ساز؟) و دستِ او در دستِ ایں فقیر دادند۔ سیّد علی غازی نیز چنیں مشاہدہ نمود۔ بعدہٗ چند مدت با او صحبت داشتم۔ آخر الامر مخدوم سید علی غازی در نزدیکِ میانی پنج ڈھیرہ سکونت گرفت و بعد از چند سال رحلت کرد۔ مزارِ او[1] نیز در آنجا مشہور است۔ و سید علی غازی برادرِ حقیقی زین الدین غازی بود۔

---

[1] قبرستان میانی صاحب لاہور میں سید علی غازی رحمۃ اللہ علیہ کے مزار کا مجھ (ناسخ) کو پتہ نہیں۔

مُرید شُدنِ شیخ سادھا رح بعد از مُشاہدہ خوئے تسلیم قطبُ العالم رح

بنام سیمو رابعۂ زمانہ از مریدانِ مخدوم شیخ سادھا عرف بطلیم بود - برائے تجرباتِ تسلیم حضرت بندگی قطب العالم عظمہ اللہ تعالےٰ آمدہ گفت کہ اے جوہر مارا سرگین اسپ درکار است بگیر یک بہلولی و سرگین اسپ را خریدہ بمن آوردہ بدہ - چوں حضرت ایشاں رح بے تکلف و آزادگی بے نظیر و در تسلیم بے تمثال بودند - بعوضِ آں بہلولی از بازار سرگین اسپ خریدہ بر سر خود نہادہ می آمدند و در ہماں اثنا ملک انور رائے خان خاناں دولت خان لودی یوسف خیل برائے زیارتِ حضرتِ ایشاں آمدہ - چوں حضرت بندگی قطب العالم رح را بایں شنق دید خواست کہ آں توبرۂ سرگین اسپ از سرِ مبارک ایشاں گرفتہ بر سرِ خود نہادہ ہمراہ رود - حضرت بندگی قطب العالم عظمہ اللہ تعالےٰ بر زبانِ مبارک راندند کہ ایں امانت است کہ آں بی بی بمن سپردہ است ترا لازم نمی آید کہ آں را بر سرِ خود نہی تو استادہ باش - من رسانیدہ می آیم و آخر الامر حضرت ایشاں آں سرگین را در خانہ او رسانیدہ بخلوتخانۂ خود آمدند - آں بی بی بر خُلقِ عجیب حضرت ایشاں تحسین نمودہ آں بی بی تمامی ماجرا را بخدمتِ مربی خود شیخ سادھا[1] معلوم نمود و آں بی بی و شیخ سادھا رح در خدمتِ ایشاں آمدہ مرید و معتقد گشتند -

---

[1] شیخ سادھا کی قبر کا پتہ محلہ کھاری کھیتی درج ہے جواب بازار حکیماں اندرون بھاٹی دروازہ مشہور ہے -

شیخ عین الدین غازی را بیک دید قطب العالمؒ قرآن حفظ شد

درخدمتِ حضرت بندگی قطب العالم عظمہ اللہ تعالے شیخ عین الدین غازی برادرِ شیخ زین العابدین غازی و شیخ علی غازی لیل و نہار بسر می بُرد و بسیار خوش الحان بود - درغرۂ ماہِ رمضان دردلِ او گزشت کہ اگر یار احفظ قرآن بودے درخدمتِ حضرتے ایشاں شیخ قرآن می خواندے - حضرت بندگی قطب العالمؒ بکرامت دریافت و فرمود کہ فرزندم عین الدین بجانب من بہ بیں - چوں او دید - اورا درہماں حین حفظِ قرآن گشت -

واقعۂ رحلتِ حضرت بندگی قطب العالمؒ

وقتے درخدمتِ بندگی قطب العالم عظمہ اللہ تعالٰے شیخ یونس و شیخ جلال و شیخ مولہ سجادہ و شیخ منجھہ سیاہ پوش و شیخ موسے آہنگر و ملا قرن و شیخ زین الدین غازی حاضر بودند کہ ایشاں جاں بحق تسلیم کردند - چوں وقتِ غسل دادن رسید سلطان السلاطین سلطان سکندر انار اللہ برہانہٗ نیز حاضر شد - بعد از غسل سہ مراتبہ (مرتبہ؟) اسم ذات از زبانِ مبارک ایشاں صادر گشت چنانکہ تمام جماعتہائے شنیدند - تا دو گھڑی لبہائے مبارک ایشاں می جنبیدند و رحلتِ ایشاں در غرۂ ماہِ رجب سنہ ۹۱۰ھ (بود) دراں (حین) ہولناک

فریاد از عالمیان برآمده شیخ و تاریخ سال ایشان نیز لفظ شیخ (٩١٠) می برآید۔

آتش به بددعائے شیخ ابابکرؒ

روزے حضرت سلطان الاولیا شیخ ابابکر نبیرۂ حضرت غوث العالم بهاؤ الملة والشرع والدین شیخ ابو محمد زکریا مقدارے گیاه خریده می آورد ناگاه یک مغل آمده از ایشان گیاه طلبیده حضرت شیخ فرمود که من از فلان جائے خریده ام۔ برائے اسپ آورده ام نه برائے فروختن۔ آن نافهمیده از نادانی تازیانه بکتف مبارک ایشان زد۔ شیخ ابابکر رحمة الله فرمود که این تازیانه نیفتاد بشهر آتش افتاد۔ همان لحظه نارے از غیب پیدا شد و آن مغل را با اسپ بسوخت و تمامی شهر لهانور در گیرنده شد۔ چنانکه از خشتها و گلها سوختن گرفت۔ چون بقریب محلهٔ ایشان بندگی قطب العالم عظمه الله تعالے رسید۔ تمامی مردمان محله آمده پیش شیخ ابوالفتح رح این ماجرائے هولناک بیان نمودند که یا شیخ آتش نزدیک رسیده است و از چهار طرف در گیرنده شد۔ امید حیات نمانده است علاجے فرمائی که ازین بلا برهیم و خلاص شویم۔ آخر الامر شیخ ابوالفتح رجوع بحضرت بندگی قطب العالم رحمة الله نموده در روضهٔ منور مشغول گشت۔ همدران حین صورت بندگی حضرت قطب العالم عیان گشت و فرمودند چنانکه شیخ ابوالفتح بچشم ظاهر معائنه نمود که آتش افگندهٔ برادرم ابابکر است۔ این خرقهٔ مارا بجائے که دانی بنه آتش نیز خواهد آمد۔ بعد ازآن آن آفتاب سیما در نظر غائب شد۔ شیخ ابوالفتح خرقهٔ حضرت بندگی قطب العالم عظمه الله تعالے

برابر مزار سید مٹھا بلغاری بنہاد و بقدرت حضرت رب العزت از برابر (مزار) سید مٹھا سنہ آتش مندفع گشت۔

حسب ارشادِ روحانی قطب العالمؒ ایوانِ بلبر بیفتاد

بابر بادشاہ ایوانے (تعمیر) فرمودہ بود چوں او طیار شد بادشاہ ملا قرنِ نجار را طلبید کہ مردِ با برکت بود و فرمود کہ بر و ایوانے کہ طیار شدہ است رفتہ او را بہ بیں و فراشاں ہمراہ بہ بر کہ خوابگاہِ من طیار کنند۔ زیرا کہ من امشب ہماں جا خواب

لہ سید معین الدین رحمۃ اللہ مشہور سید مٹھا کے والد سید جمال الدین چنگیز خانی مظالم سے تنگ آکر لاہور آئے۔ ان کی وفات کے بعد یہ مرجع خلائق بنے اور ۶۶۲ ہجری مطابق ۱۲۶۳ء میں انتقال فرمایا۔ ان کا مزار اس بازار میں ہے (جو بازار سید مٹھا کہلاتا ہے) جو نوگزہ کی قبر واقع ہیرا منڈی سے چوک جھنڈا (لوہاری دروازہ) کو جاتا ہے (تاریخ لاہور صفحہ ۱۶۶) گزر چوک ناتک (محلہ کھاری کھوئی) کی وسعت سید مٹھا بازار سے دروازہ ٹکسالی کی فصیل اور شاہ برج تک تھی۔ اور گذرتلواڑہ میں وہ تمام عمارات شامل تھیں۔ جو بازار بھاٹی دروازہ کی جانب مغرب تلچھٹ بازار ٹبی ہیں۔

—— ❊ ——

خواہیم کرد۔ چوں رفتہ ایوان را بدید رجوع بحضرت بندگی قطب العالم عظمہ اللہ تعالےٰ کرد کہ یا شیخ در ہر کارے دستگیر و مددمن باش۔ زیرا کہ صحبت بادشاہان آب و آتش است۔ حضرت بندگی قطب العالم عظمہ اللہ تعالےٰ او را در باطن فرمودند کہ بادشاہ را بگو زیرا ایں ایوان تابستہ روز نباید بلکہ ہیچ آفریدہ نباید۔ زیرا کہ در دوم روز یا سوم روز ایں خانہ خواہد افتاد۔ ایں ہمچناں پیش بادشاہ عرض نمود۔ بادشاہ در انجا نہ رفتند۔ بعد از سوم روز آں ایوان افتاد۔

دستگیری قطب العالمؒ بخلاصی حرم سلطان ابراہیم

بعد از شہید شدن سلطان ابراہیم انار اللہ برہانہٗ ایک حرم در قید بابر بادشاہ افتاد۔ مدتے در قید ماند و یک زن در خدمت او بود۔ روزے بازید خاں نبیرہ حضرت شیخ المشائخ محمد سلمان کہ از مقربان بابر بادشاہ بود می آمد ساز ہائے افغان ورد کا نواختہ می آمدند۔ چوں مونثہ دور دید پرسید کہ ایں اہل در عہد مغلاں بطرز افغان کیست۔ او را گفتند کہ بازید خاں است نبیرہ شیخ محمد سلمان۔ ہماں وقت او مشتے خاک گرفتہ بالائے بازید خاں افگند۔ بازید خاں اسپ استادہ کرد و فرمود کہ ایں زن را گرفتہ بیارید۔ چوں آوردند بازید خاں پرسید کہ تو کیستی او عرض نمود کہ از خدمت گاراں حرم سلطان ابراہیم ہستم کہ در قید بابر است۔ و عجب کہ بزرگان شما در باطن دستگیر ایں قوم اند و شما ظاہر مدد و دستگیری نمی نمایند۔ زیرا کہ حرم سلطان السلاطین سلطان ابراہیم در قید باشد و شما تغافل نمایند۔ بازید خاں چوں پروردہ نمک ایشاں بود تاب نیاورد و بہ جمعیتے برگشتہ حملہ کرد۔ چند کس را کشت و حرم سلطان ابراہیم

ہمراہ گرفتہ بطرف ہندوستان رہی شد۔ غلغلہ در شہر افتاد و فوجہا با برازیس ایشاں فرستاد۔ چوں نمودار گشتند آں بی بی را اعتقادِ کامل بہ حضرت بندگی قطب العالم عظمہ اللہ تعالےٰ بود۔ یاد کرد ناگاہ دید کہ سوارے بمرقع پوشش از غیب پیدا شد و آں تمامی لشکر را ہزیمت داد۔ چوں شب شد حضرت بندگی قطب العالم عظمہ اللہ تعالےٰ بازید خاں را در باطن فرمود کہ تو بملک پورب برو۔ جنگ مکن۔ زیرا کہ ترا فتح نخواہد شد۔ چوں روز شد بازید خاں با مقربانِ خود گفت کہ مرا از حضرت بندگی قطب العالم عظمہ اللہ تعالےٰ چناں بشارت شدہ است۔ یاراں چوں در صفِ جنگ اول غالب آمدہ بودند گفتار بازید خاں برائے او شاں ناموافق آمد۔ ابا نمودند کہ بسیار خواب از وسوسہ ہم می تواند اعتبار نمی تواند کرد۔ آخر الامر باز سلاح آراستہ شد۔ چوں بزود لشکر بمقابلہ آورد ہمدراں محل حضرت ایشاں بندگی حضرت قطب العالم عظمہ اللہ تعالےٰ سوار بر اسب ظاہر شدند و جلو اسپ بازید خاں باز گردانید ند و فرمودند کہ من نگفتہ بودم کہ شما بملکِ پورب بروید و جنگ نہ کنید زیرا کہ نصرت نخواہد شد۔ باز از نظر ایشاں و غائب شدند۔ بازید خاں لاچار رو بملکِ پورب نہاد۔ درہماں ملک رفتہ متمکن گشت۔ بعد از وفات حضرت ایشاں در سالِ بست و پنجم[1] ایں واقعہ روئے دادہ بود۔

---

[1] حضرت قطب العالم ۹۱۰ھ ہجری مطابق ۱۵۰۴ء عیسوی میں واصل بحق ہوئے۔ پس یہ واقعہ ۹۳۴ھ / ۱۵۲۷ء کا یعنی ابراہیم بادشاہ کی شہادت سے دو سال بعد کا ہوا۔

ذکرِ خرقہ و خلافت

خلافتِ سہروردیہ

حضرت سلطان العاشقین قطب العالمین ختم المقربین والی الخلائق بالجماعت بندگی قطب العالم شیخ عبد الجلیل مشہور شیخ چوہڑ رح حارثی القریشی الہنکاری ۱۰۸۱ھ آلِ رسول اللہ الہاشمی فرمود کہ ایں فقیر تبرکِ اول خرقہ سلسلہ سہروردی پوشید از پدرِ خود شیخ الاولیاء شیخ ابو الفتح رح و ایشاں پوشیدند از پدرِ خود شیخ الاولیاء شیخ عبد العزیز رح و ایشاں پوشیدند از پدرِ خود شیخ شہاب الدین رح و ایشاں از پدرِ خود شیخ نور الدین رح و ایشاں از پدرِ خود سلطان التارکین حمید الملت و الشرع والدین حاکم ابو الغیث و ایشاں از ختم المجتہدین قطب العالم الکونین شاہ رکن ۷۳۶ھ الملت و الشرع والدین شیخ ابو الفتح فیض اللہ پوشیدہ و ایشاں از پدرِ خود شیخ ۷۳۰ھ المعارف صدر الحق والشرع والدین محمد پوشیدہ ۔ و ایشاں از پدرِ خود وارث ۶۸۴ھ الانبیاء والمرسلین بہاء الملت والشرع والدین شیخ کبیر ابو محمد زکریا قریشی ۶۶۱ھ الاسدی الملتانی پوشیدہ و ایشاں از پیرِ خود شیخ الطریقت بحر التحقیقت شہاب الحق والشرع والدین ابی محمد عبد اللہ عمر سہروردی البکری پوشیدہ ۶۳۲ھ و ایشاں از عمِ خود ضیاء الدین ابو نجیب عبد القاہر سہروردی پوشیدہ ۔ و ۵۶۳ھ ایشاں از عمِ خود وجیہ الدین عمر پوشیدہ و ایشاں از پدرِ خود شیخ محمد معروف بعمویہ؟ ۵۶۶ھ

پوشیده و ایشاں از پدرِ خود شیخ احمد دین وری پوشیده و ایشاں از پدرِ خود شیخ ممشاد دینوری پوشیده و ایشاں از پیرِ خود سید الطائفہ شیخ جنید بغدادی رحمتہ اللہ تعالےٰ پوشیده و ایشاں از پیرِ خود برہان السالکین شیخ معروف کرخی پوشیده و ایشاں از پیرِ خود شیخ داؤد طائی و ایشاں از پیرِ خود شیخ حبیب عجمی و ایشاں از پیرِ خود امام حسن بصری و ایشاں خلافت داشتند از حضرت امیر المومنین علی المرتضےٰ رضی اللہ تعالےٰ عنہ و ایشاں از حضرت خواجہ عالم احمد مجتبےٰ محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اما شیخ وجیہہ الدین صحبت داشت بحضرت شیخ اخی فرخ زنجانی و او صحبت داشت بحضرت شیخ عباس نہاوندی و او صحبت داشت بحضرت شیخ عبداللہ خفیف و آں صحبت داشت بحضرت شیخ محمد رویم و او صحبت داشت بحضرت قدوۃ الاولیاء شیخ جنید بغدادی۔

اما شیخ معروف کرخی صحبت داشت با امام علی موسےٰ رضا و ایشاں صحبت داشتند با پدرِ خود امام موسےٰ کاظم و او صحبت داشت با پدرِ خود امام جعفر صادق و او صحبت داشت با پدرِ خود امام محمد باقر و او صحبت داشت با پدرِ خود امام زین العابدین و ایشاں صحبت داشتند با پدرِ خود امام حسین شہیدِ دشتِ کربلا و ایشاں صحبت داشتند با ختم النبیین احمد محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔

اما امام جعفر صادق صحبت داشتند با نانائے خود قاسم بن محمد بن امیر المومنین ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہ و آں صحبت داشتند با سلمان فارسی و آں صحبت داشتند با حضرت امیر المومنین ابی بکر الصدیق رضی اللہ تعالےٰ عنہ و آں صحبت داشتند با

حضرت محمد النبی الامی العربی القریشی الہاشمی السید الصادق صلی اللہ علیہ وسلم کثیراً کثیرا۔

خلافتِ جنیدیہ

حضرت قطب العالم عظمہ اللہ تعالےٰ فرمودند کہ پوشیدم خرقہ سلسلۂ حضرت جنیدیہ از خدمت ادر درِ خود سلطان المحققین شیخ المعارف شیخ حامد رح و ایشاں از پدرِ خود شیخ عبدالعزیز رح و ایشاں از پدر خود شیخ شہاب الدین رح و ایشاں از پدر خود شیخ نور الدین رح و ایشاں از پدر خود سلطان التارکین غوث العالمین حمید الملت والشرع والدین مخدوم شیخ حاکم حارثی المنکاری آلِ رسول اللہ الہاشمی رح و ایشاں از پدرِ خود سلطان بہاؤ الدین رح و ایشاں از پدر خود سلطان قطب الدین رح و ایشاں از پدر خود سلطان رشید الدین رح و ایشاں از پدر خود سلطان ابو علی رح و ایشاں از پدر خود سلطان الاولیاء شیخ موسےٰ رح و ایشاں از پدر خود شیخ ابو طاہر رح و ایشاں از پدرِ خود سلطان الموحدین محبوب حضرت باری شیخ ابراہیم ابو الحسین علی المنکاری طلہ رح آلِ رسول الہاشمی و ایشاں از پیر خود شیخ ابو الفرح طرطوسی رح و ایشاں از پیر خود شیخ عبدالواحد بن عبدالعزیز التمیمی رح و ایشاں از پیر خود سلطان الاولیاء شیخ ابوبکر شبلی رح و ایشاں از پیر خود سید الطائفہ حضرت شیخ جنید بغدادی رح و ایشاں از پیر خود شیخ معروف کرخی رح۔ و ایشاں از پیرِ خود شیخ داؤد طائی رح۔ و ایشاں از پیرِ خود شیخ حبیب عجمی و ایشاں از پیر خود امام حسن بصری رح و ایشاں خلافت داشتند از حضرت امیر المومنین علی المرتضےٰ رضی اللہ عنہ و ایشاں از حضرت خاتم النبیین خواجہ عالم احمد محمد مصطفےٰ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔

ایضاً فرمودند کہ بخدمت حضرت مرشد کامل برہان السالکین قطب العالمین قدوۃ الواصلین حضرت مخدوم شیخ احمد نوربخش جنید ی چند سال ملازم او بودم۔ اکثر دقائقات سلوک وآداب ذکر خفی و ذات و نفی اثبات ازو یافتہ شدہ وخرقۂ صوفیہ از سلسلۂ شطاریہ بایں فقیر پوشانیدند و ایشاں از حضرت شیخ اولیا شیخ محمد نوربخش رحمۃ اللہ علیہ پوشیدہ۔ و ایشاں از پیر خود شیخ نجم الدین مغرائی رح و ایشاں از پیر خود شیخ شرف الدین جرجانی رح و ایشاں از تقی الدین احمد صغار پوشیدہ و ایشاں مقری محمد ایضاح (الصباح ؟) الجرجانی رح پوشیدہ و ایشاں از کمال الدین حسین طیبی رح پوشیدہ و ایشاں از رکن الدین خواجہ محمد طیبی رح پوشیدہ و ایشاں از نور الدین طیبی رح پوشیدہ و ایشاں از محمد طیبی پوشیدہ و ایشاں از حضرت ابوسعید خیاط رح و ایشاں از سلطان العارفین ابویزید بسطامی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ و ایشاں خلافت داشتند از حضرت امام جعفر صادق و ایشاں از پدر خود امام محمد باقر و ایشاں پدر خود امام زین العابدین و ایشاں از پدر خود امام حسین رض شہید دشت کربلا و ایشاں از خاتم النبیین احمد محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم۔

سلسلہ چشتیہ

(قطب العالم) فرمودند کہ از خدمت سراج العارفین سلطان الواصلین فرید الملت والشرع والدین شیخ مسعود اجودھنی خرقۂ خلافت ظاہراً و باطناً

سلسلۂ چشتیہ پوشیدہ وایشاں از حضرت قطب الدین بختیار کاکی اوشی رح (۶۳۴ھ) وایشاں
از حضرت خواجہ معین الدین سنجری رحمۃ اللہ علیہ (۶۳۳ھ) وایشاں از حضرت خواجہ عثمان
ہارونی رح (۶۱۷ھ) وایشاں از حاجی شریف زندانی رح (۶۱۲ھ) وایشاں از حضرت خواجہ مودود چشتی رح (۵۲۷ھ)
وایشاں از پیر خود خواجہ نصیر الدین ابو یوسف رح (۴۵۹ھ) وایشاں از پیر خود محمد عثمان چشتی رح
وایشاں از پیر خود خواجہ ابو اسحاق شامی رح (۳۲۹ھ) وایشاں از پیر خود حضرت خواجہ علو ممشاد رح (۲۹۹ھ)
دینوری وایشاں از پیر خود خواجہ ہبیرہ بصری (۲۸۷ھ) وایشاں از پیر خود شیخ حذیفہ المرعشی رح (۲۶۷ھ) و
ایشاں از سلطان العارفین شیخ ابراہیم ادہم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ وایشاں از حضرت
خواجہ فضیل عیاض رح (۱۸۷ھ) وایشاں از حضرت شیخ عبد الواحد بن زید رح (۱۷۶ھ) وایشاں از حضرت
امام حسن بصری رح (۱۱۰ھ) وایشاں از امیر المومنین علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہ (۴۰ھ) وایشاں از حضرت
رسالت پناہ احمد محمد مصطفےٰ (۱۱ھ) صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ اجمعین وبارک وسلم وصلی اللہ
علےٰ خیر خلقہ محمد وآلہ اجمعین۔ برحمتک یا ارحم الراحمین۔

سلسلۂ مداریہ صفحہ ۱۰۵ پر دیکھو

نوٹ: سنہ ۲ صفحہ ۱۰۳ ۔ حضرت قطب عالم رح خواجہ فرید الدین مسعود کی رحلت
سے ۴۰ برس بعد فوت ہوئے۔ شروع تذکرہ میں بیان ہو چکا ہے کہ آپ نے
خرقۂ خلافت بطریق اویسی حاصل کیا۔

سلسلہ مداریہ[1]

(قطب العالم) فرمودند کہ پوشیدم خرقۂ صوفیہ سلسلۂ مداریہ از حضرت شیخ محمد مدار۔ و ایشان از پیر خود شیخ محمود سر برہنہ پوشیدند۔ و از حضرت سلطان الاولیاء بدیع البیان بدیع الدین شاہ مدار۔ و ایشان از حضرت شیخ عبداللہ مکی رحمۃ اللہ پوشیدند و ایشان از پیر خود قطب مدار شیخ طیفور شامی رح و ایشان از خاتم النبیین احمد مجتبےٰ محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ اما شیخ طیفور شامی رح صحبت داشتہ بخدمت امیر المومنین ابابکر صدیق رضی اللہ تعالےٰ عنہ۔ ایشان صحبت داشتند بحضرت خواجۂ کونین قریشی الہاشمی الامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم و علیٰ آلہ و اصحابہ وبارک وسلم اجمعین برحمتک یا ارحم الراحمین۔

دربیانِ پوشیدنِ خرقہ و راندنِ مقراض

چون کسے بخدمتِ سلطان العاشقین قطب العالمین حضرت بندگی قطب العالم شیخ جوہر عظمہ اللہ تعالےٰ برائے دست بیعت می آمدے ایشان می فرمودند کہ من آن نیم کہ کسے را مرید کنم۔ فلما عقدِ اخوت کنیم۔ بحکمِ حدیثِ نبوی۔ چنانچہ سید السادات حضرت شیخ جلال مخدوم جہانیاں در خزانہ جلالی می نویسد ستایش۔ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَکْثَرُوْا اِخْوَانَکُمْ اِخْوَانُ الْخَیْرِ

---

[1] سلسلۂ مداریہ کی خلافت بھی اویسی طریق پر ہے۔

فان اللّٰه حیی کریم یستحیی ان یعذب الرجل بین یدی
الاخوان۔ یعنی برادرانِ دینی بسیار کنید کہ حق تعالےٰ خداوندِ حیا و کریم است از کرم
بخشندہ عذاب نکند مردم را پیش برادرانِ او۔ پس حضرت بندگی قطب العالم
شیخ چوہڈا عظمہ اللہ تعالےٰ چوں دست می گرفتہ بایں طریق می فرمودند کہ ایں غریب
را برادری قبول کردہ۔ او می گفت کہ قبول کردم۔ بعدہٗ می فرمودند کہ ہر دو برادر
توبہ کنیم۔ استغفر اللّٰه من کل ما کره اللّٰه قولا و فعلا و ناظرا۔
خداوندا توبہ کردم از مذموماتِ ماضی و باز گشتم بہ حضرتِ تو۔ استغفر اللّٰه الذی
لا الٰه الا هو الحی القیوم و اتوب الیه۔ سہ کرت ہر دو می خواندند و بعدہٗ
می گفتند کہ اللّٰهم اشرح لی صدری و یسر لی امری و احلل عقدة
من لسانی یفقهوا قولی۔ و دستِ مبارک خود بر سینۂ آدمی می نہادند بعدہٗ
بمقراض موے پیشانی او از طرف راست قصر می کردند و بہ محل راندن مقراض بر زبانِ
مبارک می راندند۔ اللّٰهم صل علی محمد و علی آل محمد و بارک
الی فقراء الملة و احفظه عن المعاصی۔ بعد راندن مقراض می فرمودند۔
اللّٰهم صل علی محمد و علی آل محمد و بارک و سلم۔ اللّٰهم
ثبتنا علی التوبة و احفظنا عن المعصیة بحفظ منک و بحق محمد
علیه السلام و اهل بیت محمد علیه الصلٰوة و السلام۔ و
بحق شیخ الکبیر بهاء الحق و الشرع و الدین و شیخ المعارف
صدر الحق و الشرع و الدین و شیخ قطب العالم رکن الحق
و الشرع و الدین ابی الفتح فیض اللّٰه و شیخ العالم حمید الملة و الشرع

والدین شیخ حاکم ابوالغیث قدس الله تعالے ارواحهم
اَنْ یَّحْفَظَكَ عَنِ الْمَعَاصِیْ۔ مرید ازیں پنج سلسلہ ازیں پنج اسامی سہروردیہ
یا جنیدیہ یا چشتیہ یا مداریہ از ہرکہ بودے نام مشائخان آں سلسلہ بدیں منوال
چنانکہ تحریر افتاد می گردانیدے۔ بعدہٗ اگر کسے التماس حلق کردے فرمودے حاجت
نیست۔ توبہ نہ شدہ است؟۔ چوں مرید الحاح بسیار کردے اجازت حلق نمودے۔
اگر کلاہ حاضر بودے نویسانیدہ باو پوشانیدے و وقت پوشانیدن بر زبان
مبارک مے راندے۔ الٰہی توجہ فتاح الکرامۃ والسعادۃ واحفظہ عن المعاصی و
ثبتہ علی دین الاسلام۔ واگر کسے اعتقاد حلق کردے بیعت او روا داشتے کہ
بار دیگر حلق نہ فرمودے۔ چنانکہ روزے ایں داعی کافۂ اہلِ اسلام را دولتِ پابوس
حاصل شدہ بود۔ کہ شیخ زین الدین غازی رحمۃ اللہ تعالے برائے دست بیعت
شدن آمد و او عرض نمود کہ یا شیخ الاسلام ایں فقیر را شبے در خواب حضرت خواجۂ کونین
محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرمود کہ چوں فرزندم چوہڑ در لہانور بیاید بخدمت
او رفتہ بیعت کن۔ بعد از مدتے چوں کمترین را خبرِ میموں رسید کہ حضرت بندگی
قطب العالم عظمہ اللہ تعالے شہر لہانور را بہ تشریف ارزانی منور ساختند
ایں کمینہ ضعیف بود نشنیدہ خبر صبر خود را بہ بیعت آں یگانۂ روزگار حلق
کرد کہ مبادا تا پائے بوس نمودن آنحضرت و شدت راہ را قطع کردن عمر
یاری دہد یا ندہد۔ بعدہٗ حضرت بندگی قطب العالم عظمہ اللہ تعالے او را دست
بیعت نمودہ و او را ب شغل فرمودہ بار دیگر حلق نہ فرمودند۔ او باد ہا الحاح و
زاری عرض نمود کہ یا شیخ حکیم حلق بریں بندہ شود۔ باز حضرت ایشاں فرمودند کہ

بار دیگر حاجت حلق نیست. چنانچہ جد این فقیر سلطان التارکین حمید الملت والشرع
والدین شیخ حاکم ابوالغیث رحمۃ اللہ علیہ سلطنت و بادشاہی کیچ مکران را ترک
داده بخدمت نانائے خود سید السادات سلطان سید احمد توختہ رحمۃ اللہ تعالیٰ
علیہ آمدند (وایشاں را توختہ ازاں سبب می گفتند کہ دوازده سال در خدمت
پیر خود استاده بود- یک روز پیر فرمودند کہ احمد توختہ و توختہ در ترکی ایستاده
را گویند) واکثر دقائقات و رموزات از وشاں فہم کردند- چوں سید السادات
سلطان سید احمد توختہ رحمۃ اللہ تعالیٰ از دار الفنا بدار البقا رخت رحلت
بربست ایشاں عرضداشت نمودند کہ یا سید السادات بعضے دقائق سلوک
در خدمت آں یگانۂ اولیاء تحقیق می کرده شده است (و بعضے تحقیق کردنی است)
حضرت شیخ احمد رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرمودند کہ بقیۂ نصیب تو پیش مردے
است کہ سہروردی است- بعده سلطان التارکین شیخ حاکم ابوالغیث رحمۃ اللہ
تعالیٰ علیہ از آں جا بخدمت شیخ شیوخ شہاب الدین سہروردی رحمۃ اللہ
تعالیٰ علیہ رفتند و محض بدیدن خانقاه او شاں مست شدند و سہ شبانہ روز
بے خبر ماندند- آخر الامر شیخ شیوخ را حضرت سلطان الرسل صلی اللہ علیہ و آلہ
وسلم در باطن فرمودند کہ اشکال فرزندم حاکم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ را حل نماید و چوں
وقت بندگی شیخ شیوخ بہ سلطان التارکین آمده دستش گرفتہ فرمودند
کہ فرزندم حمید الدین حاکم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ جہد برکت مو کہ نزدیک ما آمده
است و مشغول باش- ہمدراں اثنا یکے از اوحدان عصر رکن الدین نام از فرزندان
فرزندم بہاء الملۃ والدین والشرع شیخ کبیر ابو محمد زکریا قریشی الاسدی الملتانی

رحمۃ اللہ تعالےٰ علیہ تولد خواہد شد۔ بقیہ نصیب تو پیشِ اوست۔ ایشاں
از خدمتِ شیخ شیوخ رح وداع شدہ توجہ بطرف کوٹ مو نمودند چوں نزدیک
ماتھیلہ رسیدند۔ اقض القضات قاضی رفیع الدین کہ نانائے برادرِ ایشاں شیخ
رکن الدین حاکم بود آمدہ ملاقی شد۔ چوں دید کہ تمامی سلطنت را ترک دادہ
ہمراہ چند فقیراں برائے سکونت گرفتن بہ کوٹ مو تشریف فرمودند او پانزدہ
دہ برائے لنگرِ ایشاں نظر کرد۔ محصولِ آں دیہات را خادمانِ ایشاں متصرف
شدہ صرف می نمودند۔ آں دیہات و اکثر نام کہ نزدیکِ شہر بھکر بود قاضی
کبیر آئینہ داشت۔ گماشتۂ ایشاں رو نداشت۔ آخر الامر قاضی کبیر دل تنگ
شدہ پیشِ ختم المجتہدین وارث الانبیاء والمرسلین بہاء الملۃ والشرع والدین
شیخ کبیر ابو محمد زکریا قریشی الاسدی الملتانی رح رفتہ شکوۂ حمید الملۃ والشرع
والدین شیخ حاکم ابو الغیث رح نمود کہ نبیرۂ سلطان الموحدین محبوب حضرت باری
شیخ ابو الحسن علی بنکاری رح و نواسۂ سید السادات سلطان سید احمد توختہ رح چند
دیہات در تصرفِ خود آوردہ است و گماشتۂ او قطع زمین کہ در موضع دیہے
وجہِ کفاف داشتم نیز کشیدہ گرفتہ است۔ سفارشے بجانبِ حمید الملۃ
والشرع والدین شیخ حاکم ابو الغیث عنایت شود کہ حقِ خود برسم۔ حضرت شیخ
کبیر ایں دوہڑہ بجانبِ ایشاں نوشتہ فرستادند۔

دوہڑہ ۔ حاکم آپے حکم کرے پی بچار ے دھن لدسکا نوے حند بے چلن ہار
جنہاں تانگ نہ تہلڑا اسی کیویں لگن پار۔

چوں رقعۂ شیخ کبیر بخدمتِ شیخ حاکم رسانیدند جواب رقعہ بشیخ کبیر

بہاؤالدین زکریا نوشتہ فرستادند۔ دوہڑہ

کنکا لوڈ ہائیاں آنون کرویاں ون

بھستہ پرائی تینی لولی تورے کن

نامیں کھادیاں روپیاں میں سیوے کن

جہاں اللہ منیا نبی محمد یار جہاں نانگ نہ تلہڑا سی ہی لنگن پار[1]

بدیدن ایں رقعہ مخدوم شیخ حاکم رحمۃ اللہ تعالےٰ علیہ تمامی معیشت را ترک داده و تجرید اختیار نموده بخدمتِ شیخ کبیر از نسبِ نجیب ایشان و از حسبِ رفیع الشان واقف شدند و خرقۂ خود را بزنی داده و خرقہ و خلافتِ خود بایشاں عطا نمودند۔ بعدہٗ عزیزے شیخ حاکم رحمۃ اللہ تعالےٰ علیہ را گفت کہ سرِ خود را بخدمتِ شیخ بہاؤالدین رح محلوق سازد۔ ایشاں فرمودند کہ بقیہ نصیبِ من پیشِ شیخ رکن الدین ابوالفتح فیض اللہ است کہ از فرزندانِ ایشان تولد خواہد شد۔ من دست بیعت از و شده بخدمتِ او سرِ خود را حلق خواہم کرد۔ آخرالامر بخدمتِ او شرف خواہم نمود۔ چوں سخن بسمعِ شیخ کبیر رسید تبسم نموده خاموش شده و ایشاں را بجانب قصبہ مو رخصت فرمودند۔ بعدہٗ شیخ حاکم رح در قصبہ مو آمده سکونت گرفتند۔ بعد از چند روز در خانۂ شیخ المعارف صدر الحق والشرع والدین حضرت شیخ رکن الدین متولد گشتہ۔ چوں ایں خبر بسمعِ ہمایوں حضرت شیخ حاکم رسید۔ سببِ امن الطریقہ ایشاں ہمانجا ارادت آورده سرِ مبارکِ خود را

---

[1] مجھے ان دوہڑوں کی زبان سمجھ نہیں آئی یکھی بر یکھی ماری ہے۔ (نامی)

مخلوق ساختند۔ بعد از چند سال چوں در ملتان در خدمتِ شیخ رکن الدین آمدند حضرت شیخ ابوالفتح ارادتِ عقیدہ من جائز داشت۔ نیز مصنف فتاویٰ صوفیہ می نویسد کہ نسادو من مریض بود۔ او نذر کردہ اگر شفا شود ارادت شیخ رکن الدین قطب العالم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ آوردہ شود۔ چوں او از مرض شفا یافت در روضۂ شیخ کبیر رہ سر مخلوق بہ نیتِ ارادتِ شیخ کرد و شیخ رکن الدین طرفِ دارالملکِ دہلی بود۔ بس شیخ رکن الدین در ملتان آمدند۔ عرضداشت کرد کہ باز ارادت بحضورِ آں حضرت آوردہ شود۔ شیخ رکن الدین فرمودند کفاک الحق الارادت ما کان فی الروضہ۔ پس شیخ ارادت او را و رغبت روا داشت۔ بعد ازیں گفتارِ فرح آثار حضرت بندگی قطب العالم عظمہ اللہ تعالیٰ نشانِ خاطر زین الدین غازی شدہ۔ بعدہٗ حضرت ایشاں شیخ زین الدین را در جوارِ خانقاہِ خود سکونت فرمودند بعد از دست بیعت نمودن حضرت بندگی قطب العالم عظمہ اللہ تعالیٰ وصیت می فرمودے و ہر یک را بقدرِ حوصلۂ او تلقین می نمود۔ چنانکہ بعضے را بذکر ذات نفی و اثبات و بعضے را بجلسات و بعضے را بدعوات و بعضے را شب بیداری و کم خوری و پیوستہ بطہارت بودن و مستقبل قبلہ نشستن۔ اکثر بتلاوتِ قرآن یا بذکر لا الٰہ الا اللہ و خلوت و عزلت و بیانِ ہر یک در شرح آوردہ می شود۔

تلقینِ حضرت قطب العالمؒ بمریدان

پس بدانکہ حضرت بندگی قطب العالم عظمہ اللہ تعالیٰ بہندی را در مبتدائے

حال اکثر نمازِ آخر شب صلواۃ العاشقین می فرمودے۔ در رکعتِ اول یا اَللّٰہ و در رکعتِ دوم یا رحمٰن و در رکعتِ سوم یا رحیم و در رکعتِ چہارم یا ودود۔ و ہریک صد بار بخواند و سلام دہد و شب دوشنبہ میانِ شام و خفتن دوازدہ رکعت نماز گزارد و در ہر رکعتے بعد از فاتحہ اخلاص یا نزدہ بار بعد از فرض و سنتِ عشا دہ رکعت نماز گزارد و در ہر رکعتے بعد از فاتحہ معوذتین یکبار ثواب شب قدر یابد۔ در روز آدینہ بوقت چاشت دوازدہ رکعت بگزارد و آنچہ از قرآن یاد باشد بخواند و بعد از سلام صلوٰۃ گوید

شبِ شنبہ ۔ میانِ شام و خفتن دوازدہ رکعت بگذارد و ہر چہ از فرقان تواند بخواند۔ روز شنبہ۔ چہار رکعت بگزارد و بعد از فاتحہ سورۃ الکافرون سہ بار و بعد از سلام یکبار آیۃ الکرسی بخواند۔

شبِ یکشنبہ ۔ بیست رکعت بگزارد و در ہر رکعتے سورۃ اخلاص پنجاہ بار۔ معوذتین یکبار و بعد از سلام صد بار استغفر اللہ و صد بار لاحول و صد بار اللّٰہم اغفر لی ولوالدیّ الی آخرہ روز یکشنبہ بعد از اشراق چہار رکعت بگزارد و در ہر رکعتے بعد از فاتحہ اٰمن الرسول یکبار و بعد از نمازِ پیشیں چہار رکعت بدو سلام بگزارد و در اول الٓمٓ تنزیل الکتاب و در دوم تبارک الذی بیدہ الملک و در سوم چہارم سورہ جمعہ

شبِ دوشنبہ چہار رکعت ۔ در اول بعد از فاتحہ اخلاص دہ بار و در ثانی

بیست بار و در ثالث سی بار و در رابع چهل بار و بعد از سلام معوذتین و صلوٰۃ اللهم اغفر لی الی آخره هفتاد و پنج بار بخواند۔

روز دوشنبه۔ بعد از اشراق رکعتین بگذارد و در هر رکعتے بعد از فاتحہ آیۃ الکرسی و اخلاص و معوذتین یگان بار بخواند۔ بعد از سلام دوازده کرت استغفار گوید۔

شب سه شنبه۔ رکعتین بگذارد و در هر رکعتے اخلاص و معوذتین پانزده بار از سلام صلوٰۃ گوید و آیۃ الکرسی و استغفار پانزده بار بخواند۔

روز سه شنبه۔ بعد از اشراق تا عند انتصاف النهار ده رکعت بگزارد۔ و در رکعتین بعد از فاتحہ آیۃ الکرسی یکبار و اخلاص سه بار۔

شب چهارشنبه شش رکعت بگزارد و بسه سلام۔ در هر یک بعد از فاتحہ قُلِ اللّٰهُمَّ تا بِغَیْرِ حِسَابٍ یکبار بخواند و رکعتین بگذارد۔ و بعد از عشا در اول فلق ده بار و در ثانی النَّاس ده کرت۔ بعد از فراغ استغفار گوید۔ روز چهارشنبه۔ بعد الاشراق دوازده رکعت۔ در هر رکعتے آیۃ الکرسی و سه قل و سه کرت

شب پنجشنبه۔ میانِ شام و خفتن رکعتین بگزارد و در هر رکعتے بعد از فاتحہ آیۃ الکرسی پنجبار و بعد از سلام پانزده بار استغفار استغفر الله بگوید۔ و در روز پنج شنبه میانِ ظهر و عصر رکعتین بگذارد۔ و در اول آیۃ الکرسی صدبار و در دوم اخلاص صدبار۔ بعده درود و استغفار۔ بعد از سلام صدگان بار بخواند که عجائب تاثیر در تصفیہ باطن دارد۔ و آنا باید۔

که ذکر هفته نیز هر روز صد بار می خوانده باشد- برین ترتیب :-
شنبه لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحَانَكَ اِنِّیْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ-
صدگان مرتبه بخواند- یکشنبه- لَا اِلٰهَ اِلَّا الْمَلِكُ الْحَقُّ صد مرتبه-
سه شنبه- اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰی آلِهٖ
وَبَارِكْ وَسَلِّمْ- صد مرتبه- چهارشنبه لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ حَقًّا یَقِیْنًا مُخْلِصًا-
- مرتبه- پنج شنبه- لا اله الا الله خالق كل شیءٍ وهو علٰی
كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ- صد مرتبه- آدینه- سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ
اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ صد مرتبه وبعضے
را حضرت بندگی قطب العالم عظمه الله تعالٰی شیخ جوهر رحمة الله تعالٰی علیه
باین طریق می فرمودند- شنبه یا الله یا هو- یکشنبه یا رحمٰن
یا رحیم- دوشنبه یا احد یا صمد- سه شنبه یا فرد یا صمد
چهارشنبه یا حی یا قیوم- پنج شنبه یا حنان یا منان-
آدینه یا ذو الجلال والاكرام-
وبعضے را باین ترتیب :- شنبه لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ
اللّٰهِ- یکشنبه یا حی یا قیوم- دوشنبه صلوٰة- سه شنبه لَا حَوْلَ
چهارشنبه- اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ- پنج شنبه یا الله- آدینه سُبْحَانَ اللّٰهِ
الٰی آخره- وبعضے را اسمائے عظام و حرز یمانی- با ترتیب كلا یه میفرمود
و بعضے را دعائے قدسیه و هفت هیكل و پنج گنج و اسمائے جبروتی و
دعائے عزرائیل و دعوات كبیر و اسمائے حسینی می فرمودے-

وقتِ قبولیّت مُناجات

روزے دولتِ پائے بوس حاصل شد۔ نکتۂ سخن در مناجات و وقتِ قبولیت افتاد۔ بر زبان مبارک راندند کہ روایت کردہ شدہ است از پیغمبر علیہ السلام۔ چوں ثلث شب آخر باقی ماند ندائے شود از باری تعالیٰ اے بندگانِ من بخیر از من نخواہید وہست ہیچ طلبے تا تو بہ او قبول کنم و ہیچ آمرزش خواہندہ است تا او را بیامرزم و ہیچ دعا کنندہ است تا دعا قبول کنم و اجابت کنم۔ تا سحر ایں ندا می شود۔

و در خبر است کہ عمر بن عتبہ را گفت بر تو باد نماز آخر شب بدرستی کہ مشہود و محضور است یعنی دریں وقت ملائکہ پیش نماز گذارندہ حاضر می آیند۔ پس طالبِ صادق در جبنداء حال دریں وقتِ نماز و اوراد مشغول باید تا آنکہ وقت العاشقین بر سد و بعد از فراغ اوراد باید کہ بروح قطب الانام و اولیاء خواجہ اویس قرنی و امام المسلمین سراج الملۃ والامۃ ابو حنیفہ کوفی رح رحمتہ اللہ تعالےٰ علیہ و بروح امام شافعی رح و امام مالک رح بن انس رح و امام احمد حنبل رحمتہ اللہ علیہم و بروح قطب العالم شیخ حسن بصری رح و شیخ سفیان ثوری رح و شیخ قطب الاقطاب سلطان العارفین شیخ ابو یزید بسطامی و حبیب عجمی رح و شیخ داؤد طائی رح و شیخ سری سقطی رح و شیخ معروف کرخی رح و شیخ الشیوخ سید الطائفہ جنید بغدادی رح و بروحِ شیخ محمد ندیم و شیخ العباس نہاوندی و شیخ عبداللہ خفیف رح و شیخ اخی فرح زنجانی رح و شیخ ممشاد دینوری

و شیخ احمد اسود دینوری رح و شیخ محمد عبد الله رح و شیخ محمد عبد معروف بعمویہ و شیخ
وجیہ الدین ابو حفص عمر سہروردی رح و شیخ ضیاء الدین ابو نجیب عبد اللہ
سہروردی رح و شیخ الشیوخ شہاب الحق والشرع والدین ابو نجیب عبد اللہ
بکری سہروردی و بروح شیخ بہاء الدین محمد زکریا اسدی القریشی الملتانی رح و
شیخ صدر الدین عارف قریشی رح و شیخ قطب الاقطاب رکن الدین ابو الفتح
فیض اللہ قریشی و شیخ حمید الدین حاکم قریشی ہاشمی و بروح شیخ جمال آچی رح
و بروح سید السادات شیخ جلال بخاری رح و بارواح جملہ پیران فاتحہ ده
بار اخلاص بخواند و نیز نماز دو رکعت بگذارد و بعد از فاتحہ آیۃ الکرسی و خلاص
سہ بار بخواند ثواب نماز بایشان بخشد۔ ثواب ده بار خوانده نیز بدیشان بخشد
وایشان را در مدد دارد و توسل بدیشان کند و گوید الٰہی بحرمت و برکت مشائخ
کبار مرا بدرجہ ایشان رسانی و از جملہ مقربان گردانی و در راه وصل ہمچو موم
گردانی و کوشش رفیق بخشی کہ بداں ہر چہ ناکردنی بود سرد گردد و دل جویان
وصول شود۔ پس باید کہ ہر روز ثواب مذکور بارواح ایشان بخشد و اگر نتواند
در ہفتہ یکبار آیہ بخواند و مدد طلبد۔ و نیز محبوب سبحانی شیخ عبد القادر
گیلانی رح را در مدد دارد و بارواح ایشان دوگانہ بگذارد۔ و در ہر رکعتے پانزده ۱۵
بار اخلاص بخواند و بعد از سلام چند گام سوئے عراق زند۔ بروح خواجہ
کونین صلوٰۃ فرستد و بگوید اَللّٰهُمَّ صَلَّيْتُ بِهٰذِهِ الصَّلٰوةِ وَوَهَبْتُ لِفُلَانَ
اَللّٰهُمَّ اَوْصِلْ اِلَيْهِ خِدْمَةً مِنِّيْ وَاَجْزِهٖ عَنِّيْ خَيْرَ مَا جَزَيْتَ
قطب الاقطاب وشیخا عن امۃ محمد علیہ السلام واستاذا عن تلمیذہ

وَصَاحِباً عَن صَاحِبِہٖ جَدّاً عَن وَلَدٍ وَلَدِہٖ وعَمّاً عَن وَلَدِ اَخِیہِ وَهَب ثَوابَها بِخُدّامِ اَبِی وَ بِخُدّامِ وَالِدَتِی وَخُدّامِ جَدَّتِی وَخُدّامِ عَمّی وَخُدّامِ اُمّی +
بنوعِ دیگر بزبانِ مبارک بشنند کہ بعد در شغل بدین طریق بخوانند۔ و
بزرگاں را دیدہ آوردہ ایں است۔ اَللّٰهُمَّ ارْضَ عَنِّی وَعَن اُمَنَاءِ دِینِکَ وَخُلَفَاءِ اَولِیَاءِکَ عَن اَبِی بَکرِ الصِّدِّیقِ صَاحِبِ الغَارِ وحضرت عُمَرَ الفَارُوقِ سَیِّدِ الاَحرَارِ وعُثمَانَ ذِی النُّورَینِ شَهِیدِ یَومِ الدَّارِ وَعَلِیِّ المُرتَضٰی قَاتِلِ الکَفَرَةِ وَ الفُجَّارِ وعَن فِلذَةِ کَبِدِ البَتُولِ الزَّهرَاءِ الحَسَنِ وَالحُسَینِ الکَمِیلِی مَفَارِقِ الاُمَرَاءِ وعَمَّی الرَّسُولِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حَمزَةَ وَالعَبَّاسِ سَیِّدِ الشُّهَدَاءِ وعَن بَاقِی العَشَرَةِ المُبَشَّرَةِ بِالجِنَانِ وَعَن ذُرِّیَّةِ النَّبِیِّ الطَّاهِرِینَ وَاَزوَاجِهِ الطَّاهِرَاتِ وعَن جَمِیعِ المُهَاجِرِینَ وَالاَنصَارِ وَ التَّابِعِینَ الاَبرَارِ وَعَن قُطبِ المُجتَهِدِینَ سِرَاجِ الاُمَّةِ اَبِی حَنِیفَةَ کُوفِی وَعَن اِمَامِ الاَئِمَّةِ اِمَامِ الشَّافِعِیِّ وَعَن اِمَامِ الاَنَامِ مَالِکِ بنِ اَنَسٍ وَ عَن اِمَامِ المُرتَضٰی احمد بن حنبل رضی اللہ تعالٰی عنهم وعَن شیخ الکبیر المشائخ شیخ حسن بصری وعَن سیدِ الشیوخ شیخ سفیان ثوری وعَن شیخ المقتدٰے شیخ اویس قرنی وعَن شیخ الکبیر شیخ عبد اللہ خفیف وعَن شیخ الکریم شیخ ابو اسحاق گازرونی وعَن سید السادات شیخ عبد القادر گیلانی وعَن شیخ الدهر والاوان شیخ معروف کرخی وعَن مقتدائے الاولیاء شیخ سری سقطی وعَن شیخ المنتهی سید الطائفہ شیخ جنید بغدادی وعَن بانی الطریقہ شیخ ممشاد دینوری وعَن مظهر کنوز الشریفہ شیخ وجیہ الدین وعَن متمّم حقائق الحقیقہ

شیخ نسیلد الدین سہروردی، وعن شیخ الشیوخ شہاب الدین عمر سہروردی و
عن شیخ شریف معین الدین اجمیری وعن شیخ الکبیر قطب الاقطاب شیخ
بہاؤ الحق والشرع والدین الاسدی القریشی الملتانی وشیخ العلیم شیخ
صدر الدین العارف القریشی الملتانی وعن شیخ المجید شیخ رکن الدین ابو الفتح
فیض اللہ القریشی الملتانی وعن شیخ الحمیدہ شیخ حاکم القریشی الہاشمی المنکاری
الحارثی رحمۃ اللہ علیہم وعن سید السادات سید جلال الدین البخاری وعن قطب
الاقطاب شیخ عبد القادر بالبہ الیافعی وعن شیخ زبدۃ الاولیاء والصالحین رئیس
المحدثین والموحدین شیخ خفیف عبد المطرفی المدنی قدس اللہ تعالیٰ ارواحہم
اللہم یسر لنا متابعتہم واوصل علینا فتوحاتہم وادرجلنا برکاتہم والحقنا بہم
واحشرنا فی زمرتہم واہدنا بہدایاتہم وسلکنا طریقتہم انہماء نسئلک ان تصلح
شاننا وشان آخواننا واقربائنا واولادنا واصحابنا وشان دلالۃ امورنا۔
اللہم یسر علینا وعلی المسافرین وفرج المکروبین وخلص المحبوسین والمظلومین
واقض دیون المدیونین واشف مرضانا ومرضی المومنین وارحم موتنا وموتی
المسلمین برحمتک یا ارحم الراحمین۔ وپس آن آیۃ الکرسی باترتیل بخواند و بعد
ازاں دہ بار بگوید فَاِنْ تَوَلَّوْا فَقُلْ حَسْبِیَ اللّٰہُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ عَلَیْہِ
تَوَکَّلْتُ وَھُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ۔

وبعضے راحضرت قطب العالم بذکر ناسوتی کہ نفی واثبات است مشغول
می نمودے چوں ازاں مرحبہ درگذشتے بذکر ملکوتی کہ اثبات است می فرمودے
چوں ازیں منزل سبقت نمودے بذکر جبروتی کہ اسم ذات اللہ است مشغول

کردے وچوں ایں مراتب قدم پیش نہادے بذکر لاہوتی کہ اسم ھو است۔ مداومت نمی گفتے۔

ذکر پاس الانفاس و حفظِ قلوب

و بعضے بذکر پاس الانفاس و حفظِ قلوب و بیان ہر یک برمز نمود می آید۔ ذکرِ نفی و اثبات را بدیں طریق بہ فہمد کہ کلمۂ نفی بجانب راست ابرد و کلمۂ اللہ را بطرف چپ یا آرد۔ و اثبات را در دل حاضر کند۔ و ایں ذکر را جزئیلی۔ و سہروردی نیز گویند و ذکر سہ رکنی و سہ ضربی و چہار رکنی و چہار ضربی و پنج رکنی و پنج ضربی و شش رکنی و شش ضربی۔

و ذکر دو حلقی کہ بر ہفت نوع است۔ اداء جلی و ضرب جلی و اداء خفی و ضرب خفی۔ اداء وھمی و ضرب وھمی۔ اداء جلی و ضرب خفی و ضرب جلی۔ اداء خفی و ضرب وہمی و ضرب خفی۔

و ذکر سہ حلقی و چہار حلقی کہ آں ذکر مدور گویند۔ ہم بریں منوال بفہمد زیرا نکہ بسیار تصفیۂ باطن ازیں حاصل می شود۔ نہ بینی کہ حضرت امیرالمومنین علی المرتضے کرم اللہ وجہہ در خدمتِ سید کائنات صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم عرض نمود کہ مرا طریقۂ افضل نزدِ خدائے تعالیٰ دلالت کن۔ پس پیغامبر صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم فرمود کہ مداومت ذکر اللہ تعالیٰ کن کہ اقرب الطریق الی اللہ تعالیٰ است۔ پس امیر المومنین حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ گفت بچہ طریق ذکرِ نفی و اثبات گفتہ شود۔ پیغمبر علیہ السلام فرمود کہ چشم مغموض ساز

یا علی وسہ مرتبہ کلمہ از من بشنو وآں تو نیز بگو تا من بشنوم۔ پس پیغامبر علیہ السلام کلمہ گفت و آواز بلند گردانید و علی رضی اللہ تعالےٰ عنہ می شنید۔ بعدہٗ حضرت علی رضی اللہ تعالےٰ عنہ گفتن گرفت و حضرت پیغامبر می شنید۔ و از حضرت امیر المومنین علی مرتضےٰ کرم اللہ وجہ ایں دولت بحضرت امام حسن بصری رسید و بعد ازاں بشخصے متوارث گشت۔

و پاس الانفاس ذکرِ جبروتی کہ اسم اللہ است ادرا بہ فہمد۔ و ذکر لاہوتی نیز پاس الانفاس است کہ اسم ھو نوشتہ می شود دریابد۔ پس چوں طالبِ صادق دریں اشیاء مداومت می نماید ہیچ جزوے از اجزاء دم او خالی از ذکر نمی گزارد۔ اما چیزہا تعلق بارشاد دارد۔ بغیر از مرشدِ کامل حاصل نمی شود و نیز باید فہمید کہ ذکر بہ چہار قسم است۔ یکے آنکہ در لسان باشد و فی قلب نہ۔ و ثانی فی اللسان در یاد باشد۔ ثالث آنکہ ہم فی اللسان و ہم فی القلب۔ رابع قلب ذاکر و لسان خاموش۔ و ایں مقام از ہمہ مقامات برتر است۔ و بعضے را علم دم بستن می فرمودند یعنی بذکرِ خفی شغل کنند۔ بدیں طریق دم را بندد و کلمۂ نفی و اثبات را چنانچہ در ذکرِ جلی می گفت گوید۔ ہر قدرے کہ تواند آہستہ آہستہ قدرت بر زیادت یابد۔ و چوں بعضے مریدان سلسلۂ مداریہ برائے دست بیعت بخدمتِ حضرت ایشاں آمدے او شاں ذیرِ یاضتِ جلسات مشغول می فرمودے واکثر دیگراں را نیز اگر دریں ریاضت راہ می کشادے او نہا را نیز می فرمودے و جلسات ہشتاد و چہار اند۔ لیکن ہیچ جلسہ کہ لابد است مرطالبِ صادق را بیان کردہ می شود۔ و ایں ریاضت جلسات شیخ طیفور

شامی رحمۃ اللہ علیہ از حضرت عیسیٰ علیہ السلام رسیدہ بود۔

آرزوئے دیدارِ سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم در دلِ طیفور شامی رحمۃ اللہ علیہ

در شیخ طیفور شامی رحمۃ اللہ علیہ دکہ از اصحاب کبار حضرت عیسیٰ علیہ السلام (بود)
انجیل را برائے شخصے نوشتن داد۔ در انجیل اللہ تعالیٰ تعریف حضرت احمد محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم و تذکرۂ ختم نبوتِ او فرستادہ۔ چوں آں کاتب بر تعریفِ بے نہایتِ او رسید۔ از غیرت بر خود پیچید۔ یعنی مراتب آں پیغامبر علیہ السلام از مراتب رسول ہم علیہ السلام برتر است۔ از ہمیں تعصب آں شخص احوالِ آں سرور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ننوشت۔ چوں کتاب انجیل بنظرِ اشرف حضرت عیسیٰ علیہ السلام آورد۔ چوں ایشاں دیدند در و احوال خواجۂ عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نیافتند۔ او را زجر کردہ فرمودند کہ احوال احمد علیہ السلام را چرا ننوشتہ۔ آں شخص عرض نمود کہ یا رسول اللہ چوں تعریف او از حد بیش بود از غیرت ننوشتہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام او را ازیں فعلِ مذمومہ ممنوع ساختند و فرمودند کہ حضور ما ہم بنویس۔ چوں باز آں مرد بر تعریفِ آں خواجۂ عالم سرور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رسید دست از نوشتن باز کشید۔ ہمدراں محل از قدرت حضرت جل و علا صورت او مسخ شد و بشکل سوسمار گشت۔ و دراں ساعت شیخ طیفور شامی رحمۃ اللہ علیہ و دیگر اصحاب کہ در خدمت حضرت عیسیٰ علیہ السلام حاضر بودند عرض نمودند کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دریں امر چہ واقعہ رو می داد کہ بچنیں بلا گرفتار شد۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام فرمود کہ تعریف حبیب خدا تعالیٰ را ننوشتہ

بود- آں حضرتِ غیور بصورتِ انسانی آیں را مبتدل ساخت- بعدہٗ شیخ طیفور شامی عرض نمود کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم آں احمد علیہ السلام بعد از چند مدت در دنیا ظاہر خواہد شد- مہتر علیہ السلام فرمود کہ بعد از عہدِ من تا پانصد (شش) صد سال خواہد گزشت پیغامبر آخرالزمان در دنیا خواہد آمد- و ختمِ نبوت برو خواہد شد- شیخ طیفور شامی عرض داشت کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم چنیں عنایت بریں کمترین شود کہ بلقاءِ آں خاتم النبیین صلعم مشرف و معزز شوم- مہتر عیسےٰ علیہ السلام شیخ طیفور را بشغل جلسات مشغول کردہ در غارے نشاندند- برو چناں استغراق وارد گشت کہ بیک شغل آں مدت خواہد گزشت بعد ازاں از غار شیخ طیفور بیروں آمد- (از) جوانانِ زمانہ ہیچکس را نیافت- متحیر شدہ از شخصے پرسید کہ دریں جا از نشان قدیمی ہیچ نمی بینم- او گفت کدام وقت (را) نشان می طلبی- ایشاں فرمودند وقتِ مہتر عیسےٰ علیہ السلام را- او حیران شدہ گفت کہ مردِ خدا! چہار (شش) صد سال است کہ مہتر عیسےٰ علیہ السلام را بالا بردند- وحالا دریں زمانہ پیغمبر احمد محمد مصطفےٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام است- چوں خبرِ میموں بسمعِ شریف شیخ طیفور شامی رسید در خدمتِ خواجۂ کائنات علیہ الصلوٰۃ والسلام آمد و عرض نمود کہ یا رسولِ خدا! سلام بر من عرض کن- چوں حضرت پیغامبر علیہ الصلوٰۃ والسلام او را اسلام عرض کرد- بعد از فراغ ایں دولت شیخ طیفور تمامی ماجرا گذشتہ کہ در عہدِ مہتر عیسےٰ علیہ السلام شدہ بود بیان نمود تمام اصحابانِ پیغمبر علیہ الصلوٰۃ والسلام متعجب شدند- ہمدراں محل شخصے کافرے چند سوسمار شکار کردہ آوردہ بود- چوں کافر حضرت

محمدؐ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم را دید گفت کہ اے احمدؐ اگر بر رسالت تو ایں سوسمار کہ من شکار کردہ آوردہ ام گواہی دہند ہماں زماں بر رسالتِ تو ایمان آوردہ ام۔ (آوردم) چوں نظر خواجۂ عالم علیہ الصلوٰۃ والسلام بر آں سوسماراں افتاد سوسماراں درحال درگفتار آمدند کہ تو بحق رسولِ خدائی۔ ویکے از سوسماراں گفت کہ یارسول اللہ من کاتب انجیل حضرت عیسےٰ علیہ السلام بودم۔ از بے ادبی کہ باآنحضرت کردم بایں بلا گرفتار شدم وبسیار آزار کشیدم۔ اکنوں برائے خدا دعا فرمایند کہ باز بصورتِ انسان شوم وبدینِ حضرت مشرف گردم۔ حضرت پیغامبر علیہ الصلوٰۃ والسلام درباب او دعا کردند۔ وہماں لحظہ آں سوسمار بشکل آدم شد ودر دینِ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم در آمد۔ بعدہٗ حضرت خواجۂ عالم او را رخصت فرمودند۔

سلسلۂ مداریہ

شیخ طیفور احوالہ امیر المومنین حضرت ابی بکر رضی اللہ تعالےٰ عنہ فرمودند کہ ایں را از بعضے دقائقاتِ حقیقت آگاہی دہد وآں ترتیب وریاضت مجلسات کہ شیخ طیفور از حضرت عیسےٰ علیہ السلام رسیدہ بود ازو بحضرت شیخ عبید اللہ مکی رسید وازو شاں بحضرت بدیع الدین شاہ مدار رسید وازو شاں بحضرت قاضی محمود سربرہنہ رسید وازو شاں بحضرت مبھٹہ مدار رسید وازو شاں بحضرت بندگی قطب العالم عظمہ اللہ تعالےٰ شیخ چوہڑ رسید وازو شاں بایں داعی کافۂ اہلِ اسلام (جمال الدین ابابکر رح) وغیرہ رسید۔ پس اگر طالبِ

صادق بایں مداومت نماید عجائب تاثیر در تصفیۂ باطن دارد۔

کیفیتِ پنج جلسہ و فوائدِ آنہا

وآں پنج جلسہ[1] کہ لابد است مطالب صادق (آں) را بیان کردہ می شود۔ پس باید کہ خلوت گزیند کہ دراں کسے نہ بیند و آوازِ کسے در گوشِ او نیفتد۔ پس در مبداءِ عمال مجاہدین جسیم قوی ضعیف می شوند زیرا کہ اولِ مجاہدہ مانند تابستان است وآخر مجاہدہ مانند خریف و ربیع است۔ جلسۂ اول از جہت تقویت اعضا است و گلستان است (؟) و برود ہست ساکن۔ اعصاب مفاصل دریں جلسہ متفرق می شوند۔ و کیفیت جلسہ آں بود کہ مربع می شود و پائے راست با ساق بر ران ایسر نہد و پائے چپ با ساق بر ران راست نہد نرمی و ندرات مشقت و ریاضت کند۔ تا دریں جلسہ طبعی در حقِ او شود و عادت گردد۔ پس آں پشت ایستادہ کند و ہر دو دست بر زانو نہد و ہر دو عضو را۔ و تکیہ بر دو زانو کند و نظر سوئے ناف آرد بطریقے نشیند چنانچہ ہیچ جنس در و نماند و اسم ذات کہ اللہ است در دل گوید و زبان خاموش گرداند چوں دریں جلسہ استقامت یابد قلتِ نوم و قلتِ کلام حاصل گردد۔ اما جلسۂ ثانی کیفیت مربع نشیند و دستِ راست بر قفا نہد تا کتف چپ و دستِ چپ سوئے

---

[1] ان جلسوں کی کیفیت میری سمجھ سے بالاتر ہے یا مضمون پیچیدہ ہے یا نقل در نقل سے فرق پڑ گیا ہے۔ نامی

کتف راست آرد و پشت خویش راست کند و سر خویش با چپ در جہات اربع گرداند لیکن رُو نہ گرداند و کلمۂ مذکور در دل ذاکر باشد۔ چوں ارادت قرار و سکونت شود ہر دو دست بر زانو نہد و ہر دو حنفیا ایستادہ (؟) گرداند۔ دراں حالت یکبار بر زانو بود در دل غفلتِ ذکر نیارد تا مزاحمت حاصل نگردد۔ و ذکر در حالہ حضور گوید تا از عجیب چیزے مشاہدہ کند کہ خوشی و ذوق بر زیادت عمل آرد۔ چوں در یں مقام رسد۔ علل جذام و برص و باسور و ناسور و دق زائل گردد۔ خاصاکہ علل دوام دارند ہر کرا برص و جذام بود بریں جلسہ استدام نماید بفرمانِ اللہ تعالےٰ زائل گردد۔ و بعد از استقامت بریں جلسہ ہر کہ بیو آید و دعا کنا ند زحمت مذکور زائل گردد۔

و اما جلسہ سوم۔ مربع نشیند و ہر دو دست میانِ ساق (؟) وحدود آرد و سجدہ با وضو آرد و ہر دو دست بر گردنِ خویش بند و در انگشتان گردد۔ و ذکر را ترک نہ کند و چوں ایں مقام حصول آرد خوف و جزع از جن و انس از وزائل گردد و انطباقِ ہر دو آسمان و زمین شود۔ خوف در و حاصل نشود و ایں مرتبہ درجۂ عظیم است۔ و اما جلسہ چہارم (؟)

و اما جلسۂ خامس۔ ہر دو دست اوّل در زمین نصب کند و مفصلے کہ میانِ ایں ابہام پائے چپ و انگشتان از پائے راست برمرفق و معلق بقوتِ دو دست خود را گرداند و ذکر گویاں گردد۔ چوں کلفت در ذکر و در جلسہ از وزائل (؟) تا آنکہ کلی شب دریں حالت گزرد و سستی نیارد بفرمانِ اللہ تعالےٰ طیران حاصل شود و از جملۂ ارواح گردد۔ اگر دریں جلسہ استقامت یابد حاجت جلسات نبود۔

اہم بدیں جلسہ صاحب کشف گردد۔ و بداں اے عزیز اگر راہ طالب بساوقت ہیچ ریاضت نکشاید اگر دریں ریاضت مداومت کند زود بفرمان اللہ تعالیٰ بمقصود رسد۔

راہزن بعد از توبہ و ریاضت بدرجۂ ولایت رسید

حضرت شیخ میٹھہ مدار رحمۃ اللہ علیہ از جوار سراندیپ می آمدند۔ شیخ کاکن قطاع الطریق بود و دزدانِ او ایشاں را بحضرت رسانند۔ بقچہ وغیرہ کشیدہ گرفتند ہم دراں محل نظر ایشاں بر شیخ کاکن افتاد۔ ہماں زماں او تائب شد و از سالکِ طالبانِ ایشاں گشت۔ حضرت شیخ میٹھہ مدار رحمۃ اللہ علیہ او را در شغل مشغول کردند و بعد از مدتے شیخ کاکن پیش مدار عرض داشت کہ شیخ از بسکہ ایں وجودِ من پروردۂ حرام است۔ ہر چند ریاضت می کنم راہ نمی کشاید و لذتِ شہود نمی یابم۔ حضرت شیخ میٹھہ مدار بعد از تاملِ بسیار فرمودند کہ بروید پیش فرزندم شیخ چوہر عظمہ اللہ تعالیٰ و مدتے در خدمتِ او باش۔ بمطلوب و مقصود خواہی رسید۔ بعدہٗ شیخ کاکن بخدمت حضرت بندگی قطب العالم عظمہ اللہ تعالیٰ آمد۔ دراں وقت نیز ایں داعی کافۂ اہل اسلام را دولتِ پابوس حاصل شدہ بود۔ حضرت بندگی قطب العالم عظمہ اللہ تعالیٰ شیخ کاکن را طلبیدہ مقدارے آتش حوالہ کردند و لنگوٹہ پوشانیدند و خاک مالیدند و جراوہ (؟) لنگاہ بنشستند۔ نیز فرمودند و بہمیں آیاتِ جلسات مشغول کردند۔ مدتے نہ گزشت کہ شیخ کاکن از واصلانِ حق گشت و بمقصود رسید۔ چوں دوازدہ سال کامل گزشت جراوہ و لنگوٹہ و آتش از و دور کنانیدہ بخلعتِ شریعت مشرف کردند۔

صلۂ خدمتِ پسرِ مرشدِ قطب العالم رح

و نیز بداں اے برادر کہ چوں طالب صادق از خود برخاستہ باشد و در اعتقاد درحقِ مرشد کامل درست باید تا در خطرہ نیفتد و بمقصود رسد۔ نہ بینی کہ بعد از وفات برہان السالکین غوث العالمین شیخ احمد نور بخش کہ مرشدِ کامل حضرت قطب الاقطاب بندگی عظمہ اللہ تعالےٰ بود قحطے عظیم دراں ملک افتاد و تمامی مردماں بے استقلال شدند۔ چنانچہ شیخ سعدی رحمۃ اللہ علیہ فرمودہ اند ؎

چناں قحط سالے شد اندر دمشق
کہ یاراں فراموش کردند عشق

آخر الامر یکے از فرزندانِ شیخ احمد والدۂ خود را ہمراہ کردہ روئے بجانب شہر لکھنوتی نہادہ۔ چوں دریں شہر رسید خواست کہ بحضرت بندگی قطب العالم عظمہ اللہ تعالےٰ ملاقی شود۔ چوں بدروازۂ خانقاہِ ایشاں رسید ایستادہ شدند و بدستِ خادمے دعائے خود را فرستادہ و حضرت ایشاں وضو می ساختند۔ چوں خبرِ تشریف آوردنِ آں پیرزادہ بسمعِ حضرت بندگی قطب العالم عظمہ اللہ تعالیٰ رسید ناشستہ پلئے وضو را گذاشتہ پیش او آمدند و در خانقاہ آوردند و بخدمت او باادب نشستند۔ تا ایں داعی کافۂ اہل اسلام بچشمِ خویش معائنہ کردہ بود۔ کہ اکثر حضرت بندگی قطب العالم عظمہ اللہ تعالےٰ در خدمتِ او حاضر می بودند بلکہ اگر وقتِ نماز می رسید نماز را ہم نمی گزاردند آں نمازہا را در شب ادا می کردند چوں آں پیرزادہ می خوابیدے۔ قضا کردہ می گزاردے۔ آخر الامر بعد از چند

مدت آں پیرزادہ عزم بطرف ملکِ خویش کرد۔ ایشاں ہر متاعے کہ داشتند بہ نذر
او کردند۔ از خدمتِ او وداع شدند۔ چوں آں عزیز قریب شہرِ ملتان رسید
از والدہ پرسید کہ پدرِ من ایں قدر متاع داشت کہ من دارم او فرمود کہ خیر روشِ
پدرِ تو آں بود کہ ہرچہ در شب آمدے برائے روز روا نہ داشتے۔ و ہرچہ در روز
می آمدے برائے شب نداشتے۔ بعدہٗ ایں عزیز بوالدہٗ خود گفت پسر ہموں خوب
کہ مانند پدرِ خود باشد۔ پس من عکسِ پدرِ خود می کنم کہ ایں قدر خود را در دنیا
ملوث می کنم۔ و نیز در حدیثِ نبوی است کہ الدنیا جیفۃٌ وطالبہا
کلاب۔ پس من کہ ایں متاع دارم در راہِ دوست نثار کنم۔ ہماں لحظہ
آں تمام متاع را یغما فرمود و پیشۂ تجرد گرفتہ ہمراہِ مادرِ خود روئے بملکِ
خود نہاد۔ روزے کہ از خدمتِ بندگی قطب العالم عظمہ اللہ تعالیٰ آں عزیز
وداع شدہ بود و در ہماں شب مرشدِ ایشاں حضرت بندگی قطب العالم شیخ
چوہڑ را در باطن فرمود کہ تو عزت برائے پسرِ من دادی من از حق خواستہ تا
روزِ قیامت شوق و ذوق و محبت برائے جانشین تو دادم و در تمامی ملک
او را عزیز گردانیدم[1]

مسئلہ سماع

روزے دولتِ پابوس ایں داعیٔ اہلِ اسلام را میسر شدہ بود صحبتے

---

[1] حضرت قطب العالم رحمۃ اللہ علیہ کے جانشین تاحال ملک میں معزز
و محترم چلے آتے ہیں۔ ثبوت رتہ پیراں سے مل سکتا ہے۔

سخنِ مشتغل سالکان افتاد حضرت بندگی قطب العالم اعظمہ اللہ تعالیٰ بزبانِ مبارک راندند کہ چوں طالبِ صادق بمرشدِ کامل پیوندد از ہر دقائق و حقیقت آگاہ شود۔ و از پاس بانیٔ انفاس و خفیۂ قلوب خبر یابد پس او را باید کہ در ہر چہ رضائے دل یابد ہماں عبادت پیش گیرد۔ و اگر وقتے تتبع او ملالت گیرد۔ اگر دراں دل متقدائے رود شنود بہتر است کہ از رعونت و ودرشتی دل بہتری مبدل می گردد۔ زیرا نکہ عاشقاں و عارفاں برائے ہوئی شوند بلکہ برائے وصول دوست می شنوند۔ چناں کہ بسیاراں را ازیں مکاشفہ پدید آید و راہِ سالہا در ساعتے منقطع می شود۔ پس مقتدائے کہ سرود حضرت رسول صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم شنیدہ اند بشنود۔ مشہور کہ دو جاریہ نذرِ سرود کردہ بودند برائے ایفاءِ نذر ساعتے شنیدند و نیز عزیزے بخدمت سید الطائفہ جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ آمدہ پرسید کہ یا شیخ در حقِ سرود چہ فرمائید۔ سید الطائفہ فرمود چیزے کہ بدوست رساند او را ممنوع نمی تواں گفت و نیز در تحفۂ فقیہ می نویسد۔ اہلِ حقیقت را سماع مستحب است و طالبے را کہ مبتدی باشد مباح و اہلِ نفوس را کہ برائے ہوی شنوند حرام۔

حالت وجادِ شیخ کبیر

(۱) نہ بینی کہ در فوائد الفواد می نویسد کہ عبد اللہ نام قوالے از بغداد برائے دیدنِ ختم المجتہدین بہاء الملت والشرع والدین شیخ کبیر ابو محمد زکریا قریشی الاسدی الملتانی در شہر ملتان برسید و بخدمت او آمد۔ بعد از قدمبوسی ساعتے تامل کردہ عرض نمود کہ یا شیخ من وقتے بخدمتِ شیخ الشیوخ العالم شہاب الدین عمر

بکری السهروردی سماع کرده ام - اما شیخ کبیر فرمود چون شیخ الشیوخ شنیده است
دیگرها هم خواهند شنید - بعد ازاں عبد الله را بداشت تا شب درآمد - شیخ کبیر
فرمود که عبد الله را در حجره ببرید و یک پارچه سنجه تلتے باشد با همچنیں دو کس را
ببرید - همچناں کردند - عبد الله گوید مرا و یک یارِ مرا در حجره بردند - چون شیخ از نماز
و اوراد فارغ شد دراں حجره درآمد تنها - ما دو کس بودیم - پس شیخ بنشست و به اوراد
مشغول گشت و بمقدارِ نیم سیپاره خواند - بعد ازاں در زنجیر کرد و مرا گفت چیزے
بگو - من سماع آغاز کردم و ساعتے شد - جنبشے در بدنِ شیخ پیدا آمد - شیخ برخاست
چراغ را بکشت - حجره تاریک شد ما همچناں سماع می کردیم - ایں قدر می دانستم
که شیخ می گردد - چوں نزدیکِ ما می آمد دامنِ او می نمود - همیں دانستم که بر ضرب
است یا بے ضرب (؟) - چوں سماع تمام شد شیخ در بار کرد و در مقامِ خود رفت
من و یارانِ من همان جا ماندیم تا شب بگذشت - روز شد جامی بیامد یک جامه بهین
و یک تنکهٔ زر بیاورد و بمن داد -

(۲) و نیز در مناقب الاولیاء می نویسد که وقتے شیخ کبیر بهاء الحق والدین زکریا
ملتانی با شیخ قطب الدین بختیار اوشی ملاقی شده و بعد ازاں روز سماع بود و
هر دو بزرگوار در دا دند (؟) و در رقص شدند و همیں گویند که در هوا یک شبانه
روز رقص زدند که خبر از خویش نداشتند - چوں ازاں مقام جدا شدند
ملاقی گشتند و ایں مصرع می گفتند - ع

ایں ره بسوئے کعبه رود آں بسوئے دوست

حالتِ وجدِ حضرت قطب العالمؒ

(۱) دیگر بزرگان و ابن داعی کافۂ اہل اسلام در خدمت حضرت بندگی قطب العالم عظمہ اللہ تعالےٰ شیخ جوہرؒ رفتہ حاضر شدند و آنجا اسبابِ سماع مہیا بود۔ چو آغاز سماع شد یکے از ذاکران سندی این دو ہڑہ خواند۔ دوہڑہ
جو گھڑی سوتی کو جو کھر کلاج می   خبر کو ندی رحہ کھاری رند (؟)
حضرت بندگی قطب العالم شیخ جوہرؒ را حالتے پدید آمد برخاستند و رقص کردند۔ چند وجب از زمین پائے مبارکِ ایشان از زمین بالا بودند۔ ہمدران محل برادر خرد ایشان شیخ فیض اللہ مشہور بشیخ فدا رحؒ کہ از مریدان ایشان بود در دل گزرانید کہ از برکت شیخ بار خدایا بر من نیز چنان حالت کرامت کن۔ در ہمان وقت حضرت بندگی قطب العالم عظمہ اللہ تعالےٰ اورا در بغل کردند۔ بر و چنان وجد روئے داد کہ ہمدران حین در رقص آمد و پا ئیہار (؟) نیز از زمین چند وجب بالا می کردند۔

(۲) حضرت بندگی قطب العالم شیخ جوہرؒ عظمہ اللہ تعالےٰ از سیر کوہستان بکھری آمدند۔ چون بدیہہ چلورا براہیم رسیدند رائے مقام کردند۔ چون چند روز بگزشتہ فرمودند کہ سماع بیارایند۔ چون مہیا گشت از ہر طرف گویندگان بیت و دوہڑہ می گفتند۔ از زبانِ یک ذاکر این ابیات برآمد۔

نظم

نخستین بادہ کاندر جام کردند
ز چشمِ مستِ ساقی وام کردند

چو خود کردند راز خویشتن فاش
عراقی را چرا بدنام کردند

حضرت بندگی قطب العالم عظمہ اللہ تعالیٰ را وجدے پدید آمد۔ در حال برجستند و خود را برکوہے زدند و درگزشتند۔ عرض آں کوہ ہفت گز بود۔ ہر ہمہ شگافیدہ رفتند۔ آخر الامر بعد از ان ہمیں از ان سوراخ آب فراواں جاری گشت و انجداں صاحب دیدہ درگذشتہ۔ چوں حضرت بندگی قطب العالم عظمہ اللہ تعالیٰ در عالم صحو افتادند۔ افغانان آں دہ بعرض داشت نمودند کہ یا خلاصہ اولیا کہ از تصرفِ آنحضرت آب در زمین جاری گشتہ است اگر بخصمانِ مایاں می رسد از تقویت ایں آب ما مردم را خراب خواہند نمود۔ حضرت ایشاں تبسم نمودہ فرمودند آں قادرے کہ از دلِ سنگہا آب چکانیدہ است می تواند کہ در ہمیں جا آب را غائب گرداند۔ بر محلے کہ ایں سخن از زبانِ گہربارِ ایشاں بیروں آمد۔ بعد از وقت آں آب دراں زمین غائب شد۔ تا حال از سوراخ آں کوہ آب جاری می رود۔ و پیشتر برچند قدم رفتہ غائب می شود۔ و اکثر خلق اللہ زیارت آں چشمہ می کنند۔

نتیجہ وجاہ اشاعتِ اسلام و بنائے مسجد

روزے شیخ جلال گوجر کہ از مریدانِ حضرت ایشاں بود۔ پیشِ بندگی قطب العالم عظمہ اللہ تعالیٰ آمدہ عرض نمود کہ یا شیخ بار وارِح مہتر عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

در دیہہ ہانڈو طعام تیار کردہ شدہ است امید کہ آنجا تشریف ارزانی فرمایند۔ حضرت بندگی قطب العالم عظمہ اللہ تعالےٰ و در خدمت ایشاں دیگر اکابراں و ایں واعی وراں دیہہ رفتند۔ چوں آں طعام را بکار بردند شب در آنجا بہ اتفاق بر مقام افتاد۔ چوں روز شد شیخ جلال خواست کہ سماع مہیا کند۔ در آنجا اکثر درویشاں بشوق و ذوق رقص می کردند و بعضے از کفار ایں از اولاد ہانڈو گوجر وغیرہ ایں مجمع را دیدند۔ برائے تماشا بیامدند۔ ہمدراں محل یکے از قوالاں سندی کہ آنہا را ذاکری گویند۔ ترانۂ ایں بیت خواند ؎

کشتہ شدہ گلنے لب خونخوارۂ معشوق

تا روز قیامت ہم رنگیں کفنانند

دیگر ابراو یکے ایں دوہڑہ بخواند (درج نیست)

حضرت بندگی قطب العالم عظمہ اللہ تعالےٰ وقتے وحالے رومی داد۔ آں محل ہر بیگانہ کہ نظرِ ایشاں افتاد از سلک بیگانہ ہائے حق گشتند۔ سی صد کس درہماں چین باسلام مشرف شدند۔ چوں حضرت ایشاں بعالم صحو آمدند درہماں دیہہ بنائے مسجدے فرمودند و شیخ جلال را درہماں دیہہ سکونت دادند۔ و شیخ جلال چوں تارکے بود کہ چوں شب شدے برائے فردا آب در کوزہ نگذاشتے و دور کردے۔ و در مبداءِ حال چوں حضرت بندگی قطب العالم عظمہ اللہ تعالےٰ را وجد حالت رو دادے۔ پیش ایشاں ہرچہ از دیوار یا کوہ یا درخت آمدے در کندے وا وراہ می دادے و درانتہائے حال چوں ایشاں را وقت رو دادے وقت گرمی شوق از بالائے سینہ

پیرہنِ مبارکِ ایشاں می‌سوختے۔

حالتِ وجد برادرِ قطب العالمؒ

برادرم شیخ عبدالرحیم برادرِ خُرد و مرید حضرتِ ایشاںؒ اُمّی بود۔ چوں بر و وجد غالب شدے و حالت روئے دادے دراں محل کسے را اشکال که از بحثِ علمِ ظاهری از وے پرسیدے شیخ عبدالرحیم حل می‌کردے۔ بلکه مادامے که در عالمِ سُکر بودے دریں می‌گفتے و روضۂ منورۂ شیخ عبدالرحیم در حصارِ شهرِ فیروز است۔

حالتِ وجد شیخ نور بندؒ

یکے از مریدانِ حضرت بندگی قطب العالم عظمہ اللہ تعالیٰ شیخ نور بند (نوڑ بند ؟) (بود) چوں اورا وجد (در) سماع روئے دادے مشعلہائے تُند مانندِ آتش از دہنِ او می برآمدے۔ و احوالِ شیخ جلال گوجر نیز ہمچنیں بود چوں وقتِ رحلتِ حضرت بندگی قطب العالم عظمہ اللہ تعالیٰ رسید۔ ایشاں شیخ نور بند را حوالۂ شیخ موسےٰ آہنگر نمودند۔ یعنی اکثر دقائق و دقائقِ ثقات که از ما مانده باشد بخدمت شیخ موسےٰ آہنگر نمودند یعنی که از مریدانِ کبارِ ایشاں بود فلیفهم۔

حالتِ وجدِ شیخ بری

برادرزادہ حضرت بندگی قطب العالم عظمہ اللہ تعالےٰ شیخ علی مشہور بری یچوں اور احالتے در سماع روے داد مے اکثرمی پرید ے چنانکہ روزے در روضۂ منورہ بندگی قطب العالم عظمہ اللہ تعالےٰ سماع (بود) درویشاں رقص می کردند۔ یکے ازاں میاں ذاکرے آمد او را گفتند کہ چیزے از سرود بگو کہ درویشاں خوش وقت شوند۔ او عرض نمود کہ یا عزیزانِ ایں فقیر سرود نمی گوید مگر در جمعے کہ شیخ بری حاضر باشد۔ زیراکہ باو اخلاص معیت دارم۔ یکے درویش گفت کہ تو سرود بگو اگر اخلاص شیخ بری صادق است شیخ بری خود را ہمیں جا خواہد رسانید۔ آں ذاکر دو ہڑہ سندی حد مقام حسینی گفت۔

دوہڑہ

چھن تہ چکن جاک دہان دے سنجری	مائے محی دیرسین سوزن کی اوناک
جے توں جاناں پاک سابید برن دو	سنکی لو فراق اساہوں دبار ہتی

کون پیہان سماکر ب دکھائے کہ آئیں سد (؟)

شیخ بری بر بادلی دوت خاں بودی بخرقہ پیوندمی کردند۔ ہماں لحظہ شیخ بری[1] را وجد روے داد۔ خود را افگند بہ ہوا شدہ در روضۂ منورہ جائے کہ

---

[1] راولپنڈی کی طرف جو شیخ لطیف بری کی خانقاہ مشہور ہے وہ انہی کی نہ ہو۔ تحقیق کرنا چاہیے۔ نامی

سماع بود افتاد۔ و بر ہوا شدہ بیامد۔ و در روضۂ ایشاں و بادلیؓ دولت خاں
قریب نیم فرسنگ راہ بودہ باشد۔

حالت وجدِ شیخ فیض اللہ رح

برادرم شیخ فیض اللہ رحمۃ اللہ علیہ مشہور بشیخ فدا را چوں وجد شدے
اگرچہ آں وقت در تنور افتا ے درگزشتے و ہیچ ضرر باو نرسیدے۔

احیائے سماع از شیخ عثمان رح

و نیز در مناقب اولیاء می نویسند کہ وقتے در دہلی سماع ممنوع شد
و سواران بادشاہ ندا کردند کہ سماع ہیچکس نشنود و رقص نہ کند۔ حضرت
شیخ الاسلام نظام الحق والشرع وال رحمۃ اللہ علیہ در صدر حیات (بود ند)
چوں ایشاں را خبر شد چشم پر آب کردہ ایں بیت بر زبانِ مبارک راندند ؎

اسیرِ بندِ بلا را چہ جائے سرزنش است
اگر معاملتے ہست در دولت دریاب

چوں بر شیخ عثمان کہ از مریدانِ قطب الاقطاب حضرت رکن الملت
والشرع والدین ابوالفتح (۷۳۸ھ) فیض اللہ قریشی الاسدی الملتانی رحمۃ اللہ علیہ
(بود) آمدند۔ گفت اگر بہ ہوائے نفس شنیدہ ام و می شنوم بعد ازیں نشنوم
و اگر بہ عکس است درجا سیت (؟) کسے منع نتواند کرد۔ یک دو ہفتہ برآں
گذشتہ بود کہ حسین سندی نام قوالِ شیخ نظام الدین قدس اللہ سرہ العزیز

کہ پیشِ او سرود بگفتے وحضرت شیخ را وقت خوش شدے و اورا ذوقے و وجدے حاصل آمدے و برکتِ آں بر ہمہ خلق رسیدے و از باطنِ ایشاں اسرار ظاہر شدے کہ ازاں آسائش و آرامِ خلق بودے، پیش شیخ عثمان آمد۔ شیخ دیوار جماعت خانہ بدستِ مبارک خود عمارت می کرد۔ و درویشاں گل و خشت می رسانیدند۔ شیخ فرمود میر حسن تو کجا بودی۔ گفت درخانہ خود۔ باز شیخ عثمان فرمود در نظر خواجہ نظام الدین (۶۳۶ھ) رحمۃ اللہ علیہ نمی روی و سرود نمی گوئی۔ گفت ازما خطاء بخون شد کہ سماع نہ کنم و پیش کسے نہ گویم۔ شیخ عثمان فرمود کہ در را بندید۔ چوں بہ بستند۔ بعدہٗ بر زبانِ مبارک راند کہ میر حسن چیزے از سرود بگو کہ دلِ من پختہ شدہ است گفت نتوانم۔ شیخ عثمان فرمود باید گفت۔ وقت آنست کہ اسرار ظاہر گردد و از باطنِ تو ہراس برود۔ و ہمچناں بدستِ گل آلودہ ریشِ حسن گرفت و بکشید۔ و حسن ریش دراز داشت۔ چوں اورا بجنبانید از ہیبت نتوانست کہ نگوید و ایں ابیاتِ خواجہ سعدی شیرازی درصورت آغاز کرد ؎

جو سر بپائے تو انداختم خیالِ تو رفت
کہ من ازانِ توام تازہ دل نیندازی
بہ نیزہ بازئ مژگاں مریز خونِ مرا
کہ نیست ریختنِ خونِ عاشقاں بازی

شیخ بجنبید و تواجد کرد و می گریست۔ یک نفر و یک خواہر زادہ شیخ با و یار شد۔ چوں شیخ را وقت خوش شد۔ خادماں درہا قفل کردند۔ شیخ

یک دست در بغلِ حسن کرد و بدوم دستِ خواہرزادہ را گرفتہ بجست۔ ہر دو نفر را طریقِ پرندہ گرفتہ بپرید و بیرون دیوار در بازار افتاد۔ و حسن سندی (؟) گوید کہ نمی دانم کہ بادے بود کہ ما را بپرانید و چہ شکل فرود آورد۔ و آں ہراس و ترس و ہیبت کہ در دلِ من بود بکلّی دفع شد۔ خلق جمع شدند و با من در سرود یار شدند و می گفتند و ہمراہِ شیخ می رفتند و نیز ہر ہمہ معتقدانِ شیخ الاسلام شیخ نظام الدین رحمۃ اللہ علیہ از جہت سماع شگفتہ بودند ہمہ یار شدند و شیخ را گرد گرفتند و سماع بلند گفتند و شیخ در میانِ ایشان کف ہمچو شترِ مست از دہن بر می آورد و از چشم بطریقِ چشمہ ہا می گریست۔ از دہلی ہمہ جماعہ سماع کناں و سرود گویاں بہ تغلق آباد رسیدند۔ خبر بسلطان غیاث الدین تغلق کردند کہ خلق دہلی برابر شیخ عثمان رحمۃ اللہ علیہ سماع کناں می آیند۔ سلطان فرمود۔ تفحص کنید کہ نذرِ خسرو خاں شیخ عثمان چیزے قبول کردہ است یا نہ۔ بعدِ تفحص گفتند کہ ہمہ مشائخاں بوجہ امان چیزے گرفتہ نگاہ داشتہ بودند و خسرو خاں ہفتاد ہزار تنگہ بہ شیخ عثمان فرستادہ

۱؎ خسرو خاں اپنے ولی نعمت سلطان قطب الدین مبارک خلجی کو ۷۲۱ھ میں قتل کر کے بادشاہ بن گیا تھا۔ چھ ماہ بعد غیاث الدین صوبے دار دیپال پور نے دہلی پر چڑھائی کر کے اسے قتل کر دیا۔ اور تغلقوں کی سلطنت کا بانی ہوا۔ مگر ۴½ سال بعد چھت کے نیچے دب کر ۷۲۵ھ میں مر گیا۔

بود ایشاں قبول نہ کردند و گفتند تو ولیِ نعمتِ خود را کشتہ بہ ہر گز مغفور نباشد۔ بیہودہ مالِ بیت المال کہ حقوقِ مسلماناں است تلف و ضائع مکن۔ چوں سلطان ایں سخن بشنید خوش وقت و ملکِ قریب الطبیعہ گفت۔ برو شیخ عثمان را در خانہ ببر و میوہ و طعام از شراب خانہ بستاں دو ہزار تنگہ از خانہ برائے مطرباں بدر کن تا شیخ سماع بشنواند۔ چوں شیخ ہ بخود باز آید و سماع آخر شود از من معذرت کن و بگو سماع حق شما و مارا کارے نیست کہ منع کنم۔ چوں شیخ بخود آمد۔ ہمدراں زمین از تغلق آباد در غیاث پور بخدمتِ شیخ الاولیاء شیخ نظام الدین رحمۃ اللہ علیہ رفت۔ (۲۲۵) منتظر بود۔ کس را بالائے بام نشاندہ و کس را پیشو فرستادہ کہ شیخ عثمان از تغلق آباد می آید یا نہ۔ در ہمیں اثنا شیخ عثمان رحمۃ اللہ علیہ رسید و در پائے شیخ نظام الدین رحمۃ اللہ (۲۲۶) افتاد و بگریست۔ شیخ خوش شد و در کنار گرفت و گفت کہ تعجیل کردی۔ ما می خواستم کہ ایں چنیں کنم۔ خوب شد کہ تو کردی۔ شیخ عثمان رحمۃ اللہ علیہ گفت۔ ایں ہم کرامتِ مخدوم است اما اگر مخدوم خود رقص کناں در دہلی و تغلق آباد می رفتے سہل بودے۔ بایں زماں خواہد کہ یکے ازاں شیخ نظام الدین رحمۃ اللہ علیہ رقص کناں پیشِ بادشاہ رفت (رود؟) شیخ نظام الدین رحمۃ اللہ را ایں سخن آداب شیخ عثمان خوش آمد۔ جامہائے خویش بکشید و تمامی شیخ عثمان را پوشانید و ہر دو بگریستند۔ وقتے پیدا آمد۔ چنانکہ آں حال بر جمیع حاضراں ظاہر گشت۔

نکات بیان کردہ قطب العالم رح

(۱) روزے ایں داعیٔ کافۂ اہلِ اسلام را دولتِ پابوس دست دادہ بود و اکثر اکابراں نیز در خدمتِ او بودند۔ شخصے حکیمے آمدہ۔ از حضرتِ ایشاں سوال نمود کہ یا شیخ شما تمامی گروہ بر ایں متفق باشند کہ پیشتر ازیں خلقت چیزے نبود۔ پس اگر ہیچ نبود چہ بود۔ حضرت بندگی قطب العالم عظمہ اللہ تعالیٰ زمانے تامل نمودہ بر زبانِ مبارک راندند کہ چشمے مغموض ساز۔ دل حاضر دار۔ چوں او چشم مغموض ساخت۔ بحضورِ قطب فرمودند کہ چہ دیدی۔ العاقل یکفیہ الاشارہ۔ چوں نقطہ عین محو گردد آنکہ دانی عین عین است۔

(۲) یومے ایں داعیٔ کافۂ اہلِ اسلام را دولتِ پابوس میسر گشتہ بود۔ و نیز مجتہدانِ عصر در خدمتِ آں یگانۂ روزگار حاضر بودند کہ عزیزے آمدہ از ایشاں سوال نمود کہ یا شیخ در مسئلہ اگر کسے یک قبلہ (بوسہ) بر روئے زنِ خویش دہد او را ثوابِ دو نفل می رسد۔ و دریں اشکال روئے می دہد کہ در مباشرتِ آں غسل لازم می آید و در مذموماتِ دیگر مانندِ خمر وغیرہ واجب نمی شود۔ پس باید کہ بعد از فعلِ مذمومہ غسل فرض شود نہ بعد از فعلِ حمیدہ۔ ایں عقدہ را حل نمایند۔ حضرت بندگی قطب العالم عظمہ اللہ تعالیٰ فرمودند کہ آدمی (را) چند ہزار شہوت است و قلب ہر یک ذاکر۔ پس چوں آدمی در فعلِ مباشرت می آید۔ وقتِ جدا شدنِ

منی لذتے کہ بدل می رسد از دل غافل می شود و از فعل دیگر مذمومہ نہ باشد یا حمیدہ دل از دیگر ذکر ہا نمی ماند۔ ازیں سبب آدمی را غسل لازم نمی شود۔ در نزد اہلِ حقیقت مادامے کہ دل را غسل نہ دہد پاک نشود۔ و چوں دل ایں غسل یافت بازہرگز پلید نشود۔ ہمدراں محل برزبانِ مبارک راندند کہ در آدمی چند ہزار شہوت است۔ مثلاً یکے روز ازیں جدا شد و رفت یکے از احتلام و یکے از وطی۔ یکے از و جدا گشت و رفتہ صورتے بست و بشکلِ انسان از عدم بظہور آمد۔ پس در و باید دید کہ کامل ست یا ناقص۔ اگر کامل ... پس او انسان شدہ و اگر ناقص رفت چنانچہ اوّل روزہا لا یحصل رفتند ایں ہم رفت۔

(۳) شخصے در خدمتِ ایشاں کتاب فوائد الفواد می خواند۔ چوں تذکرہ شیخ بہاؤ الدین رحمۃ اللہ علیہ ملتانی۔ شیخ صدر الدین قولوی رحمۃ اللہ علیہ و شیخ ابو الغیث یمنی رحمۃ و شیخ سیف الدین رحمۃ اللہ علیہ ماخزری و شیخ فرید الدین شکر گنج رحمۃ و شیخ سعدی حمویہ رحمۃ برآمد۔ آں عزیز چشم پُر آب کردہ بر شیخ پیوہر طرعرض نمود کہ یا شیخ زہے آں زمانہ کہ ایں بزرگاں یک دو در دہر بودند۔ دریں زمانہ بغیر از ذاتِ شریف ہا ہیچ عزیزے در نظر نمی آید الّا از طالبانِ شما۔ حضرت ایشاں فرمودند کہ شناسندگان رفتند و گرنہ کارخانۂ دوست معمور است و ایں بیت برزبانِ مبارک راندند۔ بیت۔

یوسفے ہمراہ خود دارند و پس می برند ۔۔۔ یک نفس لیخا ہمتے گویا دریں بازار نیست

(۴) روزے حضرت بندگی قطب العالم عظمہ اللہ تعالےٰ در راہ می رفتند۔ شخصے ذراں راہ جانورے را ذبح می کرد۔ یکے از مریدان عرض کرد۔ کہ یا شیخ ایں تجلیاتِ جلالی را مشاہدہ نمایند۔ ایشاں چشم مغموض ساختند۔ یکے زاں میاں طالب علمے بود۔ او گفت۔ کہ یا شیخ چیزے کہ در شرع حلال باشد ازو انکار نباشد۔ ایشاں از زبان مبارک ایں بیت خواندند۔ بیت

بشرع گرچہ حلال است درمروت نیست
ہلاکِ نسیہ کہ او نیز چوں تو جانور است

(۵) روزے در خدمت حضرت ایشاں خان خاناں نشستہ بود۔ چوں تشنگی بر وغالب گشت۔ آب طلبیدہ آوردہ باو دادند۔ آب بسیار سرد نبود۔ گفت آب سرد نیست۔ حضرت بندگی قطب العالم عظمہ اللہ تعالےٰ چشم پُر آب کردہ فرمودند۔ آں کسانیکہ در قید می باشند۔ آب گرم و نرم طلبند!۔ و ایں بیت از زبانِ مبارک فرمودند۔ بیت

درجہاں گرچہ سروریم عزیز
نسبتِ آں جہاں بزندانیم۔ (شعرِ سلطان حاکمؒ)

(۶) روزے حضرت بندگی قطب العالم عظمہ اللہ تعالےٰ می فرمودند کہ دیدم در شہر صاحب استغراقے کہ بہ ہیچ آفریدہ سخن نمی گفت۔ باو عرض کردم کہ لب از عرض سخن چرا بستۂ۔ گفت گو کہ دریں سخن نگنجد۔ آمالے عزیز صاحب دانشے باید کہ بہ کُنہِ ایں نکتہ برسد۔

(۷) روزے حضرت بندگی قطب العالم در عالمِ سکر بودند۔ ہمدراں محل یکے از پسرانِ شیخ بہاؤ الدین نام بخدمت التماس نمود۔ پرسیدند تو کیستی۔ او عرض نمود بہاؤ الدین۔ گفت کہ کدام بہاؤ الدین۔ او التماس نمود کہ پسرِ شیخ چوہڑ رحمۃ اللہ علیہ۔ فرمودند کہ کدام شیخ چوہڑ۔ گفت کہ شما۔ بر زبان راندند کہ کدام من۔ دوہڑہ

محمد کیتہ کیتہ رہیو ر دم تن ما نہ

ہونا ہن ہونا ہن ہما نہ ہن رہی ہن ما ہنہ (؟)

بداں اے عزیز کہ حجابِ خود خود ہستی۔ چوں از تو توئی برخیزد آں زماں اِذا تمّ الفقر فھو اللّٰہ با تو غمزہ زند۔ سوگند باللہ ہمہ اوست[1] تم باللہ ہمہ اوست۔ چوں خواست کہ خود را بیند۔ آئینۂ قلبِ عاشق مہیا ساخت تا در روئے خود مشاہدہ نماید[2]۔ اما باید فہمید کہ عشق و عاشق معشوق نیز گفتار است۔ چوں دراں مقام رسی نہ عشق ماند نہ عاشق نہ معشوق ؎ ہر جا کہ ہست پرتوِ روئے تو لامع است

اے از جمالِ تو ہمہ غوغا برائے چیست

اسلام و کفر ہر دو دراں جا برابر است

فرقِ میانِ مومن و ترسا برائے چیست

---

[1] اس مضمون پر مراد شاہ کا ترجیع بند "ما مریداں"۔ اور

[2] مثنوی "مراد العاشقین" قابل دید ہے۔ نامی

امروز چوں جمال تو بے پردہ ظاہر است
در حیرتم کہ وعدۂ فردا برائے چیست
زاہد بطعنہ گفت کہ در روئے بتاں مبیں
اے بے تمیز دیدۂ بینا برائے چیست
دلقِ جمال از گرہ بادہ جام شد
تسبیحِ طیلسان و مصلا برائے چیست

رخصتِ خلفاء

روزے ایں داعیٔ کافۂ اہلِ اسلام را طلبیدہ و بہ خرقہ و خلافت مشرف کردہ بحصارِ فیروز شاہ رخصت فرمودند۔ و چشم پُرآب کردہ بر زبانِ مبارک راندند کہ وقتِ وفات صدر العارف شیخ رکن الدین حاضر شدہ و در زمانِ رحلت شیخ فرید الدین رحمۃ اللہ علیہ۔ شیخ نظام الدین رحمۃ اللہ علیہ حاضر نہ گشت یا اخی من ابا بکر مارا معلوم می شود کہ تو نیز بوقتِ سفرِ من حاضر نخواہی شد۔ اما ترا بخدائے سپردم و ایں بیت بر زبانِ مبارک راندند

توئی مقصود اگر مشغولِ غیرم
توئی مطلوب اگر نزدیکِ دیرم

و شیخ برہان رحمۃ اللہ علیہ را بطرفِ قصبہ کانو واہن کہ در جوارِ شہر لہانور است رخصت فرمودند و شیخ ابوالخیر رحمۃ اللہ علیہ را در رسول کوٹ کہ در جوارِ شہر مذکور است و شیخ خیر الدین و شیخ گھمن لہای (؟) را در پنڈی

میر شہداد کہ در جوار شہر مذکور است رخصت فرمودند۔

خاتمہ

الحمد للہ رب العلمین ختم ملفوظ سلطان العاشقین قطب العالمین حضرت
رب العالمین شیخ الاسلام شیخ عبد الجلیل مشہور بشیخ چوہڑ حارثی الہاشمی
الہنکاری آل رسول اللہ الہاشمی باتمام رسید و باختتام انجامید۔ الحمد للہ رب
العالمین و درود بر خاتم النبیین و علی آلہ و اصحابہ و ازواجہ اجمعین برحمتک یا ارحم الرحمین۔
بتاریخ بست و ہفتم شہر محرم الحرام ۱۱۸۵ھ بوقت نیک در اولیاپور
جہت فرمائش کرم شاہ عرف میاں صاحب شیخ محمد حسینا جیو ملفوظ بزرگان
کامل قلمی نمودہ شد۔ اگر سہوے و خطائے شدہ باشد بقلم عفو اصلاح پوشند
و این احقر العباد را بدعائے خیر یاد نمایند۔ (دستخط) پُر تقصیر عباس قلی بیگ۔

بہاؤ الدین
خواہم
کرم شاہ
۱۱۸۶ھ

(نوٹ) کرم شاہ میرے نانا (غلام محی الدین شاہ بن قلندر شاہ) کے دادا
تھے۔ یہ نقل عباس قلی بیگ حضرت عبد الجلیل قطب العالم عظمہ اللہ تعالے کی
وفات سے تقریباً پونے تین سو سال بعد کی ہے اور اس سے میں نے آج ۵ شوال
۱۳۷۱ھ (یعنی ۱۸۶ سال ۔ ۹ ماہ ۔ ۸ دن بعد) مطابق ۲۸ جون ۱۹۵۲ء کو
بروز شنبہ بمقام اوکاڑہ تمد برخوردار محمد ابوبکر قطبی انسپکٹر نقل در نقل ختم کی۔

حضرت کریم شاہؒ نے سنہ ھ سے دس برس بعد سکھوں کی بدنظمی کی وجہ سے اپنی اولاد
سمیت لاہور سے اپنے خسر میر نورالحسین صاحب عقیلی الہاشمی کے پاس لکھنؤ تشریف
لے گئے اور سنہ ۱۲۷۱ھ میں واپسی کے وقت شاہجہانپور میں قزاقوں کے ہاتھ سے
شہید اور دفن ہوئے۔ جیسا کہ ان کے فرزندوں (مراد شاہؒ۔ قلندر شاہؒ اور
فرح بخش کی تحریروں سے ثابت ہے۔ ملاحظہ ہو نامۂ مراد۔ اذکارِ قلندری۔ تاریخ جلیلیہ وغیرہ
میں فروری ۱۹۵۱ء میں آگرہ سے (پہلی دفعہ سوا مہینہ رہ کر) جب لوٹ ہو گیا
تو تذکرہ قطبیہ متواتر بیٹھ کر نقل کرنا شروع کیا جس سے عارضہ تشنج لاحق ہو گیا
جو حصہ باقی رہا وہ اب پھر آگرہ آکر ختم کیا ہے۔ تاکہ خوشنویس سے صحیح کر شائع
کر دیا جائے۔ اور مصنف (حضرت جمال الدین اباکبرؒ) کی تصنیف محفوظ ہو جائے
وما توفیقی الا باللہ علیہ توکلت وھو المتین۔

غلام دستگیر نامی متولی اوقافِ اشرف

تاریخِ وفات حضرت قطب العالم عظمہ اللہ تعالیٰ

نتیجۂ طبع حضرت ابوالبقا ابن ابوالفتح بن برخوردار بن عبدالجلیل بن ابوالفتح بن
عبدالجلیل قطب العالمؒ

عارف و کامل و مسیح زماں — قبۂ شرع پیر وحدت داں
شیخ والا سپہر آلِ رسولؐ — مقتدائے جہانِ اہلِ رواں
وصلتش با حبیب در ہمہ حال — فارغ از قیل و قالِ ہر دو جہاں
از برائے لقائے رویتِ او — انبیا بودہ اند قلبِ تپاں

راست گویم کہ سخن کہ توئم — گفتمت مدحِ شیخ کون ومکاں
عقل من وصفِ او چگونہ کند — وہم ہم لنگ در صفاتش داں
چوں ازیں دہر رحلتے فرمود — شد جہاں تیرہ نزدِ اہلِ دلاں
از زمیں تا بچرخ در نوحہ — ہم ملائک شدند ہم انساں
شب سیہ پوش شد ز ماتمِ او — زہرہ مو کند و ماہ روئے کناں
مشتری و عطارد و مریخ — ہمہ در ہجرِ او شدہ رقصاں
قطب پابند شد ز محنت و غم — روز نعرہ زناں و جامہ دراں
زبر و زیر شد زمین و زمن — آنچناں خاست نالہا و فغاں
رحلت و ہجرتے چو او فرمود — نہ صد و بیشتر سال بود دراں
ایں سخن گوش کن گر انسانی — کہ نہ کردہ وفا بکس دوراں
دل فریبی ہمی کند اوّل — آخر الامر میکند حیراں
اے بقا چوں بقائے ممکن نیست — دل چرا بستۂ دریں ویراں

ایضاً من کلام ملک دولت خاں کھوکھر جنبیرۂ ملک مرد اللہ کھوکھر

دریں ویرانہ کاخِ دیر بنیاد — سفر باید گزیدن شاد و ناشاد
چوں قطب العالمین خورشیدِ دنیا — کہ بودہ مقتدائے پیر و برنا
رواں شد آشکارا زیں جہانے — نماند کس بہ گیتی جاودانے

۱؎ اس تاریخِ وفات میں اور اُس میں جو مؤلف نے تاریخِ جلیلہ کے صفحہ ۱۹۲ میں نقل کی ہے کہیں کہیں لفظی و معنوی اختلاف ہے۔ اور اس تفاوت سے کوئی کتاب قرآن شریف کے سوا محفوظ نہیں۔ نقل کرنیوالے تصرف کر دیا کرتے ہیں۔ بہرحال پیشِ نظر نسخہ میں جو تحریر ہے ......

...... وہ بنظرِ اصلاح بتصرفِ قلیل نقل کرتا ہوں۔ اسی طرح ملک دولت خاں کی تاریخ بھی بعد تصحیح درج کی جاتی ہے۔ نامی

خرد گفتا ز تاریخ وصالش　　"بعرش آمد ولیِ مرز" سالش

تاریخ طباعت تذکرہ قطبیہ از نامی منشی

میں بھائی قطبِ عالم کے اکبر　　جمال الدین لقب جنکا ہوا ہے
انہی کی نادرہ تصنیف ہے یہ　　جو نامی تذکرہ اب چھپ رہا ہے
رہے وہ آگرہ میں جا کے آخر　　بنا مدفن جہاں جوگی پورہ ہے
وصایائے محمد کی لکھی شرح　　اصولِ بزدوی کی بھی بجا ہے
پڑھو غوثی کی تم اذکارِ ابرار　　رقم اسمیں ہے جو میں نے لکھا ہے
یہ ہے عہدِ جہانگیری کی تصنیف　　اب اسکا ترجمہ بھی چھپ گیا ہے
حمیدی تذکرہ ہے جنکی تالیف　　انہوں نے بھی یہی انشا کیا ہے
یہ چھپی اردو میں ہے بستانِ اخیار　　ابابکر اس میں بھی جلوہ نما ہے
لیا مشکل سے میں نے تذکرہ نقل　　اثر محنت کا صحت پر پڑا ہے
شجاع الدین ایم اے نے چھپایا　　خدا کے فضل سے پورا ہوا ہے
یہ فیضِ اشرفِ عالم ہے نامی　　کہ محفوظ و مصون یہ تذکرہ ہے
طباعت کی جو ہے تاریخ مطلوب　　تو کہہ دو تذکرہ زیبا چھپا ہے

۱۳۷۱ھ

ولہٗ

قطبِ عالم کا یہ زیبا تذکرہ　　کیوں محبوں کو نہ ہو محبوب آج
طالبوں کے دل فرح آباد ہیں　　ان کو حاصل ہو گیا مطلوب آج
اسکی تاریخِ اشاعت برمحل　　کہہ دو نامی تذکرہ ہے خوب آج

۱۹۵۲ء

(۲۹/۶/۵۲)

جادہ جویائے حق

ملفوضات: عارف کامل شیخ طریقت سہروردیہ

حضرت الصوفی محمد نذیر غوریؒ سہروردی اعظم اللہ ذکرہ'

مرتبہ: فقیر سید اویس علی سہروردی

اکیسویں مجلس

قدم بوسی کے لئے حاضر ہوا تو آپ اپنے چند احباب کے ساتھ ملکی حالات پر گفتگو فرما رہے تھے۔ آپ پر اللہ تعالیٰ اپنی رحمتیں دراز فرمائے آپ نے ارشاد فرمایا منافقت چاہے عام زندگی میں ہو یا قومی و بین الاقوامی سیاست میں' یہ ایک قبیح فعل ہے آج ہمارے حالات اس لئے دگرگوں ہیں کہ ہم زندگی کے معاملات میں منافقت کا سہارا لے رہے ہیں اس سے اللہ تعالیٰ معاشرے سے برکت اٹھا لیتا ہے۔ اور جب ایک دفعہ برکت اٹھ جائے تو پھر توبہ النصوح کے بغیر برکت کا لوٹایا جانا محال ہے۔ ہمارے علماء کا حال بھی اس سے خالی نہیں۔ صدر ضیاء الحق کو مشورے دینے والے علماء بھی اسی ذیل میں آتے ہیں وہ دین کا پورا پیغام اس تک نہیں پہنچاتے اگر پہنچاتے ہیں اور وہ نہیں مانتا تو دینی اعتبار سے وہ منافق ہے اور اگر یہ پیغام پہنچانے کے بعد یہ جانتے ہوئے کہ وہ بات نہیں مانتا اس کے ساتھ اپنی مراعات کے ختم ہو جانے کے ڈر سے علیحدہ نہیں ہوتے تو پھر یہ منافق ہیں۔ میرے خیال میں یہ بہت بری حرکت ہے جو یہ لوگ دین متین کے ساتھ کر رہے ہیں۔ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں کہ "دین میں پوری طرح شمولیت اختیار کرو" یہ نہیں کہ کچھ

باتیں اس میں ہنود و نصاریٰ والی ہوں اور کچھ دین اسلام کی۔ چند دن بیشتر کے بات ہے میں اسی قسم کے خیالات کسی دوست سے بیان کر رہا تھا اور صدر ضیاء الحق کے متعلق اس امر کا اعادہ کر رہا تھا کہ وہ نفاذ شریعت کے معاملے میں جان بوجھ کر سستی کر رہا ہے اسی رات مجھے قدوۃ السا لکین حضرت علی ہجویری داتا گنج بخش قدس سرہ' ملے اور فرمایا تم اس معاملے میں خاموش رہو اور اس کے متعلق کوئی بد دعا نہ کرنا۔ چنانچہ میں تو بحکم ویسے ہی کر رہا ہوں مگر میں یہ سمجھتا ہوں کہ ہمارے دینی بگاڑ میں ہمارے ساتھ مولوی" مفتی اور علماء برابر کے شریک ہیں اللہ ہمیں بھی ہدایت دے اور ان کو بھی۔

اس موقع پر آپ نے قطب عالم حضرت میاں غلام محمد سہروردی حیات گڑھی رحمت اللہ علیہ کا فرمان سناتے ہوئے ایک حکایت بیان فرمائی۔ اللہ تعالیٰ آپ پر اپنا فضل و کرم دراز فرمائے آپ نے ارشاد فرمایا کہ ایک دفعہ میں اپنے گھر سے بازار کی جانب جا رہا تھا کہ راستے میں مجھے میرے والد گرامی کے ایک دوست مل گئے اور میرا حال احوال پوچھنے لگے۔ دوران گفتگو انہوں نے حضرت توکل شاہ انبالوی رحمت اللہ علیہ کا ایک واقع بیان فرمایا کہ بچپن میں حضرت کے شیخ آپ کے قصبے میں تشریف لائے تو کھیلتے ہوئے حضرت توکل شاہ صاحب رحمت اللہ علیہ وہاں چلے گئے اور سلام عرض کیا آپ نے ارشاد فرمایا کہ توکلا بڑی دیر لا کے آیا ایں ہون دس اک او ای وار یا آہستہ آہستہ یعنی تو کل شاہ بڑی دیر لگا کر آئے ہو اب یہ بتاؤ کہ آہستہ آہستہ یا ایک ہی بار۔ آپ نے بچپنے کے بھول پن میں عرض کی کہ ایک ہی بار۔ آپ کے شیخ نے توجہ فرمائی تو حضرت توکل شاہ بنالوی رحمت اللہ علیہ کے ناک اور منہ سے خون جاری ہو گیا اور آپ بے ہوش ہو گئے۔ یہ تو آپ کا ابتدائی دور تھا اور بعد میں آپ خود کسی پر توجہ فرماتے تو اس کا بھی یہی حال ہو جاتا۔ میرے والد کے دوست جب یہ بتا رہے تھے تو میں ادبا" ان کی ہاں میں ہاں ملا رہا تھا۔ مگر میرا دل یہ بات نہ مانتا تھا دوسرے دن ظہر کی نماز پڑھ کر جب میں واپس آیا تو مجھے کچھ تھکاوٹ سی محسوس ہوئی اور میں لیٹ گیا۔ میں لیٹا تو خواب میں حضرت قطب

عالم قدس سرہ' ملے اور فرمانے لگے کہ تم اس شخص کی باتیں کیوں نہیں مانتے تھے؟ کیا ولی میں یہ طاقت نہیں ہوتی کہ وہ توجہ کرے اور اس کے اثرات ایسے ہوں۔ میں نے آپ کی خدمت میں عرض کی کہ میں ولی کے تصرفات کا منکر نہیں مگر میرا دل یہ نہیں مانتا کہ ایک انسان دوسرے کی طرف دیکھے اور اس کے منہ سے خون جاری ہو جائے۔ آپ نے غصے سے فرمایا میں درویش ہوں کوئی کنجر نہیں میں یہ برداشت نہیں کر سکتا کہ میرا کوئی مرید کسی ولی کی توہین کرے۔ اٹھو اور اٹھ کر میرے سامنے بیٹھ جاؤ۔ میں خواب میں ہی آپ کے سامنے بیٹھ گیا آپ نے توجہ فرمائی اور مجھے ایک دم سخت بخار ہو گیا۔ میں نیند سے بیدار ہوا تو میرا جسم بخار کی وجہ سے سخت درد کر رہا تھا اور مجھ سے بیٹھا نہیں جا رہا تھا میں کام سے چھٹی لے کر گھر چلا آیا کوئی تین ماہ کے قریب مجھے یہ بخار رہا۔ ہر طرح کے علاج کروا لئے مگر کوئی آفاقہ نہ ہوا آخر ۳ ماہ بعد حضرت قطب عالم قدس سرہ' لاہور تشریف لائے اور اپنے خادم سے فرمانے لگ کہ جاؤ نذیر کو بلا کر لاؤ۔ اس خادم کے میرے پاس پہنچنے سے پہلے میرا بخارا اتر چکا تھا میں نے اسے کہا میں ابھی منہ دھو کر حاضر خدمت ہوتا ہوں۔ وہ چلا گیا تو میں بھی کچھ دیر بعد آپ کی خدمت میں حاضر ہو گیا۔ آپ اس موقع پر غلام کی طرف متوجہ ہوئے اور آبدیدہ ہو کر فرمایا کہ حضرت قطب عالم قدس سرہ' السای نے مجھے دیکھتے ہی ارشاد فرمایا۔

"کیوں بھی توجہ کا اثر ہوتا ہے یا نہیں"؟ میں نے عرض کیا حضور ہوتا ہے آپ نے ارشاد فرمایا تو پہلے کیوں نہ مانے۔ میں نے عرض کیا حضور دل نہیں مانتا تھا اب مشاہدہ ہوا ہے تو دل نے اقرار کیا ہے۔ آپ نے فرمایا شاباش جو بات دل نہ مانے اسے کبھی نہ ماننا اگر مانو گے تو منافق ہو جاؤ گے اور منافق کو اللہ تعالیٰ بخشیں گے نہیں اور ساتھ ہی وہی الفاظ دوہرا دیئے جو دوران خواب فرمائے تھے کہ "میں درویش ہوں کنجر نہیں میں نہیں پسند کرتا کہ میرا مرید کسی درویش کی توہین کرے"

یہ فرماتے ہوئے آپ پر رقت طاری ہو گئی۔ کچھ دیر بعد آپ نے شریک محفل احباب کو متوجہ کیا اور فرمایا۔ دوستو اب آپ اندازہ کریں کہ فقیر کی منافقت

کس درجہ میں ہوتی ہے۔ اس کے خیال میں بھی اگر منافقت آ جائے تو اگلے درویش اسے بھی باعث سرزنش تصور کرتے ہیں۔ ہم اگر اس تناظر میں اپنے اردگرد کے حالات پر غور کریں تو ہم پر یہ بات عیاں ہو جائے گی کہ اللہ کی پکڑ جلد یا بدیر ضرور ہو گی۔ کیونکہ ہمارے چلن اس بات کی غمازی کر رہے ہیں کہ ہمیں سزا دی جائے۔

------ ☆ ------

تینتیسویں مجلس

دست بوسی کے لئے حاضر ہوا تو آپ سے چند احباب فقہی سوالات پوچھ رہے تھے۔ اللہ تعالیٰ آپ پر اپنا فضل و کرم دراز فرمائے آپ نے وضو اور غسل سے متعلق احکامات بیان فرماتے ہوئے کہا کہ حدث گندگی کو کہتے ہیں اس کی دو قسمیں ہیں حدث اکبر اور حدث اصغر' ایسے عوامل جن سے غسل واجب ہوتا ہے اسے حدث اکبر کہتے ہیں اور ایسے عوامل جن سے غسل واجب نہ ہو بلکہ صرف وضو ٹوٹ جائے اسے حدث اصغر کہتے ہیں۔ جیسے ریح کا اخراج یا پیشاب' پاخانہ وغیرہ کا آنا۔

اس موقع پر ایک شخص غلام محی الدین نے عرض کی کہ حضور کپڑے سے نجاست کس قدر لگی ہو تو وضو یا غسل کرنا پڑے گا۔ اللہ تعالیٰ آپ پر اپنی عنایات دراز فرمائے' آپ نے فرمایا بھائی نجاست بدنی کا تعلق یہ ہے کہ اگر بدن پر لگ جائے تو اسے دھو ڈالنا چاہیے اور پھر وضو یا غسل کرنا چاہیے امام ابوحنیفہ رحمت اللہ علیہ کے نزدیک اگر کپڑے پر ایک درھم سے بڑی جگہ نجاست نے غلیظ کر دی ہے تو حسب استطاعت کپڑوں کا بدلنا لازمی ہے نجاست کا کپڑوں پر لگ جانے سے

وضو ضائع نہیں ہوتا چاہے کہ اتنی نجاست لگ جائے کہ غسل کرنا واجب ہو جائے۔
ایک دفعہ حضرت امام ابو حنیفہ کے پاس ایک ایسا آدمی آیا جس کا پالتو جانوروں کا ریوڑ تھا اس نے عرض کی کہ جانوروں کا دودھ دھوتے وقت اکثر جانور کے پیشاب کے چھینٹے کپڑوں پر پڑ جاتے ہیں میرے لیے کیا حکم ہے آپ نے فرمایا کہ جس وقت وہ خشک ہو جائیں تم نماز پڑھ لیا کرو کیونکہ تمہارا کام ہی یہی ہے۔

تھوڑی دیر بعد ایک اور شخص آیا اور اس نے پوچھا کہ اگر کپڑوں پر پیشاب کے چھینٹے پڑ جائیں تو کیا حکم ہے آپ نے فرمایا تم کپڑے بدل کر غسل کرو اور نماز پڑھو۔ قریب بیٹھے ہوئے شاگردوں نے اس کے متعلق دریافت کیا کہ عذر ایک ہی تھا مگر آپ نے حکم علیحدہ علیحدہ دیا ہے۔ آپ نے جواب دیا کہ پہلا شخص اگر ہر دفعہ کپڑے بدلے تو وہ اسی کام میں لگا رہے اور نماز نہ پڑھ سکے دوسرا شخص چونکہ صاحب حیثیت ہے اس لئے وہ ایسا کر سکتا ہے کیونکہ دین میں سختی نہیں ہے۔

شرع نے یہ آسانیاں اس لیے پیدا کی ہیں کہ مسلمان کے فرائض ترک نہ ہوں کیونکہ انسان کو اللہ تعالی نے اپنی عبادت کے لئے ہی پیدا کیا ہے۔ ارشاد ربانی ہے۔ "و ما خلقت الجن و الانس الا لیعبدون" ہم نے انسانوں اور جنوں کو اپنی عبادت کے لئے پیدا ہے۔

----- ☆ -----

تینتیسویں مجلس

قدم بوسی کے لئے حاضر خدمت ہوا تو آپ کے ایک مرید با اخلاص محمد انیس سلمہ اللہ تعالی کتاب الفقہ مولفہ علامہ الجزیری رحمت اللہ علیہ آپ کو پڑھ کر سنا رہے تھے۔ میں دست بوسی کے بعد ایک جانب بیٹھ گیا۔ آپ پر اللہ تعالی اپنا فضل

و کرم دراز فرمائے آپ نے ارشاد فرمایا چونکہ چند روز بعد عید قربان آ رہی ہے اس لیئے قربانی کے مسائل دہرائیں تاکہ آپ کو یاد آ جائیں۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ چونکہ ان مسائل کا سامنا ہمیں سال میں ایک بار ہوتا ہے اس لئے ہم قربانی کے جزئی مسائل بھول جاتے ہیں۔

جب برادرم محمد انیس سہروردی سلمہ اللہ تعالی قربانی کے مسائل پڑھ چکے تو آپ نے ارشاد فرمایا کہ قربانی کے گوشت کے تین حصے کرنے چاہیں اور ان میں سے ایک حصہ صدقہ' ایک حصہ ہدیہ' اور ایک حصہ اپنے استعمال کے لئے رکھنا چاہیے۔ اسی طرح عقیقہ کے گوشت کے بھی تین برابر حصے کر کے تقسیم یا استعمال کرنے چاہیں۔ اسی سے متعلقہ ایک مسئلہ یہ بھی ہے کہ اگر ایسی جگہ اور ایسا وقت آ جائے کہ نماز عید کے ہونے کا پتہ نہ چل سکے تو ایسی صورت میں اتنی تاخیر کرنی چاہیے کہ یقین ہو جائے کہ عید کی نماز ہو چکی ہو گی اگر نماز عید سے پہلے قربانی کر لی اور اس کا گوشت کھا لیا تو اس طرح قربانی نہ ہو گی۔

۱۹۵۰ء کے لگ بھگ جب لاہور میں سیلاب آیا تو میں ان دنوں علاقہ شاد باغ میں رہتا تھا ہمارا سارا علاقہ پانی کی وجہ سے ہر طرف سے بند کر دیا گیا تھا فوجی جوان علاقے میں نہ کسی کو آنے دیتے اور نہ جانے دیتے تاکہ کوئی وبائی مرض نہ پھوٹ پڑے انہوں نے بڑا اچھا انتظام کیا ہوا تھا۔ انہی ایام میں عید الضحی آ گئی دوسرے دن جب راستے کھلے تو میرے برادر بزرگ محمد شریف غوری مرحوم (م۱۹۷۴ء) تشریف لائے۔ میں نے ان سے عید کی نماز کے متعلق پوچھا تو میرے بھائی صاحب نے بتایا کہ عید تو کب کی ہو چکی آج عید کا دوسرا دن ہے۔ میں نے یہ واقعہ حضرت شیخ الاسلام قدس سرہ' کی خدمت میں پیش کیا آپ نے فرمایا کہ بیٹا آپ قربانی کر دیں کیونکہ یہ امر مجبوری تھا کہ آپ نماز عید نہ پڑھ سکے۔ اس موقع پر ایک شخص غلام محی الدین نے دریافت کیا کہ حضور یہ ارشاد فرمائیں کہ قربانی کے گوشت میں سے ایک سے زیادہ حصے بھی لیے جا سکتے ہیں۔

اللہ تعالی آپ پر اپنا فضل و کرم دراز فرمائے! آپ نے ارشاد فرمایا کہ بھائی

زیادہ گوشت اس صورت میں لے سکتا ہے جب وہ بڑے کنبے والا ہو اور قربانی کے علاوہ گوشت کم ہی کھانے کی استطاعت رکھتا ہو اسے چاہیے کہ گوشت اپنے عیال پر کھل کر صرف کرے۔ کیونکہ احادیث میں آتا ہے کہ اپنے عیال پر خرچ کرنا بھی صدقہ ہی ہے۔ حضرت اوس بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے گھر گئے تو کسی بات پر اپنی بی بی (خولہ بنت ثعلبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا) سے جھگڑا ہو گیا۔ اس زمانے میں ابھی طلاق کی آیات نازل نہیں ہوئی تھیں اور طلاق کا یہ دستور تھا کہ مرد عورت کو یہ کہہ دیتا تھا کہ تمہاری پیٹھ تو میری ماں جیسی ہے۔ ان اصحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے طیش میں آ کر مندرجہ بالا الفاظ کہہ دیئے۔ ان کی اہلیہ صاحبہ نے کہا کہ آپ نے یہ کہہ کر علیحدگی تو اختیار کر لی ہے اب یہ بتاؤ کہ اتنے زیادہ بچے کیسے پلیں گے۔ چنانچہ اس زمانے میں اصحاب کرام رضوان اللہ تعالی علیہم اجمعین یہ عمل کیا کرتے تھے کہ کسی سے کوئی غلطی سرزد ہو جاتی تو وہ نماز فجر سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے اقتدا میں پڑھ لیتا اور اس کی وہ لغزش اللہ تعالی معاف فرما دیتے۔ چنانچہ اس اصحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بھی اسی طرح کیا۔ نماز فجر کے بعد سرکار علیہ الصلوۃ وسلام کی خدمت میں مسئلہ پیش ہوا تو آپ نے فرمایا کہ طلاق ہو گئی ہے کیونکہ مجھے ابھی اس سے متعلق احکامات نہیں ملے اس موقع پر ان اصحابی کی زوجہ محترمہ عرض کرنے لگی کہ سرکار صلی اللہ علیہ وسلم اگر یہ طلاق ہو گئی تو یہ بچے کون پالے گا۔ یہ فرماتے ہوئے آپ آب دیدہ ہو گئے اور روتے ہوئے ارشاد فرمانے لگے اندازہ لگائیں کس شان کے وہ لوگ تھے کہ ۲۸ پارہ شروع ہی ان آیات سے ہوتا ہے "قد سمع اللہ"۔ ارشاد باری تعالی ہے بیشک آپ کا رب یہ سب کچھ سن رہا ہے جو یہ عورت آپ سے جھگڑ رہی ہے۔ یعنی ایسی پاکیزہ اور پیاری ہستیاں تھیں کہ اسلامی قوانین کی بنیاد اور ان کی تبدیلیاں ان کی درخواستوں اور تکرار سے ہوتے تھے۔

چنانچہ جب آیات نازل ہو چکی تو سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ایک غلام آزاد کرو اس نے عرض کی کہ حضور میں اتنی استطاعت نہیں رکھتا آپ نے ارشاد فرمایا تو پھر مسلسل ۲ ماہ کے روزے رکھو۔ اس نے عرض کی سرکار میں

اس کی طاقت نہیں رکھتا آپ نے ارشاد فرمایا اچھا یوں کرو کہ ۶۰ مساکین کو کھانا کھلاؤ۔ اس نے عرض کی کہ حضور میں اس کی بھی طاقت نہیں رکھتا۔ اسی دوران ہدیہ کے لئے ایک شخص نے آپ کے خدمت میں کھجوریں پیش کیں آپ نے وہ کھجوروں کا ٹوکرا اسے دے دیا کہ یہ لے جاؤ اور اسے تقسیم کر دو انہوں نے عرض کی یا رسول اللہ ﷺ ہم سے زیادہ مدینہ میں اور کون مستحق ہو گا آپ ﷺ نے تبسم فرمایا اور کہا اچھا جاؤ خود بھی کھاؤ۔ اور گھر والوں کو بھی کھلاؤ تمہارا صدقہ ہو گیا۔

----- ☆ -----

چونتیسویں مجلس

دست بوسی کے لئے حاضر خدمت ہوا تو آپ درود شریف کی عظمت بیان فرما رہے تھے۔ اللہ تعالیٰ آپ پر اپنا فضل و کرم دراز فرمائے' آپ نے ارشاد فرمایا کہ درود پاک پڑھنے والے تین طرح سے ہیں۔ ایک گروہ کا درود شریف تو آپ کی خدمت میں پیش کیا جاتا ہے۔ فرشتے اس کام پر مشغول ہیں کہ وہ درود شریف آپ کی خدمت میں اس امتی کی طرف سے پیش کرتے ہیں اور ساتھ بتاتے ہیں کہ سرکار ﷺ یہ درود پاک آپ کے فلاں امتی کی طرف سے ہے۔ فلاں کا یہ بیٹا ہے اور فلاں جگہ رہائش پذیر ہے۔ دوسرا طبقہ ایسا ہے جس کا درود شریف آپ خود سنتے ہیں اور تیسرے طبقے کے امتی ایسے ہیں جو سرکار دو عالم ﷺ کے سامنے بیٹھ کر درود شریف پڑھتے ہیں۔

درود شریف ہر امتی کو پڑھنا لازم ہے کیونکہ یہ اللہ تعالیٰ کی سنت ہے ارشاد خداوندی ہے کہ "میں اور میرے فرشتے آپ ﷺ پر درود بھیجتے ہیں اے

ایمان والوں تم بھی آپ ﷺ پر درود و سلام بھیجو" اس موقع پر آپ نے اپنے ایک دوست چودھری امتیاز سہروردی سلمہ اللہ تعالیٰ کی طرف متوجہ ہو کر ارشاد فرمایا کہ جب آپ کے دوست عثمان خاں صاحب میرے غریب خانہ پر تشریف لائے تھے اور ان لوگوں کی طرف سے گفتگو فرما رہے تھے جو درود شریف پڑھنے کے اوقات پر اعتراض کرتے رہتے ہیں۔ جواباً" میں نے ان کی خدمت میں عرض کیا جسے سن کر وہ بہت خوش ہوئے کہ "درود شریف پڑھنے کا ہر ایک کو حکم ہی نہیں ہے بلکہ یہ مومنین کو حکم ہے۔ خاص کر ان لوگوں کے لئے جو سرکار کی محبت کو اپنی جان سے زیادہ عزیز جانتے ہیں۔

اس موقع پر آپ نے آب دیدہ ہو کر سیرت النبی ﷺ سے ایک واقعہ سنایا کہ ابتدائی دور میں ایک روز آپ ﷺ اپنے اصحاب سے کسی موضوع پر ارشادات فرما رہے تھے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ حاضر خدمت ہوئے آپ نے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی آمد کے ساتھ ہی وہ مطالب ارشاد فرمانے بند کر دیئے۔ اس پر کچھ اصحاب نے اسے غلط رنگ میں سمجھا۔ جب آپ ﷺ نے یہ محسوس فرمایا تو دفعتاً" حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے آپ ﷺ نے سوال کیا کہ "اے عمر تم مجھ سے کتنی محبت رکھتے ہو" حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کی سرکار ﷺ اپنی جان کے علاوہ آپ پر سب کچھ قربان۔ حضور پر نور، شافع یوم النشور علیہ الصلوۃ والسلام نے آپ کی جانب چند لمحوں کے لئے دیکھا اور دوبارہ وہی سوال دوہرایا۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ پکار اٹھے سرکار اپنی جان سے بھی زیادہ آپ کو عزیز رکھتا ہوں۔

یہ چند لمحے جو آپ نے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی طرف دیکھا اور آپ کے خیالات کو بدل دیا صوفیاء کے نزدیک یہ توجہ ہے اس سے درویش بہت کام لیتے ہیں اور کئی ایک کے خیالات بدل دیتے ہیں۔

----- ☆ -----

نور محمد قادری
گجرات

حضرت بابا جنگو شاہ سہروردی رحمۃ اللہ علیہ کا

عرفانی مقام

میاں محمد صاحب، مولوی سید چراغ شاہ صاحب اور
حضرت قاضی سلطان محمود صاحب رحمتہ اللہ علیہم
کی نظر میں

حضرت شاہ گل حسن قادریؒ تذکرہ غوثیہ میں اپنے پیر و مرشد حضرت سید غوث علی شاہ صاحب قلندر پانی پتی رحمۃ اللہ علیہ کی زبانی تحریر کرتے ہیں۔

"ایک روز ارشاد ہوا کہ اولیاء اللہ کی بہت سی قسمیں ہیں۔ اگرچہ ٹھیک ٹھیک سوائے ذات پاک کے کوئی بھی نہیں جانتا لیکن مشہور یہ ہیں۔ قطب ارشاد، قلندر مدار، قلندر، خضر وقت، ابدال، اوتاد ...."

قلندر وہ ہے کہ تجرید و تفرید میں یکتا، اور بے پرواہ ہو اور تمام عالم کا حال اس پر آئینہ ہو اور جو وصف کہ عارفوں میں ہونا چاہیئے اس میں بے مثل ہو۔ اور شرط ہے کہ مجذوب بھی ہو اور سالک بھی جیسے حضرت شیخ شرف الدین بو علی قلندر تھے یا اس زمانہ میں حضرت جنگو شاہؒ گذرے ہیں۔" (۱)

غوث علی شاہ صاحب مزید فرماتے ہیں:۔

"بو علی قلندر صاحب، کا مرشد سوائے حضرت علی مرتضیٰ علیہ السلام کے اور کوئی نہیں اور یہ بات کچھ تعجب کی نہیں ہے۔ بعض بزرگوں کو اسی طور سے فیض ہوا ہے۔ چنانچہ حضرت ابوالحسن خرقانی کو بایزید بسطامی سے فیض ہوا حالانکہ ان کے انتقال کو سو برس گذر چکے تھے۔" (۲)

یہ عجیب اتفاق ہے کہ حضرت بو علی قلندرؒ اور بابا جنگو شاہ صاحبؒ دونوں کا اسم گرامی شرف الدین ہے۔ دونوں اویسیہ طریقہ سے فیض یاب ہوئے ہیں۔ حضرت بو علیؒ براہِ راست حضرت مولا علی علیہ السلام سے اور جنگو شاہ سہروردی حضرت شاہ دولہ دریائی سے۔

جنگو شاہ صاحبؒ گجرات شہر سے پانچ میل دور شمال کی طرف بھمبر روڈ کے کنارے ایک گاؤں ہلمو کھوکھر میں پیدا ہوئے۔ (۳) اس گاؤں کی آبادی کی اکثریت کھوکھر قوم سے تعلق رکھتی ہے لیکن جنگو شاہ صاحبؒ تیلی خاندان کے ایک فرد تھے۔ معلوم نہیں ہو سکا کہ آپؒ نے دینی تعلیم کہاں تک حاصل کی ہے۔ بہرحال پڑھے لکھے ضرور تھے۔ تمام عمر مجاہدات و ریاضاتِ شاقہ میں گذار دی۔ آپ نے روحانی فیض سہروردی سلسلہ کے مشہور ترین بزرگ حضرت شاہ دولہ دریائیؒ سے اویسیہ پر حاصل کیا اور اپنے وقت کا بیشتر حصہ حضرت شاہ دولہ صاحبؒ کے مزار پُر انوار پر گذارتے۔

آپ کے وجود بابرکت سے ہزارہا افراد فیض یاب ہوئے۔ کبھی کوئی سائل خالی نہ گیا۔ ان فیضیاب ہونے والوں میں حضرت میاں محمد بخش رحمۃ اللہ علیہ، حضرت مولوی سید چراغ شاہ صاحبؒ اور حضرت قاضی صاحب رحمۃ اللہ دربار آوان شریف نمایاں حیثیت کے مالک ہیں حضرت میاں صاحب کی حضرت جنگو شاہ صاحبؒ کی خدمت میں حاضری کا بیان ملک محمد ٹھیکیدار اس طرح بیان کرتے ہیں۔

"ایک مرتبہ آپ دربار شریف کھڑی سے صحرا کو نکلے۔ کوزۂ آب ہاتھ میں تھا۔ پاپوش اور کمبل اوپر راستہ میں کسی نے شناخت کر کے قندِ سیاہ دے دیا۔ موسم گرما تھا۔ براہِ راست بخدمت بابا جنگو شاہ صاحبؒ مقام چکوڑی (۶) ضلع گجرات میں مشہور ولی کامل تھے پہنچے۔ ان کی کمالیت کا خاص و عام میں شہرہ تھا۔ بڑے

مجذوب صاحب حال ولی تھے۔ اس وقت چند ماہ گزر گئے کہ وہ دن رات ایک مقام پر کھڑے رہے۔ پائے مبارک پر ورم ہو گیا۔ حتیٰ کہ پاؤں کے زیادہ ورم کی وجہ سے چمڑا پھٹ کر بعض جگہ زخم بھی ہو گئے تھے۔ حضرت قبلہ جب وہاں پہنچے تو بابا صاحب کے پاس جا کر کھڑے ہو گئے اور قند سیاہ ہاتھ میں رکھ کر ان کو پیش کیا۔ شاہ صاحب کی نگاہ آسمان کی طرف تھی اور ذکر میں مشغول تھے۔ حضرت قبلہ کا عہدِ شباب تھا، جسم میں طاقت تھی۔ فرمایا کرتے تھے ہم نے دل میں ارادہ کر لیا تھا کہ جب تک بابا زمین پر نہ بیٹھیں گے ہم برابر اسی طرح روبرو ان کے کھڑے رہیں گے۔ اسی خیال میں ایک گھنٹہ گذرا ہو گا۔ بابا صاحبؒ نے ہم کو دیکھا اور فرمایا تم اس درخت کے سایہ میں ٹھہرو ہم آتے ہیں۔ آپ یہ ارشاد سُنکر اس درخت کے نیچے آکر کھڑے ہو گئے۔ تھوڑی دیر انتظار کیا مگر بابا صاحب اپنے مقام سے نہ سرکے۔ حضرت قبلہ نے پھر آہستہ آہستہ ان کی طرف دوبارہ قدم اٹھایا۔ یہ دیکھ کر بابا صاحبؒ نے فرمایا: "بھائیا میں آیا ٹھہرو۔" اس وقت جب بابا صاحبؒ نے قدم اٹھایا تو بڑی تکلیف محسوس ہوئی۔ قدم نہ اُٹھ سکتا تھا۔ بڑی دقت سے تشریف لا کر درخت کے نیچے بیٹھ گئے۔ قندِ سیاہ پیش کیا، شربت طلب کیا۔ آپ نے شربت بنا کر پیش کیا۔ حقہ طلب کیا۔ وہ آپ نے مہیا کیا۔ آپ حقہ نوشی کرتے تھے اور حضرت قبلہ کو ارشاد کیا۔ گو آپ کو حقہ کی عادت نہ تھی مگر تعمیل ارشاد کیا۔ بمشکل رخصت لے کر واپس تشریف لائے۔ بارہا حضرت قبلہ کو یہ فرماتے سنا کہ بابا جنگو صاحبؒ اپنے زمانہ میں بے نظیر ولی تھے۔ آپ کا مقام بہت بلند تھا۔" (۵)

میاں محمد بخش ۱۹۰۷ء میں فوت ہوئے۔ مزار مبارک کھڑی شریف میں زیارت گاہِ خلائق ہے۔

مولوی سید چراغ شاہ صاحبؒ موضع بوکن متصل ڈیرہ بابا صاحب میں ۱۸۲۷ء کے لگ بھگ پیدا ہوئے۔ غریب باپ کے بیٹے تھے۔ ایک دن اپنے مویشی جھمبر جانے والی سڑک پر چرا رہے

تھے۔ ۱۴/۱۳ سال عمر تھی کہ باباصاحب آگئے اور کہنے لگے بھائیا (باباصاحب ہر کسی کو بھائیا ہی کہہ کر پکارا کرتے تھے۔ اس میں چھوٹے بڑے کی کوئی تمیز نہ تھی)۔ یہ سیدوں کا کام نہیں۔ مویشی چھوڑ دو اور سیالکوٹ جا کر مولوی غلام مرتضےٰ صاحب کے درس میں شامل ہو جاؤ۔ نوجوان چراغ شاہ نے اسی وقت اپنے گھر والوں کو بتائے بغیر باباصاحب سے راستہ دریافت کر کے سیالکوٹ کا راستہ لیا۔ چند سال جناب مولوی غلام مرتضےٰ صاحبؒ کی خدمت میں رہ کر درس نظامی (علوم اسلامی) کی تکمیل کی اور وہیں مستقلاً کشمیری محلہ میں رہائش اختیار کر لی۔ حضرت علامہ اقبالؒ کے والد صوفی نور محمد (۱۶) سے گہرے تعلقات تھے۔ مشاہیر زمانہ ان کا ذکر بڑے ادب و احترام سے کرتے تھے۔ ان کی وفات پر برصغیر کے مشہور فاضل مولانا محمد حسن فیضی نے عربی زبان میں ایک طویل مرثیہ لکھا جو اورنٹیل کالج میگزین کے ڈاکٹر سید عبداللہ نمبر میں فارسی ترجمہ کے ساتھ شائع ہو گیا ہے۔

چراغ شاہ صاحب ۱۳۰۴ھ/۱۸۸۷ء میں فوت ہوئے اور آخری آرام گاہ موضع بوکن متصل ڈیرہ باباجنگو شاہ صاحبؒ میں واقع ہے۔ ضلع سیالکوٹ کے مشہور فاضل مولانا غلام حسین تاریخ وفات لکھی

نوک کلکم زد رقم بے او جہاں بے چراغ ؎

سنہ ۱۳۰۴ھ

وز لرضی الحق عنہ سال فوتش کن شمار

سنہ ۱۳۰۴ھ

شاہ صاحب کے بڑے بیٹے مولوی حافظ عبداللہ شاہ صاحب (م ۱۹۴۱ء مدفون چک ۱۵ شمالی تحصیل پھالیہ ضلع گجرات) بھی اکثر حضرت باباصاحبؒ کی خدمت بابرکت میں فیض حاصل کرنے کے لئے حاضر ہوتے رہے۔

حافظ صاحب ۱۸۵۷ء میں پیدا ہوئے۔ اس طرح باباصاحبؒ کی وفات کے وقت ان کی عمر ۲۰ سال کے قریب تھی۔ حافظ صاحب حضرت قاضی صاحبؒ دربار آوان شریف کے خلیفہ مجاز تھے۔ میرے بچپن میں حضرت باباصاحب کے خاندان کی ایک نہایت ہی خوش شکل بڑی عمر کی

عورت ہر ماہ باباصاحبؒ کی نیاز دلوایا کرتی تھیں اور اس سلسلہ میں وہ ڈیرہ باباصاحبؒ سے متصل گاؤں میں بھی جایا کرتی تھیں۔ علاقہ کے لوگ ان مائی صاحبہ کی بہت زیادہ عزت و احترام کرتے اور حسبِ توفیق نیاز میں حصہ ڈالتے۔ یہ مائی صاحبہ گرمیاں ہوں یا سردیاں اُون کا بنا ہُوا ایک بھُورا (موٹا کمبل) بطور چادر لپیٹے رہتیں اور اس طرح وہ عام و خاص میں مائی بھورے والی کے نام سے مشہور تھیں۔

حضرت قاضی سلطان محمود صاحب رحمۃ اللہ علیہ (م ۱۹۱۹ء) قطبِ وقت حضرت اخوند عبدالغفور صاحب رحمۃ اللہ علیہ (م ۱۸۷۷ء) دربارِ قادریہ غوثیہ سیدو شریف، ریاست سوات کے خلیفۂ مجاز تھے۔ حضرت قاضی صاحبؒ اپنے مرشد کے فرمان کے مطابق وفات تک حضرت شاہدولہ دریائی صاحبؒ کے مزارِ پُر انوار پر کسبِ فیض کے لیے حاضر ہوتے رہے۔ موجودہ دربار بھی حضرت قاضی صاحبؒ کا ہی تعمیر کردہ ہے۔ اس دور میں جامع مسجد ملحق دربار حضرت شاہدولہ صاحبؒ کے امام مسجد حافظ غلام احمد صاحبؒ (م ۱۹۳۰ء) تھے جو حضرت قاضی صاحبؒ کے مرید صادق اور مشہور ادیب و شاعر جناب شریف کنجاہی صاحب کے حقیقی نانا تھے۔

حضرت قاضی صاحبؒ ملھو کھوکھر بھی باباصاحبؒ کی خدمت میں حاضر ہوتے رہے۔ باباصاحب آپ پر بہت مہربان تھے اور انہوں نے اپنی روحانیت سے جی بھر کر حضرت قاضی صاحبؒ کو نوازا۔

حضرت قاضی صاحبؒ کے جانشین حضرت صاحبزادہ محبوب عالم صاحب رحمۃ اللہ علیہ (م ۱۹۸۲ء) بھی بڑے ادب و احترام سے حضرت باباصاحب کا ذکر فرماتے۔ راقم الحروف اور اس کے بیٹے سید محمد عبداللہ کو حضرت صاحبزادہ صاحبؒ سے غلامی (بیعت) کا شرف حاصل ہے۔

حضرت صاحبزادہ صاحبؒ دسمبر ۱۹۸۲ء میں اپنے خالقِ حقیقی سے جا ملے۔ مزار شریف بھمبر روڈ پر عزیز بھٹی ہسپتال سے متصل جنوب کی طرف مرجعِ خاص و عام ہے۔ آجکل حضرت کے مزار پر ایک نفیس اور شاندار گنبد تعمیر ہو رہا ہے۔

مندرجہ بالا تینوں احباب، میاں محمد بخش، حضرت قاضی صاحب اور سید چراغ شاہ

صاحب رحمۃ اللہ علیہم حضرت بابا صاحبؒ سے باقاعدہ بیعت تو نہیں تھے لیکن انھوں نے ایک مرید صادق کی طرح بابا صاحب سے روحانی فیض حاصل کیا۔ اسی طرح سید نصیب علی شاہ صاحب دربارِ چھالہ شریف ضلع گجرات بھی حضرت بابا صاحبؒ کے مزارِ مبارک اور حضرت قاضی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی ذات بابرکات سے کافی فیض یاب ہوئے۔ سید صاحب کے والد سید عصر علی شاہ صاحب ساکن سید پور سیداں ضلع گورداسپور اولادِ نرینہ سے محروم تھے۔ حضرت بابا صاحب کی خدمتِ بابرکت میں حاضر ہوئے اور اولادِ نرینہ کے لیے دعا کرائی۔ بابا صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی دعا سے نصیب علی شاہ صاحب ۱۸۷۳ء میں پیدا ہوئے۔ آپ کے سوانح نگار حافظ محمد فاضل صاحب ایم۔اے تحریر کرتے ہیں۔

”آپ کے والد ماجد سید عطر شاہ صاحب کے ہاں کافی عرصہ تک اولاد نرینہ نہ ہوئی۔ ہوئی تھی۔ آپ کے مریدوں کا حلقہ کافی وسیع تھا اور اہل چھالہ جو اپنے خاندان کے اعتبار سے تحصیل شکرگڑھ کے چھالہ خاندان سے متعلق ہیں، آپ کے مرید تھے آپ کبھی کبھی اپنے مریدوں کے ہاں ضلع گجرات میں تشریف لایا کرتے تھے۔ یہاں پر موضع ہلو کھوکھر میں جو گجرات شہر سے شمال کی طرف چند میل کے فاصلہ پر ہے۔ ایک مجذوب درویش بابا جنگو شاہ صاحبؒ رہتے تھے۔ ایک دفعہ سید عطر شاہؒ ان کی خدمت میں حاضر ہوئے اور اولاد کے لیے بارگاہ ایزدی میں دعا کی درخواست کی۔ آپ نے دعا فرمائی اور ساتھ ہی فرمایا کہ انشاءاللہ العزیز آپ کے ہاں بچہ پیدا ہوگا۔ جس کی پنڈلی پر سیاہ نشان ہوگا۔ ایسا ہی ہوا۔ قبلہ مرحوم خود فرمایا کرتے تھے کہ والد صاحب نے مجھے بتایا تھا کہ یہ پنڈلی پر کالا نشان، بابا جنگو شاہ صاحب علیہ الرحمۃ کا بتایا ہوا ہے اور میں روحانی طور پر آپ ہی کا مرید ہوں اس لئے آپ ان کے مزار پر بھی جایا کرتے تھے۔“ (۷)

سید صاحب جب تک زندہ رہے باقاعدگی سے حضرت بابا صاحبؒ کے مزار پر حاضر ہوتے رہے اور کسب فیض کرتے رہے۔ آپ کا مزار چھالے شریف میں مرجع خلائق ہے۔ حضرت بابا صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے مریدوں میں حضرت بابا غلام محمد سہروردی قدس سرہٗ حیات گڑھ (گجرات) معروف شخصیت تھے۔

لوگ ان کا بہت ادب و احترام کرتے۔ آپ کی شہرت کی ایک وجہ آپ کا بے پناہ کشف تھی۔
سائیں گوہر چیندڑ شریف والے آپ ہی کے مرید تھے۔

حوالہ و حواشی

۱۔ تذکرہ غوثیہ رتبہ شاہ گل حسن قادری مطبوعہ ۱۹۵۳ء، ص ۱۷۵۔

۲۔ ایضاً ص ۳۶۵

۳۔ اب یہ گاؤں آپ کے وجودِ مبارک کی وجہ سے "ڈیرہ باباصاحبؒ" کہلاتا ہے۔

۴۔ مجاہدات و چلہ کشی کے دوران آپ نے کچھ زمانہ چکوڑی اور ویرووال متصل لالہ موسےٰ میں گزارا۔ ویرووال میں آپ کی بیٹھک بھی بنی ہوئی ہے۔ جو بڑی متبرک سمجھی جاتی ہے۔

۵۔ سیف الملوک، جہلمی چھاپہ لاہور ۱۹۲۲ء، ص ۴۶۷۔ ۴۶۸، حالات از ملک محمد ٹھیکیدار۔

۶۔ دانائے راز، تصنیف سید نذیر نیازی لاہور، ۱۹۷۹ء ص ۶۰۔

۷۔ سیرت النصیب، مرتب حافظ محمد فاضل ایم۔ اے مطبوعہ لاہور، ص ۵۴۔ ۵۵۔

تحریر: سید اویس علی سہروردی

بایزیدؒ را دیدم

اس میں غلو کا عنصر بہت کم ہو گا کہ اگر میں کہوں کہ میں نے حضرت بایزیدؒ کو اس زمانے میں حضرت خواجہ محمد نذیر غوری سہروردی قدس سرہ' کے روپ میں دیکھا۔ تاریخ تصوف میں حضرت بایزید بسطامیؒ کو مجاہدہ نفس اور اتباع شریعت کی وجہ سے ایک ایسا کلاسک مقام حاصل ہے جو متقدمین و متاخرین صوفیاء کے لئے ہمیشہ مشعل راہ رہا۔ چنانچہ میں نے حضرت بایزیدؒ کا زمانہ تو نہیں پایا مگر میں نے سال ہا سال جو حضرت خواجہؒ کی خدمت میں گزرے ہیں تو اس دوران میں نے دیکھا کہ آپ بھی مجاہدہ نفس اور اتباع شریعت میں بڑے ہی سخت کوش تھے۔ اس کی ادنیٰ مثال یہ ہے کہ آپ کا وصال تقریباً ۸۴ سال کی عمر میں ہوا مگر میں نے آپ کو کبھی دیوار یا تکیہ کے ساتھ ٹیک لگا کر بیٹھے نہیں دیکھا اور اتباع شریعت کا تو یہ حال تھا کہ نوافل کی کثرت کے ساتھ کبھی آپ نے سنت غیر موکدہ بھی نہیں چھوڑیں بلکہ آپ اکثر فرمایا کرتے کہ سنتوں کا ادا کرنا ہی سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی غلامی کا نشان ہے۔

آپ پنجاب میں سہروردی سلسلے کی اس شاخ کے شیخ طریقت تھے جس کے سرخیل حضرت سید کبیر الدین شاہ دولہ دریائی سہروردیؒ ہیں۔ آپ کے مرشد و پیشوا حضرت سید ابو الفیض قلندر علی سہروردی (م ۱۳۷۸ھ - ۱۹۵۸ء) تھے اور وہ مرید قطب عالم حضرت میاں غلام محمد سہروردیؒ حیات گڑھی (م ۱۳۷۱ھ - ۱۹۵۱ء) اور وہ مرید قلندر وقت حضرت شرف الدین بابا جنگو شاہ قلندرؒ اور وہ مرید حضرت سید کبیر الدین شاہ دولہ دریائی قدس سرہ' کے تھے۔

آپ ۱۳۲۷ھ بمطابق ۱۹۰۹ء کو شہر سیالکوٹ میں پیدا ہوئے۔ آپ کا تعلق افغان پٹھانوں کے غوری خاندان سے تھا۔ آپ نے ابتدائی تعلیم سیالکوٹ ہی میں حاصل کی اور بعد ازاں اپنے دادا جان کے پاس لاہور تشریف لے آئے۔ آپ نے قرآن مجید اور دینی تعلیم حضرت حکیم غلام محمدؒ (کڑا تارکشاں' اندرون لوہاری گیٹ) سے حاصل کی۔ آپ پنجابی زبان میں شعر بھی کہتے اس ضمن میں آپ کو اپنے زمانے کے استاد شاعر اور درویش حضرت محمد دین المتخلص بہ "صادق" سے تلمذ بھی حاصل رہا۔

جب کلکتہ کے کتاب فروش بھولا ناتھ سین نے "پراچین کہانیاں" کے نام سے

ایک کتاب شائع کی، جس میں سرکار دو عالم ﷺ کی شان میں گستاخی کی گئی تھی اور آپؐ کی تصویر بھی اس میں چھپی تھی تو حضرت قبلہ گاہیؒ نے اپنے دو ساتھیوں حضرت غازی امیر احمدؒ (کشمیری بازار لاہور) اور حضرت غازی عبداللہؒ (گڑھی شاھو لاہور) کے ساتھ اسے قتل کرنے کا منصوبہ بنایا۔ آخرالذکر دونوں حضرات موقع دیکھنے کلکتہ گئے اور واپس آ کر اطلاع دینے کے بجائے اس لعین کے قتل کی سعادت سے مشرف ہو گئے۔ چنانچہ جب ان کا خط حضرت قبلہ گاہیؒ کو ملا جس میں قتل کرنے کی پوری تفصیل درج تھی تو آپ اسے پڑھ کر روتے تھے کہ دونوں کامیاب ہو گئے اور میں رہ گیا۔ یہ کیفیت آپ کے استاد محترم حضرت مرزا غلام محی الدین سہروردی (م ۱۹۵۲ء) نے دیکھی تو آپ سے اس کا سبب دریافت کیا اور پوچھا کہ تم کیا چاہتے ہو۔ حضرت قبلہ گاہیؒ نے روتے ہوئے اپنے استاد محترم کی خدمت میں عرض کیا کہ "میں چاہتا ہوں کہ نبی اکرم ﷺ فرما دیں کہ تیری جان کی ضرورت ہے" آپ کے استاد محترم نے یہ فقرہ سنا تو آپ کو اپنے ساتھ لیا اور حضرت شیخ الاسلام سید ابو الفیض قلندر علی سہروردی قدس سرہ، کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ اس طرح آپ نے سلسلہ سہروردیہ میں شیخ الاسلامؒ سے بیعت کی سعادت حاصل کی۔ حضرت سید قلندر علی سہروردی قدس سرہ، امام و مجدد حضرت احمد رضا خاں بریلوی قدس سرہ، کے شاگرد رشید تھے۔

حضرت خواجہ ابو نصیر محمد نذیر غوری سہروردی قدس سرہ، سنت سیہ کے بڑے عامل تھے۔ بڑی محبت اور شفقت سے پیش آنے کے باوجود دین کے معاملے میں بڑے صاف گو اور سخت کوش تھے۔ مختصراً انا عرض کر دینا کافی ہے کہ آپ سنت نبوی علیہ السلام کے حامی اور بدعت کا قلع قمع کرنے والے تھے۔ آپ کا شمار ان شیوخ میں ہوتا ہے جو اکناف عالم میں حجت اللہ بن کر ابھرتے ہیں اور اپنے علم و عمل کے ساتھ عوام کے دلوں پر اپنے نور نظر سے دین اسلام کی ایسی عظمت جاگزیں کر دیتے ہیں کہ معاشرہ اس سے متاثر ہوئے بغیر نہیں رہ سکتا۔

آپ متواضع، رحم دل، حد درجہ شفیق اور مہمان نواز تھے ہمیشہ مریدین کو اپنے برابر بٹھاتے اور دوست کہہ کر تعارف کرواتے۔ بڑے صابر، حلیم اور غصہ پر قابو پانے والے تھے۔ غرضیکہ آپ کی حیات طیبہ صلاح، نیک سیرت اور طہارت باطنہ کی ایسی تفسیر تھی کہ آپ کی مجلس میں داخل ہونے والا ہر شخص محسوس کرتا کہ وہ دور اول کے کسی بزرگ کی مجلس میں بیٹھا ہوا ہے۔ آپ نے ایک موقع پر فقیر کو فرمایا کہ میں روحانی تربیت میں اجارہ داری کا قائل نہیں۔ آپ دوسرے درویشوں خصوصاً صاحبان علم سے

ضرور ملیں۔ اس سے خیالات کھلتے اور بہتر ہوتے ہیں۔ ہاں، مگر ہر ایک کا اثر قبول کرنا بے ادبی ہے۔

علم حاصل کرنے، خصوصاً" عورتوں کی تعلیم پر بڑا زور دیتے۔ فرماتے! بے علم نتواں خدا را شناس۔ آپ نے فرمایا درویشی یہ نہیں کہ کسی کا کام ہو جائے بلکہ درویشی یہ ہے کہ بندہ اپنے مالک کی حضوری میں رہے۔ اس طرح انسانی کردار میں جو بلندی پیدا ہو گی وہ ایک صحیح قرآنی معاشرے کی ترجمان بنے گی۔ ایک اور موقع پر فرمایا کہ کشف و کرامات تو ہندو مشرکوں کو بھی حاصل ہیں۔ ان باتوں میں اگر درویش پھنس جائے تو اپنی منزل سے بھٹک جاتا ہے۔ چنانچہ درویش کو چاہیے کہ صرف طالب مولی بنے۔

صوفیاء کی علمی روایت کو آگے بڑھانے کے سلسلے میں آپ نے کئی مریدین کی توجہ اس جانب مبذول کروائی اور اپنی نگرانی میں تصنیف و تالیف کے کاموں کو جاری کیا اس سلسلے میں آپ نے فقیر سے تصوف پر ایک علمی و تحقیقی مجلّہ "سہرورد" کے نام سے جاری کروایا جو برصغیر پاک و ہند کے اہل مطالعہ حضرات کی خدمت میں بلا معاوضہ پیش کیا جاتا ہے۔ اس میں بنگلہ دیش، بھارت، ایران اور کئی بیرونی ممالک کے محققین کے مقالات شائع ہوتے ہیں۔ اسی طرح آپ نے اپنی نگرانی میں کئی علمی پراجیکٹ پر کام شروع کروایا جن میں اجل صوفیاء کی کتابوں کے تراجم بھی شامل ہیں اس سلسلے میں حضرت شاہ ہمدانؒ کی تقریباً" چھ کتابوں کے اردو ترجمے اشاعت کے مراحل میں ہیں جب کہ دو کتابوں سیاح لا مکاں اور دختر ملت کے انگریزی ترجمے Meets The Creator Muhammad اور Woman In Islam کے نام سے شائع ہو چکے ہیں۔

آپ نے اپنی تمام حیات دین متین کی تبلیغ کے سلسلے میں وقف کر رکھی تھی۔ ہفتے کے دو دن بروز پیر اور جمعرات آپ کے ہاں تصوف کی کسی ایک کتاب کا درس ہوتا تھا۔ اب تک کشف المحجوب، مکتوبات مجدد الف ثانی، الفقر فخری پر درس ہو چکا ہے جب کہ عوارف المعارف پر درس جاری تھا کہ آپ اپنے خالق حقیقی سے جا ملے۔

آپ کا وصال بروز جمعرات ۵ شعبان المعظم ۱۴۱۶ھ بمطابق ۲۸ دسمبر ۱۹۹۵ء کو لاہور میں ہوا۔ آپ کی نماز جنازہ مشہور عالم دین سید مزمل شاہ صاحب (کشمیری بازار) نے پڑھوائی۔ آپ کو آپ کی رہائش گاہ جہانگیر پارک، نیو شاد باغ کے اسی کمرہ میں دفن کیا گیا ہے جہاں آپ ذکر الٰہی میں مشغول رہتے تھے۔ مشہور شاعر و ادیب حضرت ابو طاہر فدا مدظلہ نے آپ کی تاریخ وصال "مقرب ایزد محمد نذیر" نکالی ہے۔

SOHRAWARD

EDITOR : Syed Awais Ali Sohrawardi

PRICE : Rs. 75.00 (5$) ANNUAL: Rs. 300.00 (20 $)

SOHRAWARD is published four times a year
by SOHRAWARDIA FOUNDATION.

Each issue include articles, and comparative studies, related to mysticism (Irfan), Philosophy and bibliography (kitabiyat).

All communications should be
sent to the editor at the following address:

SOHRAWARDIA FOUNDATION
2 - Iftakhir Street, Shakir Road, New Samnabad
Lahore - 54500, Pakistan

"SOHARWARD" 35-Royal Park, Lahore Tel: 042-6363009

"سہروردیہ فاؤنڈیشن" سلسلۂ سہروردیہ کی علمی اور ادبی کاوشات پر تحقیقات کے لئے عالم وجود میں آئی ہے اور سلسلۂ سہروردیہ کے ٹھوس علمی کارناموں کی شایانِ شان نشر و اشاعت کے لیے منظم طریقے سے کام کرنے کا عزم رکھتی ہے۔

ہم خیال احباب مندرجہ ذیل امور میں فاؤنڈیشن سے تعاون کر سکتے ہیں۔

✿ — کم از کم دس ضخیم جلدوں میں سلسلۂ سہروردیہ کی مکمل تاریخ احوال و آثار کو جمع کرنے کا منصوبہ ——— اسی سلسلۂ کتب کا کوئی مناسب اور باوقار نام آپ کے ذہن میں آئے تو ہمیں ارسال کیجئے۔ کسی سہروردی بزرگ کے حالاتِ زندگی۔ آثار۔ نایاب تصاویر۔ یادداشتیں یا کلام آپ کے پاس ہوں تو ہم مجوزہ تاریخ سلسلۂ سہروردیہ میں انہیں شکریہ کے ساتھ شائع کریں گے۔ کسی سہروردی بزرگ کی تحریر کا ترجمہ ——— اردو انگریزی یا کسی بھی زبان میں آپ نے کر رکھا ہو یا اس سلسلے میں کوئی تحقیقی مضمون آپ نے تخلیق کیا ہو۔ تو سہروردیہ فاؤنڈیشن کے زیرِ اہتمام اسے زیورِ طبع سے آراستہ کرنے کے لئے ہماری خدمات حاضر ہیں۔

✿ — قدیم مخطوطاتِ سہروردیہ ——— کے زیرِ عنوان سہروردیہ سلسلے کے بزرگانِ علم و ادب کی قدیم قلمی کاوشات۔ مخطوطات اور نقوش کی ترتیب و تدوین اور اشاعت کا اہتمام کیا جا رہا ہے۔ آپ کے پاس اگر کوئی مخطوطہ یا قدیم نقش موجود ہو تو ہمیں ارسال فرمائیں۔ آپ کا نایاب تحفہ اشاعت تک بطورِ امانت ہماری لائبریری میں رہے گا اور اشاعتی ضروریات مکمل ہونے پر شکریہ کے ساتھ بحفاظت واپس کر دیا جائے گا۔

✿ — دنیا کی کسی بھی زبان میں لکھی ہوئی اگر کوئی ایسی کتاب آپ کی نگاہ سے گزری ہو جس میں سلسلۂ سہروردیہ کو موضوع بنایا گیا ہو تو ہمیں اس کی تفصیل سے آگاہ فرمایئے۔ تاکہ اسے حاصل کر کے اس کا اردو ترجمہ طبع کروایا جا سکے۔

✿ — فاؤنڈیشن کے ترجمان جریدے "سہرورد" کا آغاز ہو چکا ہے۔ اس کی ضخامت میں اضافہ کر کے اسے بہت جلد ایک باقاعدہ ماہنامے کی صورت دے دی جائے گی۔ اس سلسلے میں آپ کا قلمی تعاون فاؤنڈیشن کے لئے باعثِ افتخار ہوگا۔

آپ کا تعاون۔ مشاورت۔ تجاویز امداد اور عطیات فاؤنڈیشن کے عظیم منصوبوں کو پایۂ تکمیل پہنچانے کے ضامن ہوں گے۔
آیئے! اس نیک کام میں فاؤنڈیشن کے شانہ بہ شانہ کام کیجئے۔
آپ کی راہنمائی انشاء اللہ کلیدِ کامیابی ثابت ہوگی۔

مخلص:

سید اویس علی سہروردی

سکریٹری جنرل

یکے از مطبوعات
سہرودیہ فاؤنڈیشن
لاہور - پاکستان